اُردُو کا گلدستہ
خصوصی اِشاعت

رہنمائے اساتذہ کرام

کنول

آٹھویں جماعت کے لیے

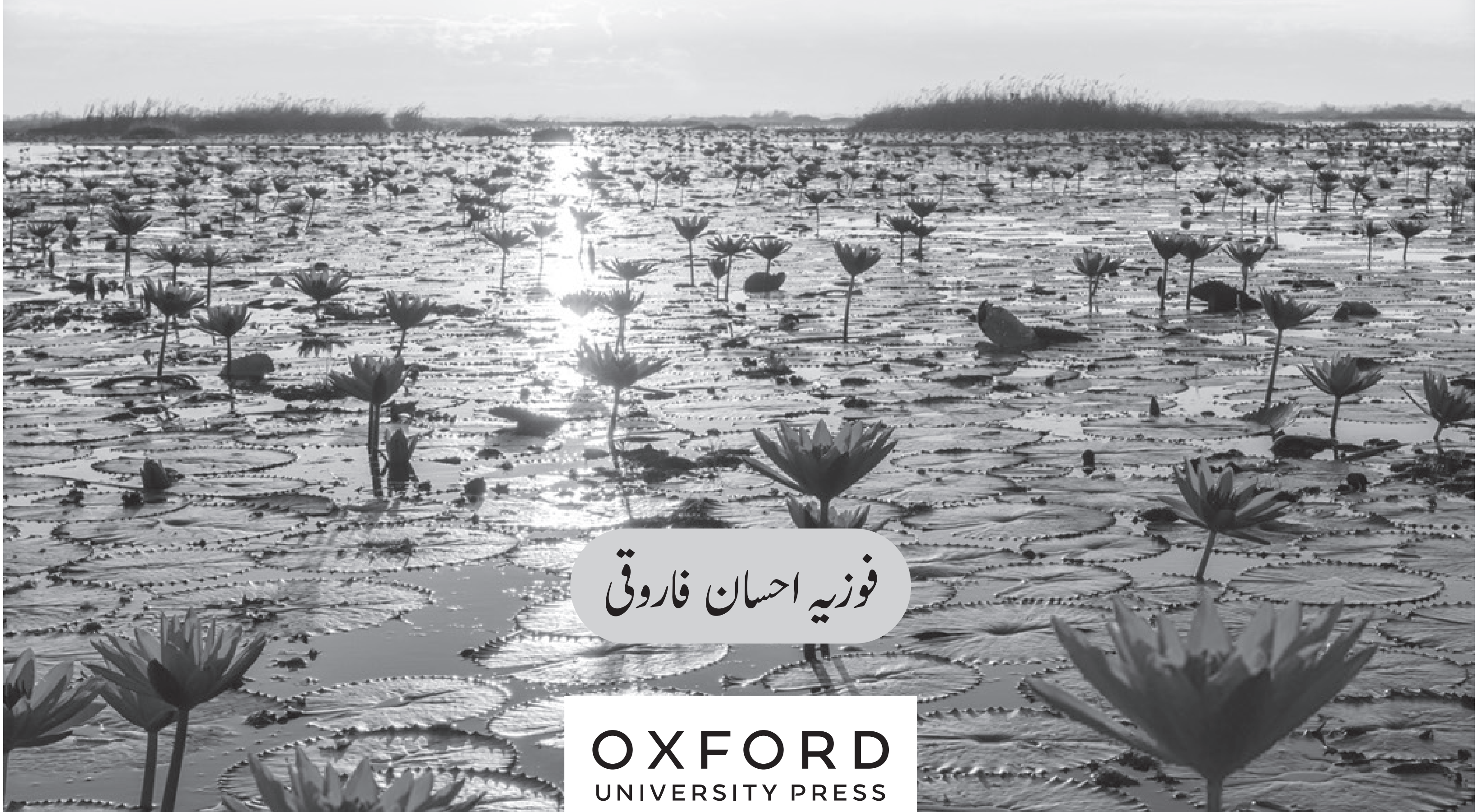

فوزیہ احسان فاروقی

OXFORD
UNIVERSITY PRESS
اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

تعارف

الحمدللہ ''اُردُو کا گلدستہ'' اُردُو کی کُتب کا ایسا گلدستہ ثابت ہوئی جس کی خوشبو سے اساتذہ اور طلبہ دونوں لطف اندوز ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ طلبہ اور اساتذہ کا ذوق شوق سے زبان و ادب کی نشوونما کی سرگرمیوں میں حصّہ لینا ان کی اُردُو سیکھنے اور سکھانے میں دل چسپی کا بین ثبوت ہے۔ ذاتی مشاہدے اور تحقیق، نیز اساتذہ سے ملنے والی آراء و تجاویز کی روشنی میں ان کُتب پر نظرِ ثانی کی گئی ہے۔ نئے ایڈیشن میں کچھ اضافے اور ترامیم اس ضمن میں کیے گئے ہیں۔

- قومی نصاب میں دی گئی ہدایات کے مطابق منتخب اور ترتیب دیا گیا تدریسی مواد
- تدریسی مواد میں اضافہ (مشہور ومعروف اُدبا اورشعرا کی نگارشات کی شمولیت) اسباق کی مشقوں میں معروضی اور موضوعی سوالات کی تقسیم
- صرف ونحو، ذخیرۂ الفاظ، اسلوب زبان، محاسنِ بیان اور انشاء کے ضمن میں ترتیب و تناسب سے دیا گیا مواد۔
- Bloom's Taxonomy کو مدِّنظر رکھتے ہوئے تفہیمی سوالات کی تیاری
- سرگرمیوں کی تجاویز اور وضاحت
- ذخیرۂ الفاظ میں بتدریج اور خاطرخواہ اضافہ
- کُتب کے آخر میں فرہنگ (فہرست الفاظ)

☆ اساتذہ کی آسانی اور ان کُتب کے استعمال سے مطلوبہ اہداف کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے یہ رہنمائے اساتذہ دی گئی ہیں۔ ان رہنمائے اساتذہ میں مندرجہ ذیل نکات شامل ہیں:

۱۔ تدریسی مواد کی وضاحت

۲۔ دو میعاد میں تقسیم نصاب (مجوزہ)۔ اساتذہ اپنے اسکولوں کے نظام کے تحت اس میں تبدیلی کرسکتے ہیں، مثلاً: اگر آپ کا تعلیمی سال تین میعادوں پرمشتمل ہے تو ہر دو یونٹ کے بعد ان یونٹس میں سکھائے گئے نظریات ہی نصاب کا حصّہ ہوں گے۔ اسی طرح ان دو یونٹوں میں سکھائے گئے نظریات ہی کی جانچ بھی لی جائے گی۔

۳۔ کتاب، یونٹ اور ہر سبق اور نظریے کے مقاصد کی وضاحت

۴۔ حل شدہ مشقیں اور تشریحات

۵۔ کُتب میں دی گئی سرگرمیوں کی وضاحت

۶۔ اوقات کار کی تقسیم کا نمونہ (ایک بلاک/پیریڈ میں وقت کی تقسیم کیسے کی جانی چاہیے۔)

۷۔ قواعد، تفاہیم، تخلیقی لکھائی (نظم نگاری، نثر پارے، پیراگراف، مضامین ......) کروانے کا طریقۂ کار اور تجاویز

اُمید ہے کہ ان رہنمائے اساتذہ کی وجہ سے اُردُو زبان کی تدریس کا عمل آسان اور مؤثر بنانے میں مدد ملے گی۔ ثانوی جماعتوں کی کُتب کے آخر میں دیا گیا نصابی گوشوارہ اساتذہ کے لیے پچھلے اور آئندہ سکھائے جانے والے موضوعات و نظریات میں ربط، پہچاننے میں مدد دے گا۔ خلوص نیت سے کیا جانے والا یہ کام ہماری دنیا اور آخرت میں کامیابی کا وسیلہ بنے گا۔ انشاء اللہ

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

فہرست

ہدایات برائے اساتذہ کرام ۔۔۔۔۔۔ ۱
حمد ۔۔۔۔۔۔ ۷
نعت ۔۔۔۔۔۔ ۱۰
رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق ۔۔۔۔۔۔ ۱۳
پاکستان کے موسم اور نظارے ۔۔۔۔۔۔ ۱۷
کیپٹن کرنل شیر خان شہید ۔۔۔۔۔۔ ۱۹
میرے نغمے تمھارے لیے ہیں (نظم) ۔۔۔۔۔۔ ۲۳
تہذیب و ثقافت اور ہماری کہاوتیں (برائے مطالعہ) ۔۔۔۔۔۔ ۲۶
ملّی وحدت ۔۔۔۔۔۔ ۲۷
اعادہ/ پہلا جائزہ ۔۔۔۔۔۔ ۳۱
قصہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام ۔۔۔۔۔۔ ۳۴
مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ ۔۔۔۔۔۔ ۳۷
کوشش کیے جاؤ (نظم) ۔۔۔۔۔۔ ۴۰
مسلمان سائنس دان اور ان کی ایجادات ۔۔۔۔۔۔ ۴۴
انسان زندہ ہے ۔۔۔۔۔۔ ۴۸
علّامہ اقبال رحمۃ اللّٰہ علیہ ۔۔۔۔۔۔ ۵۰
شکوہ، جوابِ شکوہ (نظم) ۔۔۔۔۔۔ ۵۴
حکایاتِ سعدی و رومی رحمۃ اللّٰہ علیہ (برائے مطالعہ) ۔۔۔۔۔۔ ۶۰
کھیل اور تفریح ۔۔۔۔۔۔ ۶۰
اعادہ/دوسرا جائزہ ۔۔۔۔۔۔ ۶۴
ذرائع ابلاغ ۔۔۔۔۔۔ ۶۷
پُرانا کوٹ (نظم) ۔۔۔۔۔۔ ۶۹
ایک ناقابلِ فراموش سفر ۔۔۔۔۔۔ ۷۱
جمہوری رویّے ۔۔۔۔۔۔ ۷۵
ڈاکٹر عبدالقدیر خان ۔۔۔۔۔۔ ۷۸
شام (نظم) ۔۔۔۔۔۔ ۸۰
گاؤں اچھے یا شہر ۔۔۔۔۔۔ ۸۳
بائیسکل کی تعلیم (برائے مطالعہ) ۔۔۔۔۔۔ ۸۶
غزل ۔۔۔۔۔۔ ۸۷
اعادہ/ تیسرا جائزہ ۔۔۔۔۔۔ ۹۰

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

خصوصی ہدایات برائے اساتذۂ کرام

مجوزہ خاکہ برائے ایک پیریڈ (۴۰ منٹ)

اعادہ/ تعلق بنانا: سکھائے گئے کاموں/ سابقہ معلومات سے تعلق بنانا۔ آمادگی: نئے نظریے کو سیکھنے کے لیے آمادہ کرنا۔	(۵ سے ۷ منٹ) اندازاً
اعلانِ سبق/ پیشکش۔نظریے/ کام کا تعارف اور وضاحت۔	(۵ سے ۷ منٹ) اندازاً
طلبہ کا کام۔سرگرمی/پڑھائی/لکھائی........ آخری پانچ منٹ میں کرائے گئے کاموں/ کام کا جائزہ لیجیے اور گھر کے کام کا طریقہ سمجھائیے۔	(۲۵ سے ۳۰ منٹ) اندازاً

نوٹ: مختلف سرگرمیوں کے لیے وقت کی تقسیم مختلف ہوسکتی ہے، مثلاً: کسی نئی آواز/نظریے کا تعارف زیادہ وقت لے سکتا ہے۔ یا لکھنے کے کام کو زیادہ وقت درکار ہوسکتا ہے۔ اساتذہ اپنی صوابدید کے مطابق اپنے اوقاتِ کار کی تقسیم کر سکتے ہیں۔

یہ بات مدِّنظر رکھنی ضروری ہے کہ سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کے مواقع متوازن طریقے سے منصوبہ بندی میں شامل کیے جائیں۔ لکھائی کے لیے طلبہ کو زیادہ وقت درکار ہوتا ہے اس کا بھی خیال رکھا جائے۔

زبان کی نشوو نما کے مراحل پر توجہ رکھتے ہوئے ہر سبق/نظریہ اسی ترتیب سے سکھائیے۔

سننا ← بولنا ← پڑھنا ← لکھنا

زبان سکھانے کے لیے سننے اور بولنے کے مواقع کی فراہمی ضروری ہے اس کے لیے:

- گفت گو کیجیے۔ دُرست تلفّظ اور معیاری زبان کا خیال رکھیے۔
- سوالات کیجیے۔سوال کے بعد جواب کا انتظار کیجیے۔
- کہانیاں، نظمیں، اخبار، رسائل ...... سنانا اپنی منصوبہ بندی کا حصّہ بنائیے۔ اس سے نہ صرف طلبہ کی غور سے سننے کی مہارت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ خود پڑھنے کا شوق بھی بڑھتا ہے۔
- سن کر عمل کروانے کی مشق بھی اپنی منصوبہ بندی میں شامل رکھیے۔
- مثلاً: املا بھی سُن کر عمل کرنے ہی کی ایک سرگرمی ہے۔ یہ آپ کی منصوبہ بندی کا ایک مستقل حصّہ ہونا چاہیے۔ (مثلاً: ہفتے میں ایک بار)
- طلبہ کو جماعت میں بولنے کے مواقع فراہم کیجیے، مثلاً: سوالات کے جوابات دینا، کہانی/نظمیں سنانا، پہیلیاں بوجھنا، اپنے کیے گئے کاموں کے بارے میں جماعت کو بتانا، ڈرامے میں حصّہ لینا، اپنے خیالات کا اظہار کرنا ......

خصوصی ہدایات برائے اساتذۂ کرام

اُردُو تدریس کے اہم نکات :

اساتذہ مندرجہ ذیل نکات پر توجہ مرکوز کرنے سے مطلوبہ اور بہترین نتائج حاصل کرسکیں گے :

- سیکھنے کے عمل کے لیے مثبت اور حوصلہ افزاء ماحول یقینی بنائیے۔غلطیوں کی اصلاح مثبت طریقے سے کروائیے تاکہ بچّے خوفزدہ ہوئے بغیر سیکھیں اور ان میں پڑھنے کا شوق بڑھے۔
- استعمال کی جانے والی تمام کُتب کا خود بغور مطالعہ کیجیے۔ ان کے رہنمائے اساتذہ کے صفحات پڑھیے۔مشکل درپیش ہونے کی صورت میں اپنے ساتھی یا صدر معلّم سے وضاحت کروالیجیے۔

اعادہ/سکھائے گئے نظریات سے تعلق بنانا :

کوئی بھی نیا نظریہ یا لفظ متعارف کرواتے ہوئے طلبہ کی سابقہ معلومات اور معیار کو مدِّنظر رکھا جائے۔ اس کے لیے سوالات اور گفت گو کے ذریعے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اپنے سکھائے گئے نظریات کو دُہرا کر آگے بڑھا جا سکتا ہے۔

یاد رکھیے سیکھنے کا عمل ایک زنجیر کی طرح ہے جس کی کڑیاں ملانی بہت ضروری ہیں۔

تعارف/آمادگی :

تعارف دل چسپ طریقے سے کروانے سے بچّے نئے نظریات سیکھنے کے لیے بہتر طور پر آمادہ ہوتے ہیں۔ اس کے لیے تھوڑی سی تیاری بہت بہترین نتائج دیتی ہے۔

پڑھائی :

اہمیت : پڑھائی کی جانب رغبت دلائی جانی از حد ضروری ہے۔ پڑھنے کے جتنے مواقع طلبہ کو حاصل ہوں گے ان کے لکھائی کے کام میں اتنی ہی بہتری آئے گی اسی طرح ان کے فہم میں بھی اضافہ ہو گا۔ پڑھنے کے لیے نصابی کُتب کے علاوہ بھی مختلف قسم کے مواد سے مدد لیجیے، مثلاً: اخبار، رسائل، کہانی کی کُتب، انٹرویوز، نظمیں وغیرہ۔

ہفتے میں کم از کم ایک دن ضرور کُتب پڑھنے اور سننے سنانے کے لیے مخصوص کیجیے۔ بڑے بچّوں کی لکھی ہوئی کہانیاں، نثر پارے، نظمیں، لطائف، پہیلیاں چھوٹے بچّوں/دوسرے سیکشن کے بچّوں کو پڑھنے کا موقع فراہم کیجیے اسی طرح اسمبلی اور مختلف مواقع اس مقصد کے لیے استعمال کیجیے جب طلبہ ایک دوسرے کا کام دیکھ سکیں۔

سبق پڑھنے اور پڑھانے کا طریقۂ کار :

نمونہ پڑھائی: خود دُرست تلفّظ سے حرف بہ حرف دُرست پڑھ کر سنائیے۔ جب آپ پڑھیں تو بچّے ان الفاظ پر اُنگلی رکھنے کے ساتھ نظر بھی رکھے ہوئے ہوں۔ تاثرات کا خیال رکھتے ہوئے پڑھیے۔

- طلبہ کی پڑھائی : کوئی بھی سبق شروع کرنے کے لیے مثالی بلند خوانی ان طلبہ سے کروائیے جو اچھّا پڑھتے ہوں۔ اس دوران بھی تمام بچّوں کا پڑھے جانے والے الفاظ پر نظر رکھنا یقینی بنائیے۔

خصوصی ہدایات برائے اساتذۂ کرام

- انفرادی : باری باری ہر بچّے سے پڑھوایئے۔ اٹکنے کی صورت میں مدد کیجیے۔ طلبہ اپنی انفرادی پڑھائی ریکارڈ کر کے سُن بھی سکتے ہیں تاکہ اپنے لہجے کا اتار چڑھاؤ اور تلفّظ کی دُرستی کی خود تصحیح کرسکیں۔
- جوڑی میں پڑھیں : دو دو بچّوں کی جوڑی بنایئے۔ (ایک بچّہ اچھا پڑھنے والا ہو اور ایک بچّے کو مشکل درپیش ہو)
  (۱) دونوں بچّے ایک دوسرے کو پڑھ کر سنائیں۔
  (۲) پھر وہ باری باری جماعت کو پڑھ کر سنائیں۔
- گروہ : گروہ میں پڑھائی کروایئے۔ ایک بچّہ پڑھے اور باقی بچّے سُنیں۔
  نظمیں تحت اللفظ اور ترنم دونوں طرح پڑھوانے کا اہتمام رکھیے۔

نوٹ : ضروری نہیں کہ یہ تمام حکمت عملیاں ہی اختیار کی جائیں۔ یہ آپ کی صوابدید پر ہے کہ آپ کس طرح کی حکمت عملی کب اختیار کرتے ہیں۔

خوش خط :

- خوش خط کی مشق پابندی سے کرائی جانی انتہائی ضروری ہے۔

نمونہ خوش خط :

- مقابلۂ خوش خط کروایئے۔
- ہمیشہ لکھائی کے کام کے دوران عمدہ لکھنے اور دُرست بناوٹ کی طرف توجہ دلاتے رہنے سے طلبہ کے کاموں میں بہتری آتی ہے۔

املا :

- املا کروانا بچّوں کی تحریری صلاحیتوں میں اضافے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اس کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں۔
- املا ان ہی الفاظ کا لیجیے جن کو پڑھنے اور لکھنے کی وہ اچّھی طرح مشق کر چکے ہوں۔
- املا کے لیے مختصر پیراگراف یا عبارتوں کا انتخاب کیجیے۔ تیاری کروایئے اور املا لیجیے۔

نوٹ : تیاری کا طریقہ بتایئے:

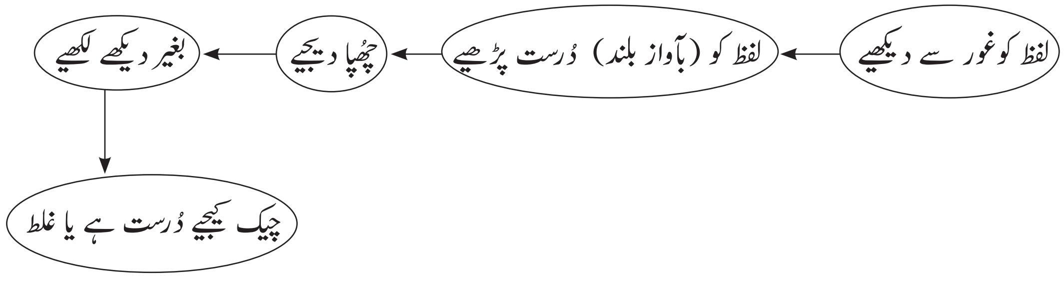

خصوصی ہدایات برائے اساتذۂ کرام

خود اصلاحی :

املا یا کسی بھی کام کی خود اصلاحی (self correction) کروانے سے طلبہ اپنے کاموں کا تنقیدی نگاہ سے جائزہ لینا سیکھتے ہیں۔

طریقۂ کار :

- کام کے بعد طلبہ کو ان کی پنسلیں ، قلم رکھنے کی ہدایت دیجیے۔
- طلبہ اب اپنے ہاتھوں میں نیلے رنگ کی پنسلیں/کسی اور رنگ کے قلم (لکھائی سے مختلف رنگ ہونا ضروری ہے) لے لیں۔
- تختۂ تحریر پر دُرست الفاظ / حل لکھیے۔
- طلبہ تختۂ تحریر/کتاب سے دیکھ کر اپنی اغلاط پر نشان لگائیں۔
- طلبہ اپنی اغلاط نشان زد کرنے کے بعد دُرست الفاظ/جملے/جوابات کاپی کے صفحے کے بقیہ حصّے یا نئے صفحے پر لکھیں تا کہ اُنھیں دُرست کام یاد رہ سکیں۔

تفاہیم :

طلبہ کی فہم کی صلاحیتوں میں اضافہ کروانا اتنا ہی اہم ہے جتنا انھیں پڑھنا اور لکھنا سکھانا۔ عبارت سے معانی اخذ کرنا ، سوالات کے جوابات از خود ڈھونڈنا اور لکھنا تھوڑی سی محنت اور توجہ سے سکھایا جا سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ ایسا کیا جائے۔ یاد کرنا سکھانا ایک مہارت ہے لیکن سمجھ کر اپنے الفاظ میں اظہار کرنا ضرور سکھایئے۔

تخلیقی لکھائی : نثر نگاری/نظم نگاری

حروف سے الفاظ اور الفاظ سے جملے اور جملوں سے پیراگراف اور مضامین لکھنا سکھانا ایک بہ تدریج اور محنت طلب کام ہے۔ اس سلسلے میں ان کُتب میں دیا گیا طریقۂ کار بہت مددگار ہے۔

- اس کام سے پہلے زبانی گفت گو اور موضوع سے متعلق الفاظ کی لکھائی کی مشق بہت ضروری ہے۔
- ان کُتب میں دی گئی خاکہ بندی Graphical Presentation کی مدد سے نثر نگاری کروایئے۔
- پہلا مسودہ (first draft) لکھوانا اور پھر اس کی اصلاح کر کے جماعت کے کام میں خوشخط لکھوانا، وقت تو لیتا ہے لیکن اس طرح کام بہت عمدہ ہوتا ہے اور بچّے اپنی غلطیوں سے سیکھتے ہیں۔

سمعی و بصری مواد کا استعمال (Audio visual aids)

- جہاں تک ممکن ہو سمعی و بصری مواد کا استعمال کیجیے۔
- معیاری کہانیوں اور نظموں کے CD کیسٹ سنایئے۔
- معیاری اضافی کُتب کا مطالعہ بھی کروایئے۔
- چارٹس اور دیگر بصری مواد مؤثر انداز میں استعمال کیجیے۔

خصوصی ہدایات برائے اساتذۂ کرام

حوصلہ افزائی :

- بچّوں کے کام کی حوصلہ افزائی انھیں اعتماد بخشتی ہے اور ان کے ذاتی تشخص کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں۔
- ان کے کام کو جماعت میں آویزاں کیجیے۔ (کوشش کیجیے کہ تمام بچوں کی باری آئے)
- طلبہ کے کام کو پڑھ کر سنائیے یا طالب علم سے ہی پڑھوائیے۔
- اسمبلی / دوسرے سیکشن / دوسری جماعت میں پیش کروائیے۔
- ان کے کاموں کی نمائش کا اہتمام کیجیے۔

سرگرمیاں :

۱۔ ڈرامے اپنی منصوبہ بندی میں شامل رکھیے، مثلاً: ”چچا چھکّن نے ردّی نکالی/وہ درخت/گاؤں اچھے یا شہر“ بچّوں کو کردار بناکر کروایا جانا ضروری ہے۔ جماعت کے پانچ پانچ بچّوں کے گروپ کو باری باری موقع دیا جائے۔ اسی طرح تقریباً ہر سبق اور نظم کے ڈرامے کروانے سے اُن میں بولنے کا اعتماد پیدا ہوتا ہے اور معلّم کو ڈراموں کی تیاری کے دوران طلبہ کے تلفظ اور ادائیگی دُرست کرنے کا موقع ملتا ہے۔

۲۔ ہفتۂ پڑھائی اپنی سالانہ منصوبہ بندی میں شامل کیجیے۔ اس ہفتے میں میلۂ کُتب کا انعقاد، مشاعرہ، کسی مصنّف کا انٹرویو، پڑھی گئی کُتب پر ڈرامے، کسی پرنٹنگ پریس کا تعلیمی دورہ جیسی سرگرمیاں کروائی جا سکتی ہیں۔ پابندی سے کوئی بھی اُردو کتاب، رسالہ، اخبار پڑھنے کے لیے دینے کی سرگرمیاں کروائیے۔

۳۔ ناشرین کو مدعو کرکے اُن کی کُتب کا اسٹال لگوائیے تاکہ بچّے اپنے جیب خرچ/عیدی کو کتابیں خریدنے کے لیے استعمال کرنے کی جانب راغب ہوسکیں۔

۴۔ شاعری سے رغبت دلائیے۔ نظمیں زبانی یاد کروائیے۔ طلبہ کا نظمیں سنانے کا مقابلہ کروائیے۔ یہ نظمیں ان کی اپنی لکھی ہوئی، مختلف اخبارات و رسائل، کُتب سے لی گئی ہوسکتی ہیں۔

۵۔ بچّوں میں ادبی ذوق کو پیدا کرنے کے لیے ”ادبی نشست“ کا اہتمام کیجیے۔ جماعت میں موجود بچّوں کو موضوع دے کر چھوٹی نظمیں یا اشعار، ادب پارے گھر سے لانے کے لیے کہیے۔ اب اُن کے گروپ تشکیل دیجیے اور اِن گروپوں کے نام شعرا کرام کے نام پر رکھیے جیسے اقبال گروپ اور صوفی تبسم گروپ، پطرس گروپ، احمد ندیم قاسمی گروپ۔ پھر دن مقرر کرکے جماعت میں باقاعدہ ادبی نشست منعقد کروائیے۔ اس سے دو دن قبل بیجز تیار کروائیے اور بچّوں کو تیاری کا وقت بھی دیجیے اور مقررہ روز تختۂ تحریر پر ”ادبی نشست“ خوشخط لکھیے۔ ربن اور بچّوں کے تیار کردہ پھولوں سے سجاوٹ کیجیے۔ تختۂ تحریر کے دائیں، بائیں نشستیں ترتیب دیجیے اور سب گروپوں کو آمنے سامنے بٹھائیے۔ ایک بچّے سے میزبانی کرواتے ہوئے باقاعدہ نشست کا آغاز کروائیے۔ اب سب گروپ باری باری اپنی تیارکردہ نظمیں/ اشعار / کہانیاں، ادب پارے اچھی آواز اور انداز کے ساتھ پڑھ کر سنائیں گے اور جماعت کے باقی بچّے سُن کر بہترین پڑھنے والے کے انتخاب میں مدد دیں۔ سب سے اچھا پڑھنے والے کا نام لکھ کر تختۂ نرم پر لگائیے اور باقی بچّوں کی بھی وصلہ افزائی کیجیے۔

خصوصی ہدایات برائے اساتذۂ کرام

۶۔ ہر یونٹ کے اختتام پر "بک رپورٹس" بچّوں سے تیار کروایئے۔ یہ کام اسکول کی لائبریری میں کروایئے اور اس کے لیے ایک پیریڈ مختص کیجیے۔ ہر بچّہ جو کتاب پڑھے اس کے متعلق کتاب سے دیکھ کر کتاب کے بارے میں رپورٹ تیار کرے اور یہ رپورٹ استاد کے پاس جمع کروا دے، جسے بعد میں استاد جماعت میں پڑھوا کر سنائیں تاکہ دیگر بچّوں میں بھی اس کتاب کو پڑھنے کا شوق پیدا ہو، مثلاً: کتاب کے مصنّف کا نام، کتاب کا نام، کتاب کا موضوع، کتاب کا سرورق، کتاب میں موجود تصاویر/کرداروں کا تذکرہ، کون سا کردار اچّھا تھا اور کیوں؟ کون سا کردار بُرا تھا اور کیوں؟ کتاب کا دل چسپ ترین منظر تحریر کروایئے۔ کتاب پڑھ کر ذہن میں اُبھرنے والی تصاویر بھی بنوایئے۔

نصابی گوشوارے کی مدد سے اساتذہ پچھلی اور آئندہ جماعتوں میں پڑھائے گئے اور پڑھائے جانے والے موضوعات اور نظریات کو جان کر اپنے کام میں بہتر ربط قائم کر سکتے ہیں۔

رہنمائے اساتذہ میں حل شدہ نمونوں، قواعد صرف و نحو، زبان دانی اور انشاء پردازی کی اصناف سے اپنی تدریس میں معاونت حاصل کیجیے۔

اپنے سکھائے ہوئے ہر نظریے کی جانچ لیتے رہیے۔ ہر یونٹ کے آخر میں اُس یونٹ میں سکھائے گئے نظریات کی جانچ کیجیے۔ ایک میعاد/میقات ختم ہونے پر میعادی جانچ اور سال کے آخر میں سالانہ جانچ لیجیے۔ جانچ کے پرچے مندرجہ ذیل حصّوں میں تقسیم کر لیجیے:

- ادب
- زبان (قواعد)
- تفہیم
- نثر نگاری

نوٹ:
اساتذہ اپنی صوابدید اور تدریسی دورانیے کے لحاظ سے دیے گئے منصوبۂ اسباق میں کچھ ترامیم اور اضافے کر سکتے ہیں، مثلاً: مشقی سوالات زیادہ ہونے کی صورت میں کچھ سوالات زبانی اور کچھ بطور گھر کا کام دیے جا سکتے ہیں۔

حمد ...... (صفحہ ۱ تا ۴)

مقاصد:

طلبہ اس قابل ہوں کہ:

عمومی مقاصد:

- خالقِ حقیقی کی صفات حمیدہ سے واقفیت حاصل کرسکیں۔
- ربِّ کائنات کی حاکمیت سے واقف ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- نئے الفاظ کے معانی اخذ کرسکیں۔
- نظم کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالات کے جواب دے سکیں۔
- نظم کے اشعار کی حوالے کے ساتھ تشریح کرسکیں۔
- ہم قافیہ الفاظ پہچان سکیں، متضاد الفاظ عبارت میں استعمال کرسکیں اور جملہ سازی کرسکیں۔
- حمد کا مرکزی خیال تحریر کرسکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لُغت

پیریڈز : ۵

طریقۂ کار :

- طلبہ سے خاموش مطالعہ کروایئے اور پھر حمد پڑھ کر سنایئے۔
- 'سوچیے اور بتایئے' کے چوکھٹے میں دیے گئے سوال پر تبادلۂ خیال کیجیے اور طلبہ کے جوابات سنیے۔
- طلبہ کو جوڑیوں میں ایک دوسرے کو حمد پڑھ کر سنانے کی ہدایت دیجیے۔
- خاص الفاظ کے معانی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ سے دیکھ کر کاپی میں الفاظ معانی کی فہرست بنوایئے۔
- تفہیمی سوالات، تشریح اور جملہ سازی پر تبادلۂ خیال کے بعد طلبہ سے کروایئے۔
- ہم قافیہ اور متضاد سمجھا کر مشقی کام کروایئے۔
- حمد پر تبادلۂ خیال کیجیے اور طلبہ سے حمد کا مرکزی خیال لکھوایئے۔
- دی گئی سرگرمی کا کام سمجھا کر کروایئے۔

۱۔ معروضی سوالات :

(i) حمد (ii) محمد اسمٰعیل میرٹھی (iii) بھی تُو ہے (iv) چار (v) اللہ کی سلطنت و شان کو سمجھنا عقل سے بالا تر ہے

۲۔ الفاظ کی ترتیب دُرست کر کے مصرعے دوبارہ تحریر کیجیے۔

(i) خدایا اوّل و آخر بھی تُو ہے

(ii) مُبرّا قید اور اطلاق سے تُو

(iii) نہیں اوّل کو آخر سے جدائی

(iv) وہ اوّل تُو کہ ہے آخر سے آخر

۳۔ دی گئی ہدایت کے مطابق کام کروایئے۔

۴۔ خاموش 'ا' کے الفاظ:

(i) بالفرض (ii) بالغرض، مزید الفاظ بھی بتایئے (بالخیر۔۔۔ بین السطور، بین الاقوامی)

۵۔ متضاد الفاظ:

ہم ایسی کچّی گولیاں نہیں کھیلے۔ دوسرے دن صبح چھاتا لے کر بارش کے انتظار میں بیٹھ گئے آپ کہیں گے کمرے کے اندر چھاتا لے کر بیٹھنے کا کیا مطلب؟ آپ لوگ نہیں جانتے۔ گرمی میں جب بارش آتی ہے تو بہت آتی ہے۔ کوئی نو یا دس بجے ایک صاحب آئے۔ ہم نے کہا بھئی! تم بڑے بے وقوف ہو۔ ایسی بارش میں چھاتے کے بغیر نکل آئے۔

۶۔ دیے گئے الفاظ کے تین ہم قافیہ الفاظ

الفاظ	ہم قافیہ الفاظ		
(i) آخر	ظاہر	فاخر	ناظر
(ii) حکمرانی	جاودانی	نورانی	فانی
(iii) نور	منظور	ظہور	شکور

۷۔ الفاظ کا جملوں میں استعمال

الفاظ	جملے
خدایا	خدایا! بے شک تو اقتدار اعلیٰ کا مالک ہے، ہم تجھ سے اپنے وطن کی سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔
اوّل	حذیفہ نے جماعت میں اوّل آنے کا تہیّہ کر رکھا تھا۔
عقل	کسی دانا کا قول ہے ”عقل استعمال کرنے سے کم نہیں ہوتی۔“
زمین و آسماں	موسم سرما کی دُھند میں ڈوبی صبح میں زمین و آسماں ایک ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔
حکمرانی	خدا کے محبوب بندے لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کرتے ہیں۔
منظور	پرنسپل نے طلبہ کی جانب سے اسکول میں الیکشن کروانے کا دیرینہ مطالبہ منظور کرلیا۔

۸۔ حمد کا مرکزی خیال :

- نظم 'حمد' شاعر اسمٰعیل میرٹھی کی تحریر ہے۔ شاعر ”محمد اسمٰعیل میرٹھی“ اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور کبریائی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس اس دنیا کے وجود میں آنے سے پہلے سے ہے اور اس کے ختم ہونے کے بعد بھی رہے گی۔ وہ ہر شے سے اپنے ہونے کا ثبوت دے رہا ہے۔ جبکہ وہ ہمیں نظر نہیں آتا مگر اس کی کاری گری اور صنعت گری سے واضح ہو رہا ہے کہ اس کے وجود کو دنیا کی کوئی طاقت جھٹلا نہیں سکتی اور نہ ہی اس کے وجود کو سمجھنے کی طاقت رکھتی ہے۔ وہ دنیا کی ہر شے کو دیکھ رہا ہے۔ ہماری ہر حرکت پر اس کی نگاہ ہے۔

۹۔ اشعار کی تشریح:

(i) ؎ زمین و آسماں کا نور ہے تُو
مگر خود ناظر و منظور ہے تُو

حوالہ: یہ شعر نظم ''حمد'' سے لیا گیا ہے۔ اس کے شاعر محمد اسمٰعیل میرٹھی ہیں۔ اسمٰعیل میرٹھی اُردو اور فارسی کے جیّد عالم اور شاعر بھی تھے۔ آپ نے بچوں کی مذہبی اور اخلاقی تربیت کرنے کی غرض سے بہت سی نظمیں لکھیں۔ شاعری کی دنیا میں ''بچوں کے شاعر'' اور ''نظم معرّا'' (وہ نظم جس میں ردیف، قافیے کا التزام نہ ہو) کے موجد کہلائے۔

تشریح: محمد اسمٰعیل میرٹھی پیش نظر شعر میں اللہ کی حکمت، بڑائی اور طاقت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زمین اور آسمانوں کا نور ہے۔ وہ ہر شے میں ظاہر ہے۔ جبکہ وہ اور اس کی ذات ہمیں نظر نہیں آتی، مگر وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس کا ثبوت کائنات کی رنگینیاں، حسین و دلکش مناظر، پرندوں کی بلند پروازیں، درختوں کی ہریالیاں، میووں کی جھکتی ڈالیاں ہیں۔ یہ کائنات کمالات خداوندی کا صحیفہ ہے جو خدا کے ناظر و منظور ہونے کی گواہی دے رہی ہے۔ وہ دیکھ بھی رہا ہے اور دیکھا بھی جارہا ہے۔ گویا یوں کہیے کہ اس کائنات کی ہر شے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے منوّر کر کے انسان کو اپنی معرفت اور پہچان کی دعوت دی ہے۔

(ii) ؎ وہ اوّل تو کہ ہے آخر سے آخر
وہ آخر تو کہ ہے اوّل سے فاخر

حوالہ: شعر نمبر (i) ملاحظہ کیجیے۔

تشریح: پیش نظر شعر میں محمد اسمٰعیل میرٹھی خداوند قدوس کی ابدیت اور شان وعظمت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہمیشہ سے قائم و دائم ہے۔ وہ اس وقت بھی موجود تھا جب یہ کائنات موجود نہیں تھی اور وہ اس وقت بھی موجود رہے گا جب یہ کائنات فنا ہوجائے گی۔ گویا اللہ تعالیٰ کی ذات کو اوّلیت اور ابدیت دونوں صفات حاصل ہیں اور یہی اس کی شانِ کبریائی ہے جس پر وہ فخر کرتا ہے۔ اس کائنات میں یہ فخر و افتخار اور برتری صرف اسی کو زیب دیتی ہے وہ ایسی ذات ہے جسے اپنے اوّل و آخر ہونے پر فخر حاصل ہے۔

(iii) ؎ مسلّم ہے تجھی کو حکمرانی
کہ تیری سلطنت ہے جاودانی

حوالہ: شعر نمبر (i) ملاحظہ کیجیے۔

تشریح: محمد اسمٰعیل میرٹھی پیش نظر شعر میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ کی بادشاہت تسلیم شدہ ہے اور اس کی حاکمیت اعلیٰ کے سامنے کسی ذی روح کو دَم مارنے کی بھی جرات نہیں ہوسکتی۔ کائنات کے بڑے بڑے صاحب اقتدار اس کی حاکمیت کے سامنے ہیچ ہیں۔ وہ اکیلا اتنی بڑی کائنات کا حاکم اعلیٰ ہے جس کو چلانے کے لیے اس کو کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ قائم و دائم رہے گا۔ اس کائنات کی ہر شے کو زوال ہے سوائے اللہ کی ذات پاک کے جو ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ پس اس کی حاکمیت اور بادشاہت کو دوام حاصل ہے۔ وہ زوال اور فنا کا شکار نہیں ہوسکتی۔

نعت ...... رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ (صفحہ ۵ تا ۷)

مقاصد:

طلبہ اس قابل ہوں کہ:

عمومی مقاصد:

- ہادیٔ برحق صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مقام اور اہمیت سے آگاہ ہوتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کے جذبات پیدا کرسکیں۔
- نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے واقف ہوسکیں۔
- واقعۂ معراج کی حقیقت سے روشناس ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد:

- مختلف موضوعات کے متعلق اپنے مشاہدات، معلومات، خیالات اور احساسات کو تسلسل سے بیان کرسکیں۔
- نظم کو منشا اور مقصد کے حوالے سے سمجھ کر دُرست اتار چڑھاؤ اور روانی سے پڑھ سکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- نئے الفاظ کے معانی اخذ کرسکیں۔
- نظم کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- ہم قافیہ الفاظ، ردیف اور تلمیح کی پہچان اور استعمال کرسکیں۔
- نظم کے اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح کرسکیں۔
- نعتیہ مشاعرہ منعقد کرسکیں۔

مددگار مواد:

- تختۂ تحریر
- لُغت

پیریڈز: ۴۔ ۵

طریقۂ کار:

- طلبہ سے خاموش مطالعہ (۵۔ ۱۰ منٹ) کروایئے۔ بعد ازاں نعت پڑھ کر سنایئے اور طلبہ کو اس میں بیان کیے گئے نکات اخذ کرنے کی ہدایت دیجیے۔
- طلبہ کو ایک ساتھ مل کر ترنّم سے نعت دہرانے کی ہدایت دیجیے۔
- خاص الفاظ کے معانی کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ دیکھ کر کاپی میں الفاظ معانی کی فہرست بنوایئے۔
- تفہیمی سوالات، جملہ سازی اور تشریح پر تبادلۂ خیال کرنے کے بعد طلبہ سے کروایئے۔

- طلبہ کو تلمیح کی پہچان اور اس کا استعمال کرنا سکھایئے۔ صفحہ ۸ پر دی گئی وضاحت کی مدد لیجیے۔
- نعت کو خوش خط لکھوایئے اور طلبہ کو املا کی تیاری کر کے آنے کی ہدایت دیجیے۔
- ہم قافیہ الفاظ اور ردیف کی پہچان کروایئے۔
- دی گئی سرگرمی کروایئے۔

مزید تجویز:

- حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت پر نثر پارہ تحریر کروایئے۔

حل شدہ مشق :

۱۔ معروضی سوالات:

(i) تمنّا (ii) اُجالا (iii) جبرائیل (iv) تاج دار (v) نظیر

۲۔ بولنا :

دی گئی ہدایات پر دُرست طریقے سے عمل کیجیے۔

۳۔ متعلقہ شعر درج ذیل ہے:

جلتے ہیں جبرائیل کے پَر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تم ہی تو ہو

۴۔ نعت کے ہم قافیہ الفاظ:

تمنّا، دنیا، اُجالا، اولیٰ، شناسا، بطحا، تنہا

۵۔ نعت کے ردیف : تم ہی تو ہو

۶۔ الفاظ کا جملوں میں استعمال

الفاظ	جملے
تمنّا	عروج ایک نہایت محنتی لڑکی ہے جس کی تمنّا ہے کہ وہ ایک اچّھی اور کامیاب ڈاکٹر بنے۔
اُجالا	سردیوں میں صبح کا اُجالا ہونے سے پہلے ہی ہمارے اسکول کی بس آجاتی ہے۔
مقام	کسی بھی اعلیٰ مقام کو حاصل کرنے کے لیے انتھک محنت کرنی پڑتی ہے۔
شناسا	کسی غیر ملک میں شناسا لوگوں سے ملنا باعث مسرّت ہوتا ہے۔
نظیر	دنیا بھر میں پاکستان کے شمالی علاقوں کی خوب صورتی کی نظیر نہیں ملتی۔

۷۔ دی گئی ہدایات کے مطابق طلبہ سے نعت خوش خط لکھوایئے۔

۸۔ اشعار کی تشریح :

(i) ؎ سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایت اولیٰ تم ہی تو ہو

حوالہ : پیشِ نظر شعر نعت سے لیا گیا ہے۔ اس کے شاعر مولانا ظفر علی خان ہیں۔مولانا صاحب نعت گو، نظم گو، صحافی اور سیاسی رہنما تھے۔ ان کی نعت گوئی سے ان کی مذہبی عقیدت اور عشقِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا پتہ چلتا ہے۔

تشریح : پیشِ نظر شعر میں شاعر حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا درجہ اور رتبہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے واسطے بنائی۔ گویا اس کائنات کو بنانے کا مقصد ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تھے۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے محبوب حضرت محمّد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کا ظہور اس کائنات کی شکل میں ہوا۔ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کی حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کی گواہی کے لیے وجود میں آئی۔ گویا اس کائنات کی تخلیق کا اوّلین اور آخرین مقصد حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت اور محبوبیت تھی۔

(ii) ؎ گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاجدار یثرب و بطحا تم ہی تو ہو

حوالہ : شعر نمبر (i) ملاحظہ کیجیے۔

تشریح : شاعر پیشِ نظر شعر میں سرور کونین حضرت محمّد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہی انسانیت کے سب سے بڑے محسن ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بے سہارا، غریب، بے کس اور کمزور لوگوں کو سہارا دیا اور گورے اور کالے کو ایک ہی صف میں کھڑا کرکے رنگ ونسل کے فرق کو مٹا دیا۔ تاجدار حجازِ مقدس نے وہ کام دکھایا جس سے دُکھی انسانیت کے پستی میں پھنسے لوگوں کو رہائی کا راستہ ملا۔

مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منّورہ کے تاجدار نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جہالت کی پستی میں گرتے ہوئے انسانوں کو تھاما اور ان کی زندگیاں سنوار دیں۔

(iii) ؎ دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تم ہی تو ہو

حوالہ : شعر نمبر (i) ملاحظہ کیجیے۔

تشریح : شاعر پیشِ نظر شعر میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت و احترام کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے حضرت محمّد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرما رہے ہیں۔ رہتی دنیا تک حضرت محمّد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مثال نہیں مل سکتی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہادیٔ برحق ہیں اور دونوں جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ دنیا میں اب تک ایسا بشر کامل نہ کبھی پیدا ہوا اور نہ ہوگا جیسے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ نہ صرف اس جہاں بلکہ اگلے جہانوں کے لیے بھی انسانوں کی شفاعت کرنے والے رحم و کرم کے اعلیٰ درجے پر فائز نبی حضرت محمّد رَسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہی ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جیسا نہ کوئی ہُوا اور نہ ہو سکتا ہے۔

سرگرمی :

☆ نعتیہ مشاعرہ کی سرگرمی کروائیے۔ طلبہ کے ساتھ لائبریری اور ذاتی ذرائع سے اچھے شعرا کا عمدہ اور معیاری کلام منتخب کروائیے اور مشاعرے کی شکل میں پیش کروائیے۔

رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق ...... (صفحہ ۸ تا ۱۳)

مقاصد:

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

عمومی مقاصد:

- رحمت للّعالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور ہادیٔ برحق صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں عقیدت کے ساتھ معلومات حاصل کرسکیں۔
- آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک ذات قرآن کی عملی تفسیر ہے، سے روشناس ہوسکیں۔
- آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اخلاق کے بلند درجے پر فائز ہیں جان سکیں۔
- سیرت النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور واقعات سے آگاہ ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد :

- سید سلیمان ندوی کے طرزِ تحریر سے واقفیت حاصل کر کے ان کی کتب پڑھنے کا ذوق و شوق پیدا کرسکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- سوالوں کے جواب لکھ سکیں اور جملہ سازی کرسکیں۔
- اسما اور افعال کی (عبارت میں) تذکیر و تانیث کرسکیں۔
- حقیقی تذکیر و تانیث کرسکیں۔
- دُرست تلفّظ کی نشان دہی کے لیے اعراب لگا سکیں۔
- اعراب کی تبدیلی سے معانی کی تبدیلی کی وضاحت کرتے ہوئے جملے بناسکیں۔
- تقاریر لکھ کر تقریری مقابلے منعقد کر کے حصّہ لے سکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لُغت

پیریڈز : ۵۔ ۶

طریقۂ کار:

- طلبہ سے بلند خوانی کروائیے بعد ازاں دیے گئے زبانی سوالات کے جوابات سنیے اور ان پر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- سیرت النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور واقعات پر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- کتاب میں دی گئی فرہنگ سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- مشقی کام اور جملہ سازی کروائیے۔
- طلبہ کو حقیقی اور غیر حقیقی تذکیر و تانیث سمجھا کر مشق کروائیے اور اعراب لگوائیے۔

مشقی کام (حل شدہ):

۱۔ معروضی سوالات:

(i) حُسنِ اخلاق (ii) یتیموں (iii) تحفے (iv) سادگی (v) گوارا

۲۔ مختصر جوابات:

(i) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، "کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا ہے؟ جو کچھ قرآن میں ہے وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق ہیں۔"

(ii) قرآن پاک نے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے متعلق شہادت دی ہے کہ، "اے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ! یقیناً آپ حُسنِ اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہیں۔"

(iii) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بچوں سے بڑی شفقت فرماتے تھے، ان کو چومتے اور پیار کرتے تھے۔ فصل کا نیا میوہ سب سے کم عمر بچّہ جو اس وقت موجود ہوتا اس کو دیتے۔ راستے میں بچّے مل جاتے تو خود ان کو سلام کرتے۔

(iv) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، "خدا کی قسم وہ مومن نہ ہوگا۔ خدا کی قسم وہ مومن نہ ہوگا۔" صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا، "کون یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ؟" فرمایا، "جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بچا ہوا نہ ہو۔"

۳۔ تفصیلی سوالات:

(i) رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صفات میں سے دو صفات اور ان سے متعلقہ واقعات درج ذیل ہیں۔ دیے گئے پانچ نکات میں سے طلبہ کوئی بھی دو لکھ سکتے ہیں۔

- حضرت محمّد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کو بہت یاد کرنے والے تھے۔ ایک صحابی کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت محمّد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نماز پڑھ رہے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، روتے روتے اس قدر ہچکیاں بندھ گئی تھیں کہ معلوم ہو رہا تھا کہ چکّی چل رہی ہے یا ہانڈی اُبل رہی ہے۔
- آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت پُر عزم تھے۔ ایک بار ایک شخص نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قتل کا اِرادہ کیا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کو گرفتار کرکے سامنے لائے۔ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر ڈر گیا۔ حضرت محمّد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، "ڈرو نہیں، اگر تم مجھ کو قتل کرنا چاہتے بھی تو نہیں کر سکتے تھے۔"
- آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صفائی پسند تھے۔ ایک بار ایک شخص میلے کپڑے پہنے محفل میں آیا۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمّد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا، "اس سے اتنا نہیں ہوتا کہ کپڑے دھو لیا کرے۔"

- گفت گو ٹھہر ٹھہر کر فرماتے تھے۔ جو بات پسند ہوتی صرف وہ فرماتے۔ غیر ضروری گفت گو نہیں کرتے ہنسی آتی تو صرف مسکرا دیتے۔
- عذابِ قبر کو یاد رکھتے۔ ایک دفعہ ایک جنازے میں شریک ہوئے، قبر کھودی جا رہی تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور یہ منظر دیکھ کر آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، یہاں تک کہ زمین تر ہو گئی، فرمایا "بھائیو! اس دن کے لیے سامان کر رکھو۔"

(ii) اس سوال کا جواب طلبہ کو کرنے دیجیے۔

۴۔ جملوں کی تشریح مع حوالہ درج ذیل ہے:

جملہ (i): "آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ساری زندگی قرآن کی عملی تفسیر تھی۔"

حوالہ: پیشِ نظر جملہ سبق "رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق" سے ماخوذ ہے۔ اس کے مصنّف سید سلیمان ندوی ہیں۔ مصنّف نے اس جملے میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بحیثیت مجموعی تذکرہ کیا ہے۔

تشریح: اس جملے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جو کچھ اللہ پاک قرآن میں فرماتے ہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس کا عملی نمونہ ہیں۔ جو کچھ قرآن میں ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عمل سے اس کی وضاحت کی مثلاً: قرآن میں نماز کا ذکر آیا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نماز پڑھنے کا طریقہ اپنے عمل سے بتایا۔ اسی طرح بہت سے احکاماتِ خداوندی، زکوٰۃ، حج، روزہ ان سب کا طریقہ ہمیں رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بتایا۔ زندگی گزارنے کا جو طریقہ قرآن نے بتایا ہے حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہماری آسانی کے لیے اس پر عمل کیا۔ نہ صرف عبادات بلکہ معاملات، رہن سہن کے طریقے، مال کو خرچ کرنا، غرض ہر شعبۂ زندگی کے بارے میں وضاحت کے لیے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی ایک کھلی کتاب کی مانند ہے۔

جملہ نمبر (ii): "اے اللہ! انھیں معاف کر دے، اس لیے کہ یہ نہیں جانتے۔"

حوالہ: جملہ نمبر (i) میں ملاحظہ کیجیے۔

تشریح: پیشِ نظر جملہ اس وقت کا ہے جب حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ جنگ اُحد میں شریک کفار کا مقابلہ کر رہے تھے کہ اچانک کسی بزدل کافر نے وار کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا سر مبارک زخمی ہوا اور دندان مبارک شہید ہوا۔ یہ دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم غصے میں آ گئے اور حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے مخاطب ہو کر فرمایا، اگر حضرت محمّد رَسُوۡلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ حکم دیں تو اس کا سر قلم کر دیا جائے۔ چونکہ حلیم ہونا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صفات کا حصّہ تھا، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا نہیں اور پھر دعا فرمائی:
"اے اللہ! انھیں معاف کر دے، اس لیے کہ یہ نہیں جانتے۔"

جملہ نمبر (iii): "بھائیو! اس دن کے لیے سامان کر رکھو۔"

حوالہ: جملہ نمبر (i) میں ملاحظہ کیجیے۔

تشریح: پیشِ نظر جملہ اس وقت کا ہے جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کسی جنازے میں شریک تھے۔ قبر تیار کی جا رہی تھی اور اس منظر کو دیکھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ یہاں تک کہ زمین تر ہو گئی، پھر وہاں موجود لوگوں سے فرمایا، "بھائیو! اس دن کے لیے سامان کر رکھو۔"

ان الفاظ سے مراد یہ ہے کہ انسان دنیا کے لیے ڈھیروں سامان جمع کرتا ہے، رہنے کے لیے گھر، پہننے کے لیے کپڑے۔ غرض زندگی گزارنے کے لیے تمام ضروری اشیا کو جمع کر رکھا ہے۔ اسی طرح ہمیں آخرت کی تیاری بھی کرنی چاہیے تاکہ ہم قبر کے عذاب سے محفوظ رہ سکیں۔

۵۔ بولنا: دی گئی ہدایات کے مطابق طلبہ کو جوڑیوں میں تبادلۂ خیال کرنے کا موقع دیجیے اور جوابات سنیے۔

۶۔ حقیقی تذکیر و تانیث:

(i) اس کسان کے پاس دو بڑی گائیں ہیں۔

(ii) بہن نے تقریری مقابلہ جیت لیا۔

(iii) نانی نے یحییٰ کو دعائیں دیں۔

(iv) ہمارے اسکول میں نئی معلّمہ آئیں۔

۷۔ غیر حقیقی تذکیر و تانیث:

(i) بڑا (ii) میری (iii) بڑا (iv) ہورہا (v) ہوئی

۸۔ دُرست تلفّظ کے لیے اعراب لگایئے:

مِحنت، مُشقّت، ثرْوَت، قَلْب، مُحبّت، دَرْد، فَصْل، فَیّاض، پیْدا، نَظْم، بَہِشْت، غَلَط، شَرْط، سُرخ، چمَک، اَلْفاظ، کَوْن۔

۹۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر معانی کی وضاحت کرتے ہوئے بنائے گئے جملے:

الفاظ	معانی	مثال	جملے
کَش کُش	کرنے والے مارنا	محنت کَش جراثیم کُش	سعد ایک محنت کَش مزدور ہے۔ کل ہمارے محلے میں جراثیم کُش ادویات کا چھڑکاؤ ہوا تھا۔
گُل گِل	پھول کیچڑ، گیلی مٹی	گُل گِل	گُل دان کے سب گُل تر و تازہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو گِل سے اور جنات کو آگ سے تخلیق کیا۔
بَن بِن	جنگل بغیر بیٹا	بَن عبداللہ ابن جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ	لوگوں سے کنارہ کشی کر کے بَن کا رخ کر لینا اسلام کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہے۔ تہذیب و تمیز کے بِن ہر انسان ادھورا ہے۔ وہ میرے بھائی صلاح کا بیٹا ہے، اس کا نام عمیر بن صلاح ہے۔

۱۰۔ تخلیقی لکھائی:

گروہ بنا کر دی گئی ہدایات کے مطابق طلبہ سے تقریر لکھوایئے۔

سرگرمی:

☆ دی گئی سرگرمیاں کروایئے۔

پاکستان کے موسم اور نظارے ...... (صفحہ ۱۴ تا ۱۸)

مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

عمومی مقاصد :

- پاکستان کے موسموں اور نظاروں سے واقف ہوسکیں۔
- پاکستان کے قدرتی وسائل سے آگاہ ہوسکیں۔
- پاکستان کے بارے میں معلومات میں اضافہ کرسکیں۔

خصوصی مقاصد :

- کسی جگہ کے بارے میں مشاہدے پر مبنی تفصیلات و جزئیات نیز تاثرات کے ساتھ معلوماتی طرزِ تحریر سے متعارف ہوسکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- خالی جگہوں سے دُرست جواب منتخب کرسکیں۔
- سوالوں کے جواب تحریر کرسکیں۔
- تشبیہات ، لاحقہ اور اسمِ صفت تحریر کرسکیں۔
- سبق سن کر اس کا خلاصہ بیان کرسکیں۔
- ضابطہ معیار کے مطابق کم از کم ۳۰۰ الفاظ پر مبنی مضمون تحریر کرسکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ

پیریڈز : ۶ ۔ ۷

طریقۂ کار :

- طلبہ سے پوچھیے کہ وہ پاکستان کے کن کن علاقوں کی سیر کر چکے ہیں۔ ساتھ اپنے تجربات بھی شامل کیجیے۔
- بعدازاں طلبہ کو گروہ میں باری باری بلند خوانی کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ سے خاص الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔ مشقی کام کروائیے۔
- تشبیہات سمجھا کر تحریری کام طلبہ سے کروائیے۔
- لاحقہ کی پہچان کروائیے ، تحریری کام طلبہ کو خود کرنے دیجیے۔
- اسمِ صفت سمجھائیے۔ تحریری کام طلبہ کو خود کرنے دیجیے۔

مشقی کام (حل شدہ مشق) :

مندرجہ ذیل میں سے ہر ایک کے درست جواب کے گرد دائرہ بنا کر خالی جگہ میں لکھیے۔

۱۔ کثیرالانتخابی جوابات (خالی جگہیں) :

(i) دریائے سندھ (ii) قدیم ترین (iii) جھیل سیف الملوک (iv) نانگا پربت (v) سوئٹزر لینڈ

۲۔ مختصر جوابات :

(i) سڑک پر لگے سنگ میل آگے آنے والے علاقوں اور ان کے فاصلے سے آگاہ کرتے ہیں۔

(ii) دریائے سندھ گرمیوں میں ایک پتلے دریا کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔

(iii) حیدر آباد کے پاس بہنے والی نہر کا نام ”پھلیلی نہر“ ہے۔

(iv) موسم کے لحاظ سے سندھ کو تین حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(v) راوی نے سکھر میں سکھر بیراج پر اس کے دروازوں سے پانی گزرنے کا نظارہ کیا۔

(vi) جون کے مہینے میں کراچی کی چلچلاتی دھوپ میں اپنے سامان میں سوئیٹر، شالیں، جرابیں اور دستانے رکھنا مضحکہ خیز اس لیے تھا کیونکہ یہ تصوّر کرنا مشکل تھا کہ اس مہینے میں اتنی سردی بھی ہوسکتی ہے کہ یہ سب کچھ استعمال کرنے کی ضرورت پیش آئے۔

(vii) دورانِ سفر اپنے ہم سفر ساتھیوں میں سے کسی کو امیر بنا لینا اس لیے ضروری ہوتا ہے کیونکہ اس سے فیصلہ کرنا آسان ہوتا ہے اور مختلف رائے ہونے کی صورت میں کام نہیں رُکتا۔ یہی سنّت طریقہ بھی ہے۔

۳۔ تفصیلی سوالات :

(i) طلبہ کو خود کرنے کا موقع دیجیے۔

(ii) طلبہ کو اس سوال کا جواب خود تحریر کرنے دیجیے۔

۴۔ بولنا: دی گئی ہدایات کے مطابق جوڑیوں میں کام کرنے کی ہدایت دیجیے۔

۵۔ سبق میں استعمال ہونے والی تشبیہات :

(i) تھر کے صحرا کا منظر ریت کے سمندر کی مانند ہے۔

(ii) ریستوران سے نیچے اسلام آباد کی روشنیاں جیسے جھلملاتی کہکشاں زمین پر اتر آئی ہو۔

۶۔ اسمِ صفت :

چلچلاتی دھوپ	موسلا دھار بارش	اُونی سوئٹر	گہرا سمندر
سرخ پھول	ٹھنڈا پانی	حسین منظر	طویل شاہراہ
اہم دریا	پُرفضا مقام	خطرناک سفر	

۷۔ بخش اور پوش کے لاحقوں والے دو دو الفاظ :

(i) بخش : نفع بخش صحت بخش

(ii) پوش : میز پوش برف پوش

۸۔ مضمون میں قدرتی مناظر کے بارے میں استعمال ہونے والے دس الفاظ اور تراکیب کی فہرست :

(i) چلچلاتی دھوپ
(ii) ٹھاٹھیں مارتا سمندر
(iii) ڈوبتے سورج
(iv) گرم اور خشک فضا
(v) برف باری
(vi) ریت کے سمندر
(vii) ہرے بھرے کھیت
(viii) برفانی صحرا
(ix) یخ بستہ پانی
(x) برف پوش چوٹیاں

نوٹ : طلبہ کو ان قدرتی مناظر والے الفاظ اور تراکیب کو اپنے جملوں میں خود استعمال کرنے دیجیے۔

۹۔ طلبہ کو یہ سوال خود کرنے دیجیے۔

- مضمون لکھنے کے اشارے طلبہ کے ساتھ دہرایئے۔ تمہید، متن اور اختتام کے نکات کے بارے میں تبادلۂ خیال کیجیے۔ پہلا مضمون لکھنے کے بعد پھر سے اضافے، ترامیم اور املا کی اغلاط کی درستی کے بعد خوش خط لکھوایئے۔ طلبہ اپنے مضامین جماعت میں پڑھ کر سنائیں۔ تختۂ نرم پر آویزاں کریں۔ وقت کم ہونے کی صورت میں جوڑی میں ایک دوسرے کے مضامین پڑھ کر اپنی رائے دیں۔

۱۰۔ طلبہ سے ان کے چنے گئے علاقے پر تبادلۂ خیال کیجیے۔ بعد ازاں طلبہ کو مضمون خود تحریر کرنے دیجیے۔

سرگرمی :

دی گئی ہدایت کے مطابق سرگرمی کا کام کروایئے۔

کیپٹن کرنل شیر خان شہید ...... (صفحہ ۱۹ تا ۲۳)

مقاصد:

طلبہ اس قابل ہوں کہ:

عمومی مقاصد:

- کیپٹن شیر خان شہید کے عظیم کارناموں سے واقف ہوسکیں۔
- مسلمان فاتح کی حکمت عملی اور جوش و جذبے سے آگاہ ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد:

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- سبق پڑھ کر اہم نکات اور اجزا سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیالات بیان کرسکیں۔
- مشقی کام کرسکیں۔
- عربی قاعدے سے جمع بنانا سیکھ کر استعمال کرسکیں۔
- سبق کا خلاصہ تحریر کرسکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- کتاب کنول

پیریڈز : ۴۔ ۵

طریقۂ کار:

- طلبہ کو سبق پڑھ کر سنائیے۔ 'سوچیے اور بتائیے' کے چوکھٹے میں دیے گئے سوالات پر تبادلۂ خیال کیجیے اور زُبانی جوابات سنیے۔
- طلبہ سے سبق کی بلند خوانی کروائیے۔سبق کے خاص الفاظ اخذ کروائیے۔
- تفہیمی سوالات کے جوابات تحریر کروائیے۔
- طلبہ سے پوچھیے کہ وہ نشانِ حیدر حاصل کیے ہوئے شہدا کے بارے میں کیا معلومات رکھتے ہیں۔
- طلبہ کو عربی قاعدے سے جمع بنانا سکھائیے اور استعمال کروائیے۔
- سبق کے تیسرے اقتباس کاپی میں خوش خط لکھنے کی ہدایت دیجیے اور اگلے پیریڈ میں املا لیجیے۔
- سبق کا خلاصہ طلبہ سے تحریر کروائیے۔

(حل شدہ مشق)

۱۔ معروضی سوالات :

(i) محمد سرور شہید کو (ii) نویں (iii) کرنل کا (iv) کشمیر کے مقام پر (v) سندھ رجمنٹ میں

۲۔ مختصر جوابات :

(i) نشانِ حیدر پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ہے۔ چوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک نام حیدر بھی ہے، حکومت پاکستان نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہادری کی نسبت سے اپنے سب سے بڑے فوجی اعزاز کا نام ''نشانِ حیدر'' رکھا۔

(ii) کرنل شیر خان یکم جنوری ۱۹۷۰ء کو صوبہ خیبر پختون خوا کے ضلع صوابی کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے۔

(iii) پاکستان ملٹری اکیڈمی ایبٹ آباد میں واقع ہے۔

(iv) کرنل شیر خان کارگل کی چوٹیوں کا دفاع کر رہے تھے۔

(v) کرنل شیر خان شہید اپنے یونٹ میں 'شیرا' کے نام سے مشہور تھے۔

۳۔ تفصیلی جوابات :

(i) کرنل شیرخان شہید دشمن سے مقابلہ کرنے اور شہادت پانے کی زبردست آرزو رکھتے تھے۔ شیر خان کو مطالعے کا بھی بہت شوق تھا۔ وہ پڑھائی، کھیل اور پیشہ ورانہ کورسز میں بھی بڑے مستعد اور آگے آگے تھے۔ وہ اسلام اور پاکستان سے بہت محبّت کرتے تھے اور ہر دل عزیز تھے۔ انھیں جب بھی فوجی جوانوں سے کوئی کام لینا ہوتا تو وہ پہلے اس کام کو خود کرتے اور پھر انھیں کام کرنے کا کہتے۔

(ii) یہ سوال طلبہ کو خود کرنے دیجیے۔

(iii) اس سوال کا جواب بھی طلبہ کو خود تحریر کرنے دیجیے۔

۴۔ دی گئی ہدایات کے مطابق کام کروائیے۔

۵۔ مذکورہ قاعدے سے دیے گئے الفاظ کی جمع

الفاظ	جمع	الفاظ	جمع	الفاظ	جمع	الفاظ	جمع
مرض	اَمراض	رُکن	اَرکان	حال	اَحوال	ذکر	اَذکار
روح	اَرواح	جسم	اَجسام	حکم	اَحکام	عمل	اَعمال
باب	اَبواب	جنس	اَجناس	دین	اَدیان	قسط	اَقساط

۶۔ مذکورہ قاعدے سے دیے گئے الفاظ کی جمع

الفاظ	جمع	الفاظ	جمع
امر	امور	شک	شکوک
بحر	بحور	علم	علوم
حرف	حروف	نقش	نقوش
رسم	رسوم	نقل	نقول
سطر	سطور	وجہ	وجوہ

۷۔ مذکورہ قاعدے سے دیے گئے الفاظ کی جمع

الفاظ	جمع	الفاظ	جمع	الفاظ	جمع
ادیب	اُدباء	حکیم	حکما	خلیفہ	خُلفاء
امیر	اُمراء	رفیق	رُفقاء	شاعر	شُعراء
جاہل	جُہلاء	خطیب	خُطباء	شہید	شُہداء

۸۔ (i) قول، لفظ، ولی، ورق، ضلع، طور، فوج، شجر، خلق، لقب، وقت، ظرف

(ii) حق، قلب، عیب، حد، خط، فن، سجدا، شک، رقم، قبر

(iii) وکیل، رئیس، سفیر، ضعیف، شریف، علیم، وزیر، فقیر، غریب

۹۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	جملے
نشانِ حیدر	نشان حیدر پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ہے۔
دفاع	ہماری فوج دشمنوں سے ہمارے ملک کی دفاع کرتی ہے۔
نذرانہ	چوں کہ تم امتحانوں میں اچھے نمبروں سے پاس ہوئے ہو اس لیے مجھے تمھیں کوئی نذرانہ دینا ہوگا۔
جرات	ہماری فوج نے واہگہ پر خوب جرات دکھائی۔
معزز	معزز چیف جسٹس آج کراچی آئے ہیں۔

۱۰۔ سبق کا تیسرا اقتباس خوش خط لکھوایئے اور املا لیجیے۔

۱۱۔ سبق کا خلاصہ :

سبق ایک بار پھر پڑھ کر طلبہ سے تبادلۂ خیال کیجیے۔ بعد ازاں طلبہ کو خود سبق کا خلاصہ لکھنے کی ہدایت دیجیے۔

سرگرمی:

دی گئی سرگرمی کا کام کروایئے۔

ا	ت	س	خ	ی	ر	ش	ی	ک
ب	ع	ق	گ	د	ف	ا	ع	ا
م	چ	ز	ج	ن	م	ث	ڑ	ر
ع	و	ف	ا	ف	غ	س	خ	گ
ت	ک	ق	ذ	ز	ز	م	ص	ل
ب	س	ڈ	م	س	ت	ع	د	ل
ر	پ	ا	ق	ب	ض	ہ	و	چ
ر	ش	د	ش	ہ	ی	د	ز	پ
ف	ل	ک	ب	د	ش	و	ا	ر

نظم: میرے نغمے، تمھارے لیے ہیں ...... (صفحہ ۲۴ تا ۲۷)

مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

عمومی مقاصد :

- شاعر جمیل الدیّن عالی کی شاعری اور ملّی نغمے کی صنف سے واقف ہوسکیں۔
- وطن کے بہادر سپاہیوں کے لیے شاعر کے والہانہ جذبات سے واقف ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- نظم سن کر مشقی کام کرسکیں۔
- استعارہ کی پہچان اور استعمال کرسکیں۔
- نظم کا مرکزی خیال تحریر کرسکیں۔
- ملی نغمے کے اشعار کی تشریح کرسکیں۔
- کسی شہید کے بارے میں معلومات جمع کر کے مضمون لکھ سکیں۔
- نظم کی مختلف اقسام سے آگاہ ہوسکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لُغت

پیریڈز : ۷

طریقۂ کار:

- طلبہ کو ملی نغمہ ترنّم اور دلچسپی سے پڑھ کر سنائیے۔
- طلبہ سے تاثرات سے بلند خوانی کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔ ممکن ہو تو ان کے بارے میں تصاویر اور وڈیو دکھائیے۔
- آمادگی کے لیے طلبہ سے وطن کی حفاظت پر مامور جوانوں کے بارے میں گفت گو کیجیے۔
- کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ سے الفاظ کے معانی اور مشقی کام کروائیے۔
- استعارہ کی وضاحت کے ساتھ پہچان کروائیے اور مشق حل کروائیے۔
- جملہ سازی، نظم کا مرکزی خیال اور اشعار کی تشریح طلبہ سے لکھوائیے اور ان کی حوصلہ افزائی کیجیے۔
- کسی شہید کے بارے میں معلومات جمع کروا کر مضامین لکھوائیے۔
- نظم کی اقسام سمجھائیے بعد ازاں طلبہ سے تبادلۂ خیال کرتے ہوئے ان کی امثال لکھوائیے۔
- مرکّب اور ان کی اقسام سمجھا کر طلبہ سے ان کی امثال بنوائیے۔

مشقی کام (حل شدہ):

۱۔ معروضی سوالات :

(i) ایمان (ii) پرستار (iii) دُعا (iv) شاعروں نے (v) اُفق پر

۲۔ سوالات :

(i) قوم کی ترقّی، تحفّظ اور تعریف کا اظہار کرنے والے نغمے، ملی نغمے کہلائے جاتے ہیں۔

(ii) شاعر نے 'وطن کے سجیلے نوجوانوں' ملک کے جوان فوجیوں کو کہا ہے۔

(iii) 'جراتوں کے پرستار' سے مراد یہ ہے کہ وطن کے فوجی عام لوگوں سے مختلف ہیں، وہ بہادری شجاعت کے پرستار ہیں۔یعنی وہ بہادری کو چاہتے اور پسند کرتے ہیں۔

۳۔ دی گئی ہدایات کے مطابق مشق کروایئے۔

۴۔ استعارہ :

(i) راحیل تو شیر ہے۔

(ii) سردی سے میری انگلیاں برف ہوگئیں۔

(iii) باغ میں دور تک گھاس کا قالین بچھا ہوا تھا۔

(iv) وقت بڑی دولت ہے۔

(v) علی فرشتہ ہے، سب کے کام آتا ہے۔

(vi) غم سے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کے موتی جھڑ رہے تھے۔

۵۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	جملے
جری سپاہی	ہمارے جری سپاہی دشمنوں کو ہر محاذ پر شکست دیتے ہیں۔
سرفروشی	سرفروشی ہماری فوج کے جوانوں کا شعار ہے۔
زندہ نشان	پاک فوج کے غازی اپنی بہادری کا زندہ نشان ہیں۔
ابدی زندگی	لوگوں کی بھلائی کے کام کرنے والے تاریخ میں ابدی زندگی کے حامل ہوجاتے ہیں۔
دست بدست	ٹیپو سلطان نے دست بدست لڑائی میں شہادت پائی۔

۶۔ نظم کا مرکزی خیال:

ملی نغمہ 'میرے نغمے تمھارے لیے ہیں' شاعر جمیل الدّین عالی کی تحریر ہے۔ اس نغمے میں شاعر اپنی شاعری وطن کے ان بہادروں کے نام کر رہے ہیں جو اپنے گھر اور خاندانوں سے دور وطن کی حفاظت کر رہے ہیں شاعر نے اس ملّی نغمے میں وطن کے جانباز فوج کی خوب حوصلہ افزائی کی ہے۔

۷۔ ملّی نغمہ 'میرے نغمے تمھارے لیے ہیں' کے پہلے بند کی تشریح :

☆ پہلا بند :

حوالہ :یہ بند جمیل الدین عالی کے ملّی نغمے "میرے نغمے تمھارے لیے ہیں" سے لیا گیا ہے۔ اس نغمے میں شاعر اپنی شاعری وطن کے ان بہادروں کے نام کر رہے ہیں جو اپنے گھر اور خاندانوں سے دُور وطن کی حفاظت بہادری سے کر رہے ہیں۔

تشریح :اس بند میں شاعر سرحدوں پر تعینات فوجی جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تمھارا ایمان بہادری اور جانبازی ہے، تم عام لوگوں سے مختلف ہو کہ تم بہادری اور شجاعت کے پرستار ہو، تم بہادری کو چاہتے ہو اور پسند کرتے ہو۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ اے بہادر جوانوں! تم ایسی آسمان کو چھوتی ہوئی، نہ گرنے والی دیوار ہو جس کے سائے میں ہم محفوظ ہیں۔ یہ دیواریں ہماری سرحدوں پر دشمنوں سے حفاظت کرتی ہیں اور یہی نوجوان بہادری اور دلیری کا جیتا جاگتا نشان ہیں۔

۸۔ مضامین طلبہ سے لکھوائیے۔ مدد کے لیے مضمون 'راشد منہاس شہید' ملاحظہ کیجیے :

"راشد منہاس شہید"

؎ شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت، نہ کشور کشائی

مسلمانوں کی تاریخ جانبازوں کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ ان ہی میں سے ایک جانباز راشد منہاس شہید بھی ہیں۔ جنھیں ان کی بے مثال بہادری پر پاکستان کا سب سے بڑا قومی تمغہ "نشانِ حیدر" دیا گیا جو دراصل ان کی وطن پرستی، شجاعت اور اپنی جان کی قربانی کا اعتراف تھا۔ راشد منہاس ۱۷ فروری ۱۹۵۱ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے سینٹ پیٹرک کالج سے سینئر کیمبرج پاس کیا۔ ان کو بچپن ہی سے بہادروں کے قصّے پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ وہ ٹیپو سلطان کا یہ قول اکثر دہرایا کرتے تھے :

"شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔"

انھوں نے اپنے ماموں، ونگ کمانڈر سعید سے جذباتی وابستگی کی بنا پر ۱۹۶۸ء میں پاک فضائیہ میں شمولیت اختیار کی۔ ۲۰ اگست ۱۹۷۱ء کو راشد منہاس مسرور بیس کراچی سے اپنی تیسری تنہا پرواز کے لے جب، ٹی۔۳۳ جیٹ سے روانہ ہونے لگے تو ان کا انسٹرکٹر مطیع الرحمن بھی ان کے ساتھ سوار ہوگیا۔ مطیع الرحمن طیارے کو بھارت کی حدود میں لے جانا چاہتا تھا۔ راشد منہاس نے بھرپور مزاحمت کی لیکن کامیاب نہ ہونے پر مطیع الرحمن کے عزائم خاک میں ملاتے ہوئے طیّارے کا رخ زمین کی جانب کر دیا، اس طرح طیّارہ بھارتی سرحد سے ۳۲ میل دُور ٹھٹھہ میں گر کر تباہ ہوگیا۔ وطنِ عزیز کی خاطر اپنی جان نچھاور کرنے والے قوم کے عظیم سپوت راشد منہاس کو جام شہادت نوش کیے آج ۴۳ برس ہوگئے۔

نادیدہ متن کی تفہیم : نظم کی اقسام

(i) قصیدہ اس نظم کو کہتے ہیں جو کسی کی تعریف میں کہی جائے۔ قصیدے کی مثال :

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنّا تم ہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تم ہی ہو تو
(حمد)

(ii) نظم کا نام (اقسام)

- حمد (قصیدہ)
- نعت (قصیدہ)
- میرے نغمے تمھارے لیے ہیں (مسدّس)
- کوشش کیے جاؤ (مخمس)
- شکوہ، جوابِ شکوہ (مسدس)
- 'پرانا کوٹ' (مثنوی)
- شام (مثنوی)
- غزل (غزل)

(iii) رباعی کی پہچان یہ ہے کہ اس میں صرف چار مصرعے ہوتے ہیں۔ اس نظم کے پہلے، دوسرے اور چوتھے مصرعے کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے۔

(iv) مسدّس اس نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر بند میں چھے مصرعے ہوں۔

مسدّس کی مثال :

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگادی
اک آواز میں سوتی بستی جگادی
پڑا ہر طرف غُل یہ پیغامِ حق سے
کہ گونج اُٹھے دشت و جبل نامِ حق سے

(مدّو جزر اسلام......... الطاف حسین حالی)

(v) یہ جواب طلبہ کو خود لکھنے دیجیے۔

تہذیب و ثقافت اور ہماری کہاوتیں ...... (صفحہ ۲۸ تا ۳۰)

مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

عمومی مقاصد :

- تہذیب و ثقافت سے روشناس ہوسکیں۔
- تہذیب کے پس منظر میں انسانی زندگی کے ارتقا کے بارے میں جان سکیں۔
- زبانوں کی تہذیبی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں۔
- اُردو ادب کے ثقافتی ورثے، کہاوت کی چاشنی سے محظوظ ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد :

- نیا ذخیرۂ الفاظ حاصل کرسکیں۔
- عبارت کا فہم حاصل کرکے شروع ہونے والے موضوع کے لیے ذہنی طور پر تیار ہوسکیں۔
- معاشرے میں تہذیب کے اثرات زُبان پر ہونے سے واقف ہونے کے بعد اُن کو اہمیت دیتے ہوئے اپنی تحاریر و تقاریر میں استعمال کرسکیں۔
- عبارت کو سمجھ کر اس سے متعلق سوالات کے جوابات دے سکیں۔

مدگار مواد :

- تختۂ تحریر

پیریڈز : ۲-۱

طریقۂ کار :

- عبارت کا خاموش مطالعہ کرنے کے بعد تبادلۂ خیال کے ذریعے مفہوم کی وضاحت کیجیے۔ اس نکتے پر خصوصی توجہ دیجیے کہ ضروریات زندگی کے حصول کے ساتھ چیزوں، رہن سہن، زبانوں کے سلیقے اور خوبصورتی کا نام تہذیب ہے۔
- علوم وفنون کے فروغ اور اُن کو اہمیت دیے جانے سے انسانی زندگی میں مثبت تبدیلیاں رونما ہوتی ہے۔
- دی گئی ہدایات کے مطابق گروہ بنوا کر سبق کی پڑھائی کروایئے۔
- ہماری تہذیب کی شناخت کی علامت کا تذکرہ کیجیے، مثلاً: مشترکہ خاندانی نظام، بڑوں کا ادب، بہن بھائی میں محبّت و احترام، استاد کا احترام جیسی اخلاقی خوبیاں نمایاں کیجیے۔ اپنے علاقے کی تہذیب کے لحاظ سے کچھ رسومات کا تذکرہ بھی کیا جاسکتا ہے جو معیوب یا غیر اخلاقی نہ ہوں۔ اپنے علاقے کی تہذیب و ثقافت کا گوشہ بنوایئے جہاں کچھ نمونے رکھیے، مثلاً: سندھ میں رِلّی، ٹھٹھہ کی نیلی ٹائلز، اجرک، پنجاب کی دستکاری، برتن اور اسی طرح اپنے علاقوں کی تہذیب کو نمایاں کرنے والی چیزوں کی نمائش کا اہتمام کیجیے۔
- زُبان کی نشوونما کے مقاصد کے اعتبار سے اُردو زُبان کی تہذیبی شان کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے محاورات، تشبیہات، ضرب الامثال اور کہاوتوں کی مختصراً کچھ مثالیں دیجیے۔ اپنی زُبان میں ان کے استعمال کی جانب رغبت دلایئے۔

ملّی وحدت ...... (صفحہ ۳۱ تا ۳۵)

مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ:

عمومی مقاصد:

- ملّی وحدت کے جذبے کو نشوونما دے سکیں۔
- تقریر لکھنے کے طریقے سے مانوس ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد:

- تقریر پڑھ کر دیے گئے سوالوں کے جواب اخذ کرسکیں۔
- کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ سے نئے الفاظ کے معانی اخذ کرسکیں۔
- سبق پڑھ کر دیے گئے تفہیمی سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- کسی منظوم کلام پر اپنے جذبات و احساسات کا مربوط زبانی اظہار کرسکیں۔
- الفاظ کی تکرار کے حوالے سے غلط فقرات کی دُرستی کرسکیں۔
- دیے گئے الفاظ کے متضاد لکھ سکیں۔
- سبق کا مرکزی خیال تحریر کرسکیں۔
- کسی بھی موضوع پر کم از کم ۲۰۰ الفاظ پر مشتمل تقریر نویسی کرسکیں۔

مددگار مواد:

- تختۂ تحریر
- لُغت

پیریڈز: ۵۔ ۶

طریقۂ کار:

- طلبہ سے باری باری بلند خوانی کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے اور زبانی سوالات پوچھیے۔
- خاص الفاظ کے معانی اور جملہ سازی کروائیے۔
- غلط فقرات کی دُرستی کا کام طلبہ کو سمجھا کر کروائیے۔
- متضاد سمجھائیے اور تحریری کام طلبہ سے کروائیے۔
- سبق کا مرکزی خیال لکھوائیے۔
- دی گئی سرگرمی ہدایات کے مطابق کروائیے۔

مشقی کام (حل شدہ):

۱۔ مختصر سوالات:

(i) ’ملّی وحدت‘، کے معانی قومی اتّحاد اور اتّفاق ہے۔

(ii) پاکستان کی بنیاد مذہب پر رکھی گئی ہے۔

(iii) ایک اُمت ہونے کا احساس علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے مسلمان رہنما جمال الدین افغانی اُجاگر کر چکے تھے۔

(iv) یہ واحد اسلامی مملکت ہے جو اسلام کے نام پر بنی، جو ایٹمی طاقت ہے، جو وسائل سے مالا مال ہے اور جو بہترین صلاحیتیں رکھنے والے پر جوش اور مخلص مسلمانوں پر مشتمل ہے۔

۲۔ تفصیلی سوالات :

(i) طلبہ سے عبارت پڑھوا کر جواب اخذ کروائیے۔

(ii) جملوں کا مفہوم اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے :

- مفہوم : پیشِ نظر جملے کا مفہوم یہ ہے کہ فرد یعنی کسی بھی قوم سے تعلق رکھنے والے افراد اپنی قوموں کے لیے اس لیے اہم ہوتے ہیں کیونکہ افراد سے ہی قوم کی پہچان ہوتی ہے۔ اسی طرح افراد کو بھی اپنی شناخت کے لیے قوم کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ قوموں کے جھرمٹ میں ان کی پہچان ہو سکے۔ دنیا کے لوگ جان سکیں کہ یہ فرد کس قوم و ملک سے تعلق رکھتا ہے۔
- مفہوم : پیشِ نظر جملے کا مفہوم یہ ہے کہ اگر افراد مل کر ایک قوم کی شکل میں اُبھریں تو یقیناً اس کے نتیجے میں ہونے والی ترقّی کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ اس کی مثال کے لیے ہم چین کی طرف دیکھ سکتے ہیں جو نشے میں ڈوبے افراد پر مشتمل ایک ملک تھا۔ اب وہ ایک قوم کی شکل میں دنیا کی ایک بڑی اور ترقی یافتہ طاقت کے رُوپ میں سب کے سامنے ہے۔

۳۔ طلبہ کو دی گئی ہدایات کے مطابق کام کروائیے۔

۴۔ غلط فقرات کی دُرستی:

(i) یہ پھولوں کا گلدستہ ہے۔ ✗
یہ گلدستہ ہے۔ ✓

(ii) میں نے حجرِ اسود کو بوسہ دیا۔ ✓
میں نے حجرِ اسود کے پتھر کو بوسہ دیا۔ ✗

(iii) شب قدر کی رات ہزار راتوں سے بڑھ کر ہے۔ ✗
شب قدر ہزار راتوں سے بڑھ کر ہے۔ ✓

(iv) صبح سے شام تک۔ ✓
صبح تا شام تک۔ ✗

(v) مبشر کی آنکھیں نم دیدہ ہوگئیں۔ ✗
مبشر نم دیدہ ہوگیا۔ ✓

(vi) ایصالِ ثواب کے لیے۔ ✓
ایصالِ ثواب پہنچانے کے لیے۔ ✗

(vii) اس نے کان میں سرگوشی کی۔ ✗
اس نے سرگوشی کی۔ ✓

(viii) میں فی الحال نہیں آسکتا۔ ✓
میں ابھی فی الحال نہیں آسکتا۔ ✗

۵۔ الفاظ اور ان کے متضاد

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
اتحاد	افتراق	ضروری	غیر ضروری	تفصیل	اختصار
بیرون	اندرون	آباد	ویران	ترقی	تنزّلی
تعلق	لاتعلق	مشترک	منفرد	اختتام	آغاز

۶۔ سبق کا مرکزی خیال:

اس سبق کا مرکزی خیال ملّی وحدت یعنی قومی یکجہتی ہے۔ مصنّف اس سبق کے ذریعے یہ بتانا چاہ رہے ہیں کہ ہر قوم کے لیے اس کے لوگ قوم کی طاقت ہوتے ہیں۔ ہمیں اپنی قوم کی کامیابی کے لیے ایک ہوکر کوشش کرنی چاہیے کہ ہم قوم کی ترقّی کا سبب بنیں۔

۷۔ الفاظ اور تراکیب کا جملوں میں استعمال

الفاظ/تراکیب	جملے
ملّی وحدت	ملّی وحدت وہ طاقت ہے جو بڑی سے بڑی سازش کو ناکام کر دیتی ہے۔
قوم	دینِ اسلام کے اصولوں پر کار بند رہنے میں ہی مسلمان قوم کی فلاح و بقا ہے۔
مشترکہ	میرا اور میرے دوستوں کا مشترکہ فیصلہ ہے کہ بیرون ملک جانے کے بجائے ہم اب پاکستان میں ہی رہیں گے۔
ناطے	پڑوسی ہونے کے ناطے ہم ایک دوسرے کے کام آتے رہتے ہیں۔
مسافت	اجنبی بڑی لمبی مسافت کے بعد واپس آ گیا۔
اختلافات	سیاسی اختلافات کی وجہ سے پاکستان بحران کا شکار ہے۔
انفرادی	آپس میں سبقت لے جانے کی انفرادی کوششوں کی وجہ سے ٹیم میچ نہ جیت سکی۔
باعزّت	حرا نے باعزت طریقے سے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

۸۔ تخلیقی لکھائی: تقریر نویسی

- طلبہ کے مختلف گروہ بنا کر درج ذیل عنوانات پر تقریری مواد جمع کروائیے:

  گروہ الف ...... اتفاق کی برکت

  گروہ ب ...... یوم آزادی

  گروہ ج ...... وقت کی پابندی

- دی گئی تفہیم ''ملّی وحدت'' کو بطور مثال لیتے ہوئے جماعت میں تقاریر لکھوائیے۔ مزید بہتری کی تجاویز کے ساتھ مکمل کروائیے۔ جماعت میں تقریری مقابلہ کروائیے۔

سرگرمی:

دی گئی ہدایات کے مطابق سرگرمی کروائیے۔

اعادہ

مقاصد:

طلبہ اس قابل ہوسکیں کہ :

- اپنے کاموں کا جائزہ لے سکیں۔
- تجزیے اور مشاہدے کی صلاحیت پیدا کرسکیں۔

مدد گار مواد:

- تمام جماعت اور گھر کے کام کا جائزہ لینے کے لیے کتاب اور طلبہ کی کاپیاں۔

پیریڈ: ۱

طریقۂ کار :

- طلبہ کو ان کی کتب اور کاپیاں دیکھنے کا موقع فراہم کیجیے۔ دیے گئے سوالوں کے زبانی جوابات پوچھیے ۔ طلبہ کو گروہ میں تبادلۂ خیال کرنے کا موقع دیجیے۔ بعد ازاں درجِ ذیل سوالوں کے جوابات کاپی میں لکھوایئے۔
    - پڑھے گئے اسباق سے آپ نے کیا سیکھا؟ خاص خاص نکات لکھیے۔
    - کون سا کام بہت اچّھا لگا اور کیوں؟
    - کون سے کام/ کاموں میں آپ کو ابھی محنت کی ضرورت ہے؟

پڑھائی کا مقابلہ :

- مقصد : طلبہ اپنے پڑھنے کی مہارت کو فروغ دے سکیں ۔
- مدد گار مواد : کتاب کنول کے پڑھائے گئے اسباق میں سے کسی سبق سے ایک اقتباس۔
- پیریڈ: ۱
- طریقۂ کار : روانی اور دُرست تلفّظ سے پڑھائی کا مقابلہ کروایئے۔ طلبہ کے گروہ بنا کر یہ مقابلہ کروایئے جس میں طلبہ اپنے آپ اور اپنے ساتھیوں کو بہتری کی تجاویز دے سکیں۔

پہلا جائزہ

۱۔ دیئے گئے خاص الفاظ کے معانی لکھیے اور اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

ورائے عقل، تاج دار، عملی تفسیر، گروی، بالائی، رسد، پرستار، شجاعت، مسافت

۲۔ دُرست جوابات کے دائرے کو پنسل سے بھریے:

(i) جس نظم میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جائے اسے کہتے ہیں:

○ نعت ○ حمد ○ منقبت ○ ترانہ

(ii) سوات کہلاتا ہے پاکستان کا:

○ پیرس ○ سوئٹزرلینڈ ○ استنبول ○ دبئی

(iii) نشانِ حیدر پانے والوں میں کرنل شیر خان شہید کا نمبر ہے:

○ پہلا ○ نواں ○ دوسرا ○ آٹھواں

(iv) نظم 'میرے نغمے تمھارے لیے ہیں' کے شاعر ہیں:

○ حفیظ جالندھری ○ محمد اسمٰعیل میرٹھی ○ اکبر الہ آبادی ○ جمیل الدین عالی

(v) سندھ کی تہذیب دنیا کی تہذیبوں میں شمار کی جاتی ہے:

○ جدید ترین ○ نفیس ترین ○ قدیم ترین ○ مناسب ترین

۳۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے:

(i) قرآن مجید نے حضرت محمدؐ رَسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے متعلق کیا شہادت دی ہے؟

(ii) حیدرآباد کے پاس بہنے والی نہر کا نام کیا ہے؟

(iii) نشانِ حیدر کیا ہے اور حکومت پاکستان نے اس کا یہ نام کیوں رکھا ہے؟

(iv) ملّی نغمہ کسے کہتے ہیں؟

(v) پاکستانی قوم کی بنیاد کس نکتے پر رکھی گئی؟

۴۔ دیے گئے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے مذکّر بنا کر جملوں میں ضروری تبدیلیاں کر کے جملے دوبارہ لکھیے:

(i) محلّے میں بندریا کا ناچ دکھانے والا آیا۔

(ii) بہن نے تقریری مقابلہ جیت لیا۔

(iii) امّی نے عمر کو دعائیں دیں۔

(iv) ہماری اُردو کی معلّمہ کا آج اسکول میں پہلا دن ہے۔

۵۔ دُرست الفاظ چن کر جملوں میں استعمال کیجیے۔

(i) یہ اس علاقے کا سب سے ________ بازار ہے۔ (بڑا/بڑی)

(ii) ________ آنکھ لال ہو رہی ہے۔ (میرا/میری)

(iii) یہ بہت ________ پہاڑ ہے۔ (اُونچی/ اُونچا)

(iv) امّی نے روٹی پر گھی ________ ۔ (لگایا/لگائی)

۶۔ درج ذیل الفاظ کے اسمِ صفت تحریر کیجیے۔

بارش، پھول، شاہراہ، مقام، سفر

۷۔ دیے گئے الفاظ کی جمع بنائیے:

ادیب، حکیم، جسم، حکم، شک، نقل

۸۔ درج ذیل اشعار کی تشریح حوالے کے ساتھ لکھیے۔

(i) وہ اوّل تُو کہ ہے آخر سے آخر وہ آخر تُو کہ ہے اوّل سے فاخر

(ii) دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تم ہی تو ہو

۹۔ سبق ’ ملّی وحدت‘ کا مرکزی خیال دو سے تین جملوں میں تحریر کیجیے۔

۱۰۔ سبق ’ پاکستان کے موسم اور نظارے‘ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

۱۱۔ دیے گئے عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر کم از کم ۲۰۰ الفاظ پر مبنی تقریر لکھیے۔

- ہمارا وطن پاکستان
- صحّت مند زندگی

قصّۂ حضرت موسیٰ علیہ السّلام ...... (صفحہ ۳۶ تا ۴۱)

مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

عمومی مقاصد :

- پیغمبروں کے معجزات ، آزمائشوں اور پیغامِ ربّانی سے آگاہ ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- خالی جگہوں میں دُرست جواب منتخب کرسکیں۔
- سوالوں کے جواب لکھ سکیں۔
- سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کرسکیں۔
- اسمِ جمع کی پہچان اور استعمال کرسکیں۔
- کم از کم ۳۰۰ الفاظ پر مشتمل کہانی نویسی کرسکیں۔
- دیے گئے ضرب الامثال کو اپنے جملوں میں استعمال کرسکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- کتاب
- قصصِ قرآنی کی کُتب

پیریڈز : ٦

طریقۂ کار :

- گروہ بنا کر طلبہ سے باری باری بلند خوانی کروائیے۔ زبانی سوالات پر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- کتاب کے آخر میں دی گئی فرہنگ سے الفاظ کے معانی، خالی جگہیں، سوالوں کے جواب اور جملہ سازی کروائیے۔
- طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے اور سبق کا خلاصہ اپنی زبان میں بیان کرنے کا موقع دیجیے۔
- اسم جمع سمجھا کر طلبہ سے تحریری کام کروائیے۔
- دی گئی ہدایات اور اشاروں کی مدد سے طلبہ کو کہانی نویسی کا کام سمجھا کر خود کرنے کی ہدایت دیجیے۔
- دیے گئے ضرب الامثال کو جملوں میں استعمال کروائیے اور کاپی میں جملے تحریر کروائیے۔ دی گئی سرگرمی کا کام کروائیے۔

حل شدہ مشق :

۱۔ معروضی سوالات :

(i) طویل قصّہ ہے (ii) لقب تھا (iii) نجومیوں نے (iv) فرعون نے (v) آسیہ

۲۔ دُرست جملوں کے سامنے ✓اور غلط جملوں کے سامنے ✗ لگائیے۔

(i) ✗ (ii) ✓ (iii) ✓ (iv) ✓ (v) ✗

۳۔ مختصر جوابات:

(i) مصریوں کے خیال میں بنی اسرائیل کو زیادہ قوّت ملنا خود فرعون کے لیے خطرہ بن سکتا تھا۔ اسی لیے فراعین مصر بنی اسرائیل پر ظلم کرتے تھے۔

(ii) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی والدہ نے انھیں صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں بہا دیا تھا کیونکہ فرعون نے حکم دیا تھا کہ اس سال بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے تمام لڑکوں کو قتل کر دیا جائے۔

(iii) کوہِ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے دیکھا ایک درخت سے نور کی روشنی پھوٹ رہی تھی اور تمام وادی نور سے معمور تھی۔

(iv) حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی درخواست پر ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السّلام کو نبوت ملی۔

۴۔ تفصیلی جوابات:

(i) جب اپنی زوجہ کے ہمراہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کوہِ طور کی جانب روانہ ہوئے تو انھوں نے ایک روشنی دیکھی اور سمجھا کہ یہ آگ ہے۔ بیوی کو وہاں چھوڑ کر آپ علیہ السّلام آگے بڑھے تو دیکھا ایک درخت سے روشنی پھوٹ رہی ہے اور پوری وادی نور سے معمور ہے۔ یکایک صدا آئی :

”اے موسیٰ! میں تمھارا پروردگار ہوں ، تم اپنی جوتیاں اتار دو۔تم یہاں پاک میدان طویٰ میں ہو اور میں نے تمھارا انتخاب کرلیا ہے۔ تو جو حکم دیا جائے اسے سنو۔ بے شک میں ہی خدا ہوں ، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز پڑھا کرو۔“

(ii) کوہِ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو دو معجزات عطا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو عصا پھینکنے کا حکم دیا، عصا زمین پر گرتے ہی ایک ہیبت ناک اژدھے میں تبدیل ہوگیا۔حضرت موسیٰ علیہ السّلام خوفزدہ ہوگئے۔ ”حکم ہوا کہ ڈرو نہیں، ہاتھ بڑھا کر پکڑ لو۔“حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے پکڑتے ہی وہ پھر عصا بن گیا، دوسرا حکم ہوا، ” اپنا ہاتھ بغل سے لگا کر نکالو وہ کسی عیب کے بغیر چمکتا دمکتا نکلے گا۔“

(iii) کوہِ طور پر جب اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو فرعون کے پاس جا کر دینِ حق کی طرف بلانے کا حکم دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا: ” اے پروردگار! میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کردے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ لوگ (میری) بات سمجھ سکیں۔“اسی وقت آپ نے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السّلام کو اپنا مددگار اور وزیر بنانے کی بھی دعا کی۔

۵۔ طلبہ سے ان کے الفاظ میں سبق کا خلاصہ سنیے۔

۶۔ اسمِ جمع:

پھولوں کا گلدستہ	طالب علموں کی قطار
موتیوں کا ہار	فوجیوں، کاغذ کا دستہ
انگوروں، چابیوں کا گچھا	مرغابیوں کی ڈار
لوگوں کا ہجوم	مکّھیوں کا چھتّا
لکڑیوں کا گٹّھا	مٹّی کا ڈھیر
کتابوں کا بستہ	درختوں کا جُھنڈ

۷۔ تخلیقی لکھائی: کہانی نویسی

- طلبہ کو خاکہ سمجھائیے۔
- اشاروں پر تبادلۂ خیال کرتے ہوئے تحریری کام طلبہ سے کروائیے۔
- یہ کام جماعت میں طلبہ کے گروہ بنا کر کروائیے۔
- ہر گروہ کا ایک کاتب، ایک مصوّر، ایک مدیر اور ایک مدیر اعلیٰ بنا دیجیے۔
- پہلے دیے گئے تمام اشاروں کے بارے میں سب مل کر نکات تحریر کریں۔
- ان نکات کو ترتیب دیں۔
- معلّم سے اصلاح لینے کے بعد اپنے کام کو مزید بہتر بنا کر ایک کتابچے کی شکل دیں۔ کاتب خوش خط لکھے، مصوّر سرِورق اور اندرونی تصاویر بنائے، مدیر اور مدیر اعلیٰ املا اور اظہار و بیان کی اغلاط دُور کریں۔

۸۔ درج ذیل ضرب الامثال کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

ضربُ الامثال	جملے
(i) آدھا تیتر آدھا بٹیر	اُردو بول چال میں انگریزی الفاظ کی بھرمار سے اب اُردو زبان آدھا تیتر آدھا بٹیر کا منظر پیش کرتی ہے۔
(ii) اشرفیاں لُٹیں، کوئلوں پر مہر	زاہدہ ہمیشہ مہنگی اور قیمتی اشیا لوگوں میں بانٹ دیتی ہے لیکن گھر کا کاٹھ کباڑ سینت سینت کر رکھتی ہے، گویا اشرفیاں لُٹیں، کوئلوں پر مہر۔
(iii) ایک تو چوری اس پر سینہ زوری	احمد غلطی کر کے اس پر اڑ گیا کہ یہی صحیح ہے، گویا ایک تو چوری اس پر سینہ زوری۔
(iv) جیسا دیس ویسا بھیس	جیسا دیس ویسا بھیس کی مثل کے مطابق فہد نے ترکی میں رہتے ہوئے وہیں کا رہن سہن اور طور طریقے اپنا لیے۔
(v) جس تھالی میں کھائیں اسی میں چھید کریں	وطن سے غدّاری کرنے والوں کی مثال ایسی ہی ہے کہ جس تھالی میں کھائیں اسی میں چھید کریں۔

سرگرمی:

دی گئی سرگرمی دی گئی ہدایات کے مطابق کروائیے۔

- حل شدہ معمہ:

پ	ا	ج	ذ	پ	خ	ط	ر	ہ
ڑ	ج	ا	م	ز	ر	ے	و	ڑ
م	ن	ق	ن	ع	س	و	ژ	ح
ع	ب	ت	ش	ت	ب	ڈ	ر	ی
ج	ی	د	ط	ج	خ	و	ت	ش
ز	د	ا	ع	ص	ش	ا	د	ل
ا	ض	ر	ر	ا	ق	غ	ب	ف
ت	ک	ب	م	ل	غ	ز	ش	گ
ق	خ	ظ	و	ص	ن	د	و	ق

مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ ...... (صفحہ ۴۲ تا ۴۷)

خصوصی مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

- مزاحیہ طرزِ نگارش سے محظوظ ہو کر ادب کا ذوق پیدا کرسکیں۔
- اسی انداز میں لکھنے کے لیے بطور نمونہ پڑھ سکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- خالی جگہیں اور سوالوں کے جواب تحریر کرسکیں۔
- علامتِ وقف کا استعمال کرسکیں۔ (علامتِ استعجابیہ)
- محاورات کا استعمال جملوں میں ، مرکزی خیال اور خلاصہ تحریر کرسکیں۔
- مترادف الفاظ کی پہچان اور استعمال کرسکیں۔
- مختلف معاشرتی کرداروں کے مثبت اور منفی پہلوؤں پر رائے دے سکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لُغت

پیریڈز : ۴۔ ۵

طریقۂ کار :

- طلبہ سے تاثرات کے ساتھ بلند خوانی کروایئے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- خاص الفاظ کے معانی اخذ کروایئے۔
- خالی جگہیں اور مشقی کام طلبہ سے کروایئے۔
- مترادف الفاظ سمجھا کر طلبہ سے جملے بنوایئے۔ پھر تحریری کام طلبہ سے کروایئے۔

مشقی کام (حل شدہ):

۱۔ معروضی سوالات :

(i) دلّی کے چاندنی چوک (ii) صدا (iii) نحیف و نزار (iv) نچلا (v) کل خیالات

۲۔ مختصر جوابات :

(i) مصنّف نے یہ مضمون اپنے دوست کے بارے میں لکھا ہے۔

(ii) مصنّف نے اس مضمون میں اپنی حالت کا موازنہ ایک فقیر سے کیا ہے۔

(iii) مصنّف اپنے دوست احمد مرزا کو بھڑ بھڑ یا دوست کہہ کر پکارتے ہیں۔

(iv) احمد مرزا دروازے سے آندھی کی طرح اندر آتے ہیں۔

(v) احمد مرزا کے مصافحہ کرنے سے مصنّف کی انگلیوں میں درد ہونے لگتا ہے اور وہ قلم نہیں پکڑ سکتے۔

۳۔ تفصیلی جوابات :

(i) مضمون ”مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ“ کے مصنّف سجاد حیدر یلدرم ہیں۔ وہ ہندوستان کے ضلع بجنور میں ۱۸۸۰ء میں پیدا ہوئے۔ علی گڑھ سے بی اے کیا۔ انھوں نے ذاتی شوق سے ترکی زبان سیکھی اور ترجمان کے طور پر کام کیا۔ انھوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے رجسٹرار کے طور پر بھی کام کیا۔ یلدرم نے ۱۹۴۳ء میں لکھنؤ میں وفات پائی۔

(ii) سیاق و سباق کے حوالے کے ساتھ تشریح کیے گئے جملے اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی :

(الف) ”چاہے مجھ پر نفرین کی جائے مگر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آج تک میرے سامنے کوئی یہ ثابت نہ کرسکا کہ احباب کا ایک جمِّ غفیر رکھنے اور شناسائی کے دائرے کو وسیع کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

حوالہ : تحریر کردہ جملے سبق ”مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ“ سے لیے گئے ہیں۔ اس سبق کے مصنّف سجاد حیدر یلدرم ہیں۔

تشریح : مصنّف کہتے ہیں کہ چاہے کوئی کتنی ہی ان کی بات کی نفی کرے یا چاہے کوئی اس بات سے انکار کرے مگر آج تک کوئی بھی مصنّف کے سامنے یہ ثابت نہیں کر پایا کہ بے تحاشا دوستوں اور رشتہ داروں کا فائدہ کیا ہے اور بہت زیادہ دوست رکھنے سے کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ بقول مصنّف وہ لوگ جن کا حلقہ احباب بہت بڑا ہے ان کو اپنے دوستوں سے کیا فائدہ ملتا ہے۔ یہ بات آج تک ثابت نہیں ہو سکی کہ زیادہ دوست رکھنا کوئی بہت قابل تعریف امر و عادت ہے۔

☆ خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی
نفریں	ملامت، پھٹکار، لعنت
جمِّ غفیر	زبردست ہجوم
شناسائی	جان پہچان

(ب) واللہ ! مجھے کس قدر خوشی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں میں سے ایک شخص ایسا ہے جو مضمون نگار کے لقب سے پکارا جاسکتا۔

حوالہ : تحریر کردہ جملے سبق "مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ" سے لیے گئے ہیں۔ اس سبق کے مصنّف سجاد حیدر یلدرم ہیں۔

☆ خط کشیدہ لفظ کے معنی

لفظ	معنی
لقب	وہ نام جو کسی اچھائی یا برائی کے سبب پڑ گیا ہو۔

تشریح : مصنّف کے دوست احمد مرزا جب ان سے ملنے آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ انھیں اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ ان کے دوستوں میں سے کوئی تو ایسا ہے جو مضمون نگار ہے اور جسے لوگ مضمون نگار کے القاب یا نام سے یاد رکھتے ہیں۔

۴۔ دی گئی ہدایت کے مطابق کام کروایئے۔

۵۔ مترادف الفاظ:

(i) عید کا دن خوشی کا ہوتا ہے۔

(ii) غرور کی معافی نہیں ہے۔

(iii) سچائی کے اصولوں کو اپنا کر اپنی زیست کو کامیاب بنایا جاسکتا ہے۔

(iv) بھئی ہماری تو آرزو ہے کہ کبھی تم بھی ہماری دعوت کرو۔

(v) چھوٹی سی غفلت بہت بڑے خسارہ کا سبب بن سکتی ہے۔

۶۔ الفاظ اور محاوروں کا جملوں میں استعمال

الفاظ/محاورات	جملے
حالتِ زار	فقیر کی حالتِ زار اچھی نہیں ہے۔
مسخ	سیاستدان کا کہنا تھا کہ اس کے بیان کو مسخ کر کے پیش کیا گیا ہے۔
قابلِ رشک	اتنا زیادہ کام کرنے کے باوجود بھی عائشہ کی صحت قابلِ رشک ہے۔
بدر جہا	علی کے نمبر سلیم سے بدر جہا اچھے ہیں۔
نچلا نہ بیٹھنا	میری بھانجی اپنی شرارتی طبیعت سے اتنی مجبور ہے کہ دو لمحے نچلی نہیں بیٹھ سکتی۔
کلیجے پر پتھّر رکھنا	کسی قریبی عزیز کو الوداع کہنے کے لیے کلیجے پر پتھّر رکھنا پڑتا ہے۔

۷۔ مرکزی خیال :

اس مضمون کے مصنّف سجاد حیدر یلدرم ہیں۔ انھوں نے اس مضمون میں یہ نکتہ واضح کیا ہے کہ بعض اوقات زیادہ دوست ہونا ہمارے لیے اچھا نہیں ہوتا۔ اور ایسے دوست جو بِلا اجازت، بے تکلفی کی حدوں کو پار کرتے ہوئے آپ کے کام میں مداخلت کرتے ہیں تو ناگواری کا احساس ہوتا ہے۔ کیونکہ کبھی بے انتہا اہم کام کے دوران کسی کی مداخلت بہت ہی ناگوار گزرتی ہے۔ گو دوست بھی اہم ہیں لیکن جب زحمت بن جائیں تو ان سے بچنے کے لیے کچھ اقدامات ضروری ہوجاتے ہیں۔ اس مضمون میں مصنّف نے کردار نگاری بھی بہت عمدگی سے کی ہے۔

۸۔ فقیر کے بیان کا خلاصہ :

فقیر لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ آفت کا مارا ہے۔ اس کے سات بچّے ہیں مگر کھانے کو محتاج ہے۔ وہ اپنے وطن واپس جانا چاہتا ہے مگر کوئی اس کی مدد نہیں کرتا۔ اس کا کوئی دوست نہیں ہے جو اس غربت میں اس کی مدد کرے۔

۹۔ مضمون کے آغاز میں دیے گئے شعر کی تشریح :

اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ انھیں دنیا اور دنیا کے لوگوں سے کسی قسم کی مدد نہیں چاہیے بلکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ کوئی بھی ان پر احسان نہ کرے ، یہی ان کے لیے احسان کا درجہ رکھتا ہے۔ ان کے نزدیک ایسے لوگوں کا احسان نہ کرنا بھی احسان کرنے کی مانند ہے۔

سرگرمی:

دی گئی ہدایات کے مطابق سرگرمی کا کام کروایئے۔

نظم : کوشش کیے جاؤ ...... (صفحہ ۴۸ تا ۵۱)

مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

عمومی مقاصد :

- وہ نظم کی قسم ’مخمس‘ سے واقف ہوسکیں۔
- اسمٰعیل میرٹھی کی ناصحانہ شاعری کا فہم حاصل کر کے تشریحات کرسکیں۔
- مسلسل کوشش کے نتیجے میں حاصل ہونے والی مسرت سے آگاہ ہوسکیں۔
- محنت کی عظمت سے آگاہ ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- اپنے الفاظ میں نظم کا خلاصہ بیان کرسکیں۔
- فعل اور اس کی اقسام سے آگاہ ہوسکیں۔

- نظم کا مرکزی خیال لکھ سکیں۔
- اشعار کی تشریح کرسکیں۔
- سوالوں کے جواب اور جملہ سازی کرسکیں۔
- نظم کے چند بند کاپی میں خوش خط لکھ سکیں اور املا کی تیاری کرسکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

پیریڈز : ۴۔۵

طریقۂ کار :

- طلبہ سے خوش الحانی سے بلند خوانی کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- الفاظ کے معانی، تشریح، سوالوں کے جواب اور جملہ سازی کروائیے۔
- فعل کی اقسام بذریعہ فلیش کارڈز/ تختۂ تحریر پر سمجھا کر جملے بنوائیے۔

حل شدہ مشق :

۱۔ سوالات کے جوابات:

(i) یہ نظم کی قسم مخمس ہے۔

(ii) پہلے چار اور آخری بند کے قافیے درج ذیل ہیں :

☆ بند نمبر ۱ کے قافیے — جو، ڈبو، کو، ہو

☆ بند نمبر ۲ کے قافیے — متِصل ، سِل ، مستِقل ، مِل

☆ بند نمبر ۳ کے قافیے — سبَق ، قلَق ، وَرق ، رَمق

☆ بند نمبر ۴ کے قافیے — کتاب ، جواب ، جناب ، کامیاب

☆ آخری بند کے قافیے — پاس ، ہراس ، حواس ، آس

(iii) طلبہ کو اس سوال کا جواب خود تحریر کرنے دیجیے۔

(iv) طلبہ سے ہی لکھوائیے۔ درج ذیل اشارے صرف مدد کے لیے ہیں

ہاں	نہیں
• جی ان حالات میں جب ہمیں نقصان ہوتا ہے تو بھی ان حالات سے ہم سیکھتے ہیں۔ • گر کر سنبھلنا ہی اصل کامیابی ہوتی ہے۔	• مسلسل ناکامی سے انسان ٹوٹ جاتا ہے اور پھر وہ ٹھہر جاتا ہے۔ • مسلسل کوشش سے اگر بہتری نظر نہ آئے تو پھر انسان کم ہمّت ہو جاتا ہے۔

۲۔ دی گئی ہدایت کے مطابق گروہ بنوا کر طلبہ سے نظم کے خلاصے پر تبادلۂ خیال کیجیے پھر ہر گروہ سے زبانی خلاصہ سنیے۔

فعل اور فعل کی اقسام

۳۔ فعل کی مناسبت سے متعلقہ کالم میں لکھے گئے جملے

فعلِ حال	فعلِ ماضی	فعلِ مستقبل
میں لکھ رہی ہوں۔	میں لکھ رہی تھی۔	میں لکھوں گی۔
امّی بازار جارہی ہیں۔	امّی کل بازار گئیں۔	امّی بازار جائیں گی۔
۱۴ اگست ہے، ہمارے اسکول میں جلسہ ہورہا ہے	۱۴ اگست کو ہمارے اسکول میں جلسہ ہوا تھا۔	۱۴ اگست کو ہمارے اسکول میں جلسہ ہوگا۔

۴۔ دی گئی ہدایت کے مطابق کام کروایئے

فعلِ معروف	فعلِ مجہول
محمود نے اخبار پڑھا	اخبار پڑھا گیا۔
قائدِ اعظم نے پاکستان بنایا۔	پاکستان بنایا گیا۔
اس نے گاڑی خریدی۔	گاڑی خریدی گئی۔
بچّوں نے پرچم لہرایا۔	پرچم لہرایا گیا۔

۵۔ دی گئی ہدایت کے مطابق کام کروایئے۔

(i) میچ جیتا گیا۔

(ii) پھول توڑے گئے۔

(iii) بارش میں خوب خوش ہوکر نہایا گیا۔

(iv) رات کا کھانا بنایا گیا۔

(طلبہ یہاں اپنی مرضی سے بھی جملے لکھ سکتے ہیں)

۶۔ الفاظ کا جملوں میں استعمال

الفاظ	جملے
اضطراب	مسلسل مہنگائی کی وجہ سے لوگوں کی زندگی میں بہت اضطراب پیدا ہوگیا ہے۔
جستجو	ہمیں اچھّے کام کرنے کی جستجو کرتے رہنا چاہیے۔
سبقت	اس بار جماعت نہم کے طلبہ خوش خطی کے مقابلے میں سبقت لے گئے۔
حواس	خوفناک حادثہ دیکھ کر عابدہ کے حواس گم ہوگئے۔
صلہ	اچھّے اور نیک کام کا صلہ ہمیشہ اچھّا ہی ملتا ہے۔
طلب	حصولِ علم کی طلب نادر کو آسٹریلیا لے گئی ہے۔
مشقّت	زندگی مشقت کرنے کا ہی نام ہے۔

۷۔ مرکزی خیال:

یہ نظم اُردو کے مشہور شاعر اسمٰعیل میرٹھی کی ہے۔ اس نظم کا مرکزی خیال مسلسل کوشش کی اہمیت کو اُجاگر کرنا ہے۔ ان کے بقول دنیا میں کسی بھی کام کی کامیابی ممکن ہے اگر اس کے لیے استقامت کے ساتھ تگ و دَو کی جائے۔ اس کے لیے انھوں نے کچھ امثال دی ہیں، مثلاً: پتھر پر بھی مسلسل پانی پڑے تو اس میں بھی سوراخ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مسلسل کوشش، دل کو مضبوط رکھنا اور مایوسی کو پاس نہ آنے دینا یہ وہ عمل ہیں جو بالآخر آپ کو کامیابی دلا دیتے ہیں۔

۸۔ نظم ''کوشش کیے جاؤ'' کے پہلے، دوسرے اور چوتھے بند کی تشریح کیجیے۔

پہلا بند: دکان بند کر کے رہا بیٹھ جو
تو دی اس نے بالکل ہی لٹیا ڈبو
نہ بھاگو کبھی چھوڑ کر کام کو
توقع تو ہے خیر جو ہو سو ہو
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

حوالہ: مندرجہ بالا بند نظم ''کوشش کیے جاؤ'' سے لیا گیا ہے۔ اس کے شاعر اسمٰعیل میرٹھی ہیں۔

تشریح: اس بند میں شاعر کہہ رہے ہیں کہ ہمیں مشکل وقت سے گھبرا کر ہمّت نہیں ہارنی چاہیے۔ انھوں نے ایک ایسے دکان دار کی مثال دی ہے جو اگر ہمّت ہار کر دکان بند کردے تو اسے بے روزگاری کی زندگی گزارنی ہوگی۔ دکان کھولے رکھنے سے امید کا دروازہ بھی کھلا رہتا ہے اور رزق اور کامیابی تو اللہ کی دین ہے وہ جس کو چاہے دے، جس کو چاہے نہ دے۔ لہٰذا کبھی بھی کام کو چھوڑ کر بھاگنا نہیں چاہیے اور نہ ہی کامیابی کی توقع کبھی ختم کرنی چاہیے۔ امید کا دیا جلتا رہنا چاہیے۔ بس میرے دوستو! ہمیشہ ہر حال میں کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

دوسرا بند: جو پتّھر پہ پانی پڑے متّصل
تو بے شبہ گھس جائے پتّھر کی سِل
رہو گے اگر تم یونہی مستقل
تو اک دن نتیجہ بھی جائے گا مِل
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

حوالہ: پہلے بند میں ملاحظہ کیجیے۔

تشریح: شاعر اس بند میں ایک پتھر کی مثال دے کر سمجھا رہے ہیں کہ بس اسی طرح لگا تار محنت کرو، جیسے ایک پتّھر پر مسلسل پانی گرتا رہتا ہے تو ایک دن اس پتّھر میں بھی سوراخ ہو جاتا ہے۔ ہمیں بھی اپنی منزل کی تلاش میں ایسی مستقل کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نتیجہ بھی ضرور دیں گے۔

چوتھا بند: اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب
تو کیا دو گے کل امتحان میں جواب
نہ پڑھنے سے بہتر ہے پڑھنا جناب
کہ ہو جاؤ گے ایک دن کامیاب
کیے جاؤ کوشش مرے دوستو

حوالہ : بند نمبر ۱ میں ملاحظہ کیجیے۔

تشریح: شاعر اس بند میں طلبہ کو ہمّت کرنے کا سبق دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ مانا کہ نئی چیز سیکھنا ہمیشہ بہت مشکل ہوتا ہے لیکن مایوسی کفر ہے اور پریشانی کی حالت میں کوشش کرنا چھوڑ دینا بہت برا ہے۔ اگر تم نے اپنی کتابیں ناکامی کے خوف سے طاق میں رکھ کر بند کر دیں تو سوچو امتحان کیسے دو گے۔ بس یہ سوچو کہ ایک دن تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے، لہٰذا دوبارہ پڑھنا شروع کر دو اور اپنی کامیابی کے لیے کوششیں جاری رکھو۔ جب تک سانس باقی ہے کوشش کرتے رہنا ضروری ہے۔

مثبت سوچ سے ہی ہم بہتری کا راستہ چن سکتے ہیں۔ اسی طاقت کی وجہ سے ہم دوسروں سے آگے نکل سکتے ہیں، یہی وہ طاقت ہے جو ہمیں ناکام ہونے کے باوجود دوبارہ کوشش کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ لہٰذا ہمیں مشکلات میں نہیں گھبرانا چاہیے بلکہ پہلے سے زیادہ کوشش کرنا چاہیے۔ کیونکہ مسلسل اور بغیر کوشش کے ہم اپنی منزل نہیں پا سکتے۔ اس کی مثال یوں دی جاسکتی ہے، مثبت سوچ روشنی اور منفی سوچ اندھیرا ہے۔

۹۔ دی گئی ہدایات کے مطابق خوش خطی کا کام کروائیے اور املا کی تیاری کر کے آنے کی ہدایت دیجیے۔

مسلمان سائنس دان اور ان کی ایجادات ...... (صفحہ ۵۲ تا ۵۷)

مقاصد:

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

عمومی مقاصد :

- مسلم اور یونانی سائنس دانوں کے طریقۂ ایجاد اور مشاہدے سے آگاہ ہوسکیں۔
- قرآن کی حکمت اور دعوت کو سمجھ سکیں۔
- مسلمان سائنس دان اور ان کی بے مثال کاوشوں سے آگاہ ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- نئے الفاظ خوش خط تحریر کرسکیں۔
- خالی جگہوں میں مناسب الفاظ چُن کر لکھ سکیں۔
- عربی قاعدے سے جمع بنا سکیں۔
- حروف /الفاظ کی مدد سے مرکّب جملے بنا سکیں۔
- سبق کا مرکزی خیال تحریر کرسکیں۔
- نا اور نہ کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنا سکیں۔
- سبق کے آخر میں دی گئی نادیدہ تفہیم حل کرسکیں۔
- کم از کم ۳۰۰ الفاظ پر مشتمل مضمون نویسی کرسکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

پیریڈز : ۸۔۹

طریقۂ کار :

- بلند خوانی کے بعد تبادلۂ خیال کیجیے۔
- الفاظ معانی/الفاظ جملے/مشقی کام کروائیے۔
- جمع کا قاعدہ سمجھا کر تحریری کام کروائیے۔
- الفاظ کے مرکّب جملے بنوائیے۔
- نا اور نہ کا فرق سمجھ کر جملے بنوائیے۔
- تفہیمی سبق کے مطالعے کے لیے طلبہ کو ۱۵ منٹ دیجیے۔
- طلبہ سے تبادلۂ خیال کر کے تحریری کام کروائیے۔
- تخلیقی لکھائی کے لیے دیے گئے عنوان کا خاکہ تختۂ تحریر پر بنا کر طلبہ سے تبادلۂ خیال کیجیے۔
- طلبہ کو دیے گئے خاکے کے مطابق خود کام کرنے دیجیے۔
- بعد ازاں سب سے ان کا مضمون سنیے اور بہتری کی تجاویز دیجیے۔

حل شدہ مشق:

۱۔ کثیر الانتخابی جوابات:

(i) جہالت کی (ii) علوم کے (iii) جابر بن حیّان نے (iv) روشنی کے علم میں (v) کتاب المناظر

۲۔ مختصر جوابات :

(i) مسلمان خلفا اور بادشاہوں کی علم دوستی کا ثبوت یہ ہے کہ وہ علما اور حکما کو اپنے دربار میں جمع کرتے اور ان کی سرپرستی کرتے تھے۔

(ii) قدیم دور میں عالم فاضل شخص کے لیے 'حکیم' کا لفظ استعمال ہوتا تھا۔

(iii) امریکا کی مشہور یونیورسٹی میساچوسٹس انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے شعبۂ کیمیا کی عمارت کی دیوار پر جابر بن حیان اور شعبۂ طبیعیات کی عمارت کی دیوار پر ابن الہیثم کے نام کندہ ہیں۔

(iv) ان حکما کی لکھی ہوئی کتابوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔

(v) قلمی نسخے سے مراد ہاتھ سے لکھی گئی کتب ہیں۔

۳۔ تفصیلی جوابات :

(i) مسلمانوں اور یونانیوں کی تحقیق میں یہ فرق تھا کہ مسلمان اپنے مشاہدات کو تجربات سے پرکھتے اور پھر قانون کا درجہ دیتے جبکہ یونانی صرف مشاہدے کو کافی سمجھتے تھے۔

(ii) جابر بن حیان کی ایجادات :

ہائیڈرو کلورک ایسڈ (نمک کا تیزاب)، نائٹرک ایسڈ (شورے کا تیزاب) سلفیورک ایسڈ (گندھک کا تیزاب) یہ سب معدنی تیزاب جابر بن حیان کی ایجادات ہیں۔ ان کے علاوہ لوہے کو زنگ سے محفوظ رکھنے کا مسالہ ، چمڑے کو رنگنے کا سفوف ، کپڑے کو واٹر پروف کرنے کے لیے وارنش اور سونے کے پانی کی روشنائی جیسی اہم ایجادات بھی ان ہی کی ہیں۔

(iii) ابن الہیثم نے قانونِ انعکاس اور قانونِ انعطاف دریافت کیے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل یورپ نے انھیں ”بابائے بصریات“ کا لقب دیا۔

۴۔ بولنا: یہ کام طلبہ کو سمجھا کر خود کرنے دیں۔

۵۔ عربی قاعدے سے بنائی گئی جمع

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
نتیجہ	نتائج	تحفہ	تحائف	عزم	عزائم
شرط	شرائط	خزانہ	خزائن	ضمیر	ضمائر
حقیقت	حقائق	جزیرہ	جزائر	مسئلہ	مسائل

۶۔ الفاظ اور مرکّب جملے

الفاظ	جملے
البتہ	صائمہ مدرسے میں نہیں تھی البتہ راحیلہ وہاں موجود تھی۔
بلکہ	میں ایک نہیں بلکہ چھے کیلے کھاؤں گی۔
ورنہ	اس وقت تم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ جھگڑا بڑھ جائے گا۔
تاہم	اگرچہ کامیابی یقینی نہیں، تاہم میں پھر بھی کوشش کروں گا۔
لیکن	امی اپنی صحت کا خیال رکھتی ہیں لیکن ابّو صحت کے معاملے میں کچھ بے پروا ہیں۔
اگر	اگر موسم تبدیل ہوا تو میں جلد آنے کی کوشش کروں گا۔
کیونکہ	میں نے کھانا کھا لیا ہے کیونکہ میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔
چونکہ	چونکہ تم نے جھوٹ بولا اسی لیے اب میں تم پر بھروسا نہیں کرسکتی۔
جوں ہی	جونہی میں گھر سے نکلا بارش تیز ہوگئی۔
ابھی	تم ابھی تک یہیں موجود ہو ؟

۷۔ 'نا' اور 'نہ' کا استعمال

''نا'' کا استعمال	''نہ'' کا استعمال
• نامعلوم افراد کی فائرنگ سے تین افراد زخمی ہوئے۔ • ناحق اسے سزا ملی۔ • دادا ابّو سے یہ بات کرنا اس وقت نامناسب ہوگا۔ • میرا کام نامکمل تھا اس لیے استاد نے چھٹی بند کی۔ • اسلم بہت ناکارہ آدمی ہے۔	• کاش! میں جھوٹ نہ بولتا۔ • نہ جانے خالہ جان کب آئیں گی۔ • ہم سب نہ تو بیٹھ سکتے تھے اور نہ ہی کھڑے ہوسکتے تھے۔ • شاید وہ آج اسکول نہ آئے۔ • بہتر ہوگا کہ تم وہاں نہ جاؤ۔

۸۔ مرکزی خیال:

اس سبق کا مرکزی خیال 'مسلمان سائنس دان اور ان کی ایجادات' ہے۔ اس سبق میں مصنّف مسلمانوں کے بارے میں بتارہے ہیں کہ کس طرح مسلمانوں نے علم حاصل کرنے کے لیے سخت مشقتیں کیں اور جب باقی دنیا جہالت کی تاریخی میں ڈوبی ہوئی تھی تب مسلمان سائنس دان نت نئے تجربے کررہے تھے اور اپنے تجربات و مشاہدات پر مبنی کتابیں لکھ رہے تھے۔

۹۔ دی گئی خوش خطی کا کام کروائیے اور املا کرنے کی ہدایت دیجیے۔

نادیدہ متن کی تفہیم : ''وائپر کی ایجاد''

۱۰۔ جوابات :

(i) میری اینڈرسن نے وائپر ایجاد کیا۔ وائپر کی موجد امریکا کی ریاست الباما میں رہتی تھی۔

(ii) بارش، گرد و غبار اور برف سے شیشہ دھندلا ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اس مسئلے کے حل کے لیے میری اینڈرسن نے وائپر ایجاد کیا۔ (طلبہ سے واقعہ لکھوایئے)۔

(iii) کاغذ پر خیالات لکھنے اور خاکہ بنانے کی وجہ سے میری اینڈرسن کو مستری کو سمجھانے میں مدد ملی۔

۱۱۔ طلبہ کو اس کا جواب خود تحریر کرنے دیجیے۔

۱۲۔ طلبہ کو خود سوچ کر اس کا جواب لکھنے دیجیے۔

۱۳۔ تخلیقی لکھائی:

خاکے اور اشاروں کی مدد سے طلبہ کو خود مضمون تحریر کرنے دیجیے۔

انسان زندہ ہے ...... (صفحہ ۵۸ تا ۶۲)

عمومی مقاصد:

طلبہ اس قابل ہوں کہ:

- اخلاقیات میں دیانت داری اور حق و صداقت جیسی اقدار کے بارے میں پڑھ کر ان خوبیوں کا جذبہ بیدار کرسکیں۔

خصوصی مقاصد:

- پیراگراف پڑھ کر دیے گئے سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- نئے الفاظ کے معانی، جملے کی وضاحت، محاوروں کا استعمال جملوں میں کرسکیں۔
- مختلف موضوعات سے متعلق اپنے مشاہدات، معلومات اور خیالات کو تسلسل سے بیان کرسکیں۔
- اسمِ صفت اور اس کی اقسام سمجھ کر استعمال کرسکیں۔
- سبق کا مرکزی خیال تحریر کرسکیں۔
- اپنے الفاظ میں خلاصہ تحریر کرسکیں۔
- واقعہ نویسی کرسکیں۔

مددگار مواد:

- تختۂ تحریر
- فلیش کارڈز

پیریڈز: ۶

طریقۂ کار:

- طلبہ سے باری باری بلند خوانی کروایئے۔ زبانی سوالات پر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- نئے الفاظ کے معانی اخذ کروایئے۔ مشقی سوالات حل کروایئے۔
- جملے کی وضاحت اور محاوروں کو جملوں میں استعمال کروایئے۔
- اسم صفت اور اس کی اقسام سمجھا کر کام کروایئے۔
- سبق کا مرکزی خیال تحریر کروایئے۔
- کہانی کا خلاصہ تحریر کروایئے۔
- واقعہ نویسی کا کام سمجھا کر کروایئے۔

مشقی کام (حل شدہ):

۱۔ معروضی سوالات :

(i) مایوسی (ii) زنانہ پرس (iii) استاد کے بیٹے کے (iv) چپڑاسی نے (v) بس اسٹاپ پر

۲۔ مختصر جوابات :

(i) تحریر 'انسان زندہ ہے' کے مصنّف کا نام احمد ندیم قاسمی ہے۔

(ii) مصنّف نے روزنامہ 'امروز' کے مدیر کی حیثیت سے کام کیا۔

(iii) یہ جواب طلبہ کو خود لکھنے دیجیے۔

(iv) اسکول میں جلسہ بزرگ استاد کے بیٹے کے علاج کے لیے رکھا گیا۔

(v) بزرگ استاد کی مالی مدد کے لیے چپڑاسی آگے بڑھا اور اپنی تنخواہ کی پوری رقم دے دی۔

۳۔ تفصیلی جوابات :

(i) ایک رکشہ ڈرائیور نے دیکھا کہ کوئی سواری اپنا پرس اس کے رکشے میں بھول گئی ہے۔ چنانچہ وہ اس محلّے میں واپس گیا جہاں اس نے سواری اُتاری تھی اور مسجد میں اعلان کروایا کہ جس کا پرس ہے وہ آکر واپس لے جائے۔ جب خاتون جو کہ رکشہ میں سوار ہوئی تھیں، انھوں نے اعلان سنا تو اپنا پرس واپس لینے آگئیں اور رکشہ ڈرائیور کو بطور انعام سو کا نوٹ دینا چاہا مگر ڈرائیور نے وصول کرنے سے انکار کر دیا۔

(ii) جملے کی تشریح : مصنّف کے نزدیک کسی بھی چیز یا بات سے مایوس ہو جانا غلط ہے۔ ان کے نزدیک اس دنیا میں ابھی چند ایک لوگ ایسے موجود ہیں جن کو آنکھیں بند کر کے دیانتدار کہا جاسکتا ہے اور یہ ان نیک لوگوں کی ہی برکت ہے اس دنیا میں ہمیشہ کی طرح زندگی ابھی بھی رواں دواں ہے۔

۴۔ دی گئی ہدایت کے مطابق کام کروائیے۔

۵۔ صفت کی اقسام کے الفاظ اور جملے :

- صفت ذاتی۔ میٹھا آم۔ بارش کے موسم میں میٹھا آم کھانے کا مزا ہی اور ہے۔
- صفت نسبتی۔ کابلی پلاؤ۔ امّی نے آج رات کے کھانے میں کابلی پلاؤ بنایا ہے۔
- صفت عددی۔ دو۔ مجھے اتنی بھوک لگ رہی تھی کہ میں نے دو روٹیاں کھائیں۔
- صفت مقداری۔ چار۔ میرا اسکول گھر سے چار کلو میٹر دور ہے۔

۶۔ الفاظ کا جملوں میں استعمال

الفاظ	جملے
زمانہ	آج کل کا زمانہ سائنسی کامیابیوں اور ایجادات کا ہے۔
اطمینان	ہمیں ہر کام اطمینان سے کرنا چاہیے کیونکہ جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے۔
ڈھارس بندھانا	امتحان میں اچھے نمبر نہ لینے پر دادی نے میری ڈھارس بندھائی کہ اگلی بار مزید محنت کر کے تم اچھے نمبر لے سکتی ہو۔
رونگٹے کھڑے ہونا	کل رات ڈراؤنے قصّے سننے کی وجہ سے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔
تحویل	علی نے پکڑے گئے ڈاکو کو پولیس کی تحویل میں دے دیا۔
توفیق	ہدایت کی توفیق ان لوگوں کو ہوتی ہے جو ہدایت پانا چاہتے ہیں۔
حق دار	امتحان میں اوّل آنے پر علی انعام کا حق دار ہے۔
پُختہ تر	جلد ہی اصلاح نہ کرنے سے بری عادات پختہ سے پُختہ تر ہوتی چلی جاتی ہیں۔

۷۔ مرکزی خیال:

اس تحریر کا مرکزی خیال یہ ہے کہ دنیا میں اب بھی ایسے دیانت دار اور نیک لوگ باقی ہیں جن کی وجہ سے یہ دنیا اب تک قائم ودائم ہے۔ اگرچہ ایسے نیک صفت لوگ گنتی کے ہی ہیں مگر وہ ہم جیسے لوگوں کے لیے ایک زندہ مثال ہیں کہ ان کے اندر ابھی ایمان باقی ہے اور وہ خوفِ خدا رکھتے ہیں۔ کسی انسان کے لالچ کے بغیر وہ اپنے رب کی رضا کے لیے نیک کام کرتے ہیں۔

۸۔ عمر رسیدہ صاحب اور خاتون نے وہ زیور اپنے بچوں سے لے کر اکٹھا کیا تھا تاکہ وہ ایک گھر بنوا سکیں۔ بس میں سوار ہونے سے پہلے ان صاحب نے اپنی بیوی سے کہا تھا کہ وہ پوٹلی اپنے برقعے میں چھپالیں تاکہ وہ اس پوٹلی کو سنار کے پاس لے جا کر زیورات فروخت کرسکیں۔ مگر ان عمر رسیدہ خاتون نے بے دھیانی میں پوٹلی وہیں اسٹاپ پر ہی گرا دی۔ پوچھنے پر خاتونِ خانہ نے گھبرا کر شور مچانا شروع کر دیا اور بے ہوش ہوگئیں۔

تخلیقی لکھائی: واقعہ نویسی

۹۔ طلبہ سے تبادلۂ خیال کر کے واقعہ نویسی کا کام کروایئے۔

علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ...... (صفحہ ۶۳ تا ۶۹)

مقاصد:

طلبہ اس قابل ہوں کہ:

عمومی مقاصد:

- شاعرِ مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی دور سے آگاہ ہوسکیں۔
- اقبال کے تعلیمی سفر اور اذکار سے واقف ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد:

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- مشقی سوالات حل کرسکیں۔
- مختلف علامات وقف کی پہچان اور استعمال کرسکیں۔
- علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ پر کم از کم ۳۰۰ الفاظ پر مبنی مضمون تحریر کرسکیں۔

مددگار مواد:

- تختۂ تحریر

پیریڈز: ۶۔ ۷

طریقۂ کار:

- طلبہ سے باری باری بلند خوانی کروایئے۔ زبانی سوالات پر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- الفاظ کے معانی اور سوالوں کے جوابات تحریر کروایئے۔
- گروہ میں تقریر تیار کروایئے۔
- مختلف علامات وقف کی پہچان کروایئے اور ان کو استعمال کرنے کا طریقہ سمجھا کر تحریری کام کروایئے۔
- دیے گئے خاکے اور معلومات کی مدد سے طلبہ کو مضمون خود لکھنے کی ہدایت دیجیے۔

(حل شدہ مشق):

۱۔ معروضی سوالات:

(i) فلسفی اور عالم (ii) شیخ نور محمد (iii) مولوی میر حسن (iv) نالۂ یتیم (v) قرآن مجید

۲۔ مختصر جوابات:

(i) علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔

(ii) علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ سب سے پہلے اپنی نظم "نالۂ یتیم" کی وجہ سے مشہور ہوئے۔

(iii) علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۰۵ء میں یورپ گئے اور ۱۹۰۸ء میں واپس آئے۔

(iv) علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات میں سچّی اسلامی زندگی اور عمل پر بہت زور ہے۔

(v) علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء کو ہوا۔

۳۔ تفصیلی جوابات:

(i) علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا سیالکوٹ میں ایک چھوٹا سا کاروبار تھا۔ علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی عطا محمد نے انھیں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں مدد دی۔ علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم مشن اسکول سے حاصل کی۔ اس اسکول میں عربی کے ایک استاد میر حسن شاہ تھے۔ انھوں نے علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی صلاحیتوں

کو پہچان لیا تھا۔ ساتھ ساتھ اقبال نے انٹرنس کے امتحان میں اعزاز حاصل کیا اور انھیں وظیفہ ملا۔ اقبال کا یہی اسکول کالج بن گیا اور مولوی حسن شاہ کالج میں عربی اور فارسی پڑھانے لگے۔ اس طرح اقبال نے عربی اور فارسی میں لیاقت حاصل کی۔ انھوں نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان بھی اعزاز کے ساتھ پاس کیا۔

(ii) علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے یورپ میں رہ کر مغربی تہذیب کا کھوکھلا پن دیکھا۔ انھوں نے دیکھا کہ یورپ کی صنعتی ترقی نے اسے دیوانہ بنادیا تھا۔ یورپی ممالک چاہتے تھے کہ ایشیا اور افریقہ کے زیادہ تر ملکوں کو اپنا غلام بنالیں تاکہ انھیں ان ملکوں میں اپنا مال بیچنے کی آسانی ہو۔ علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے سرمایہ داروں کی اس حرکت کو یورپ میں اچّھی طرح سمجھا اور اسی لیے انھوں نے سوچا کہ قومیت کے معنی بدل رہے ہیں۔ انھوں نے اپنے خیالات کو اور وسعت دی اور یہ سوچا کہ ہمیں نہ صرف ایک ملک کی بھلائی کی بات کرنا چاہیے بل کہ ہمیں تو تمام دنیا کے بسنے والوں کی بھلائی کا خیال رکھنا چاہیے۔

ایک بات علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے خاص طور پر محسوس کی کہ مغربی اور مشرقی ممالک کے سوچنے میں بہت فرق ہوگیا ہے۔ مشرقی ممالک کے لوگ روحانیت کے معاملے میں اتنے آگے بڑھ گئے کہ مادّی ترقی میں پیچھے رہ گئے۔ اس کے برعکس مغربی ممالک مادّیت میں اتنے بڑھے کہ انھوں نے اپنی روحانیت کا گلا گھونٹ دیا۔

(iii) مغربی اور مشرقی ممالک کا موازنہ کرکے علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے لیے تجویز کیا کہ مشرقی ممالک کے رہنے والے بھی دنیا کے کاموں میں دلچسپی لیں اور اپنے حالات کو بہتر بنائیں۔ اسی طرح یورپ کے لوگ جو دین سے غافل ہوگئے ہیں اور روپیہ پیسہ بڑھانے میں لگے ہوئے ہیں، وہ اپنی مادہ پرستی کو کم کریں اور اس لوٹ کھسوٹ سے باز آئیں۔

(iv) اقبال کی شاعری میں 'خودی' کا لفظ بار بار استعمال ہوا ہے۔ کچھ لوگ یہ سمجھے کہ اس لفظ کو اقبال نے خود کے معنوں میں استعمال کیا ہے لیکن اقبال کے یہاں خودی میں ذرا بھی غرور کی بو باس نہیں ہے۔ انھوں نے تو یہ بتایا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ اپنے آپ کو پہچانے اور اپنی شخصیت کی گہرائی کو محسوس کرے۔ جب کوئی شخص اپنے آپ کو پہچان لیتا ہے تو وہ نڈر اور بے باک ہو جاتا ہے۔

(v) اقبال کی شاعری کا لوگوں پر غیر معمولی اثر پڑا، ایک پوری نسل کے سوچنے کا طریقہ بدل گیا۔ اُردو اور فارسی جاننے والے تو بہت متاثر ہوئے۔ ان کی کتابیں گھر گھر پڑھی جانے لگیں۔ انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے سے ان لوگوں کے سوچنے کے طریقوں کو بدل دیا۔ غلام قوم کے دل میں نہ صرف آزادی کا جذبہ پیدا کیا بلکہ ان کو بتایا کہ غلام ہونے کے بعد بھی اکثر غلامی کی بو باس نہیں جاتی۔ اگر ہم اپنی اصلاح خود نہیں کرتے اگر ہمیں اپنی عزت کا خود احساس نہیں ہے تو آزادی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

۴۔ بولنا: دی گئی ہدایت کے مطابق گروہ میں کام کروائیے۔

۵۔ علاماتِ وقف:

- ختمہ:

میرا نام علی ہے۔
عروج علی کی چھوٹی بہن ہے۔

- سکتہ:

علی، عروج، دادا اور دادی سیر پر گئے۔
مجھے آم، سیب اور کیلا پسند ہیں۔

- حروفِ فجائیہ :

واہ! کیا کھانا ہے۔

شاباش! اتنی کم عمر میں یہ کامیابی حاصل کرنا بہت بڑی بات ہے۔

- استفہام کی علامت :

آپ کس ملک سے آئے ہیں؟

تم کس جماعت کے طالب علم ہو؟

- واوین :

امّی نے غصّے میں کہا، ''کوئی باہر کھیلنے نہیں جائے گا۔''

دادا جان نے کہا، ''جھوٹ بولنا بری بات ہوتی ہے۔''

- قوسین :

وزیر خان (میرے بچپن کے دوست) آج کل کشمیر میں ہوتے ہیں۔

- علامتِ تفصیلیہ :

پاکستان کے چار صوبے ہیں جن کا نام درج ذیل ہے :

سندھ، پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختون خواہ

- علامتِ تخلّص :

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالؔب

- علامتِ شعر :

؎ خریدا جاڑوں میں نیلام سے پرانا کوٹ

جو پھٹ کے چل نہ سکے یہ نہیں ایسا کوٹ

- علامتِ حذف :

'مجھے میرے چھوٹے بھائی پر اتنا غصّہ آرہا تھا کہ بس میں ۔۔۔۔۔'

۶۔ علامتِ وقف :

گیدڑ کی موت آتی ہے تو شہر کی طرف دوڑتا ہے۔ ہماری جو شامت آئی تو ایک دن اپنے پڑوسی لالہ جی سے برسبیل تذکرہ کہہ بیٹھے کہ ''لالہ جی! امتحان کے دن قریب آتے جاتے ہیں، آپ سحر خیز ہیں ذرا ہمیں بھی صبح جگا دیا کیجیے۔'' وہ حضرت بھی معلوم ہوتا ہے نفلوں کے بھوکے بیٹھے تھے۔ دوسرے دن اُٹھتے ہی انھوں نے ہمارے دروازے پر مُکّا بازی شروع کر دی۔ میں کیا میرے آباؤ اجداد کی رُوحیں اور میری قسمت خوابیدہ تک جاگ اُٹھی ہوگی۔ بہتیرا آوازیں دیتا ہوں، ''اچّھا! ...... اچّھا! ...... جاگ گیا ہوں! ......'' آنجناب ہیں کہ سنتے ہی نہیں۔ خدایا! کس آفت کا سامنا ہے۔ یہ سوتے کو جگا رہے ہیں یا مردے کو جلا رہے ہیں؟

۷۔ دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	جملے
گرویدہ	میں پہلی ملاقات میں ہی سراج صاحب کا گرویدہ ہوگیا۔
قابلِ ذکر	میری بہن کی خصوصیات میں سے قابلِ ذکر بے حد رحم دل ہونا بھی شامل ہے۔
دھوم	پاکستان کے آموں کی دھوم دنیا بھر میں ہے۔
چاشنی	چاشنی میں ڈوبی ہوئی جلیبیاں کھانے کا مزا ہی اور ہے۔
جذبہ	علم و ہنر کے حصول کا جذبہ ہر نوجوان میں ہونا چاہیے۔

۸۔ علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ پر ایک مضمون تحریر کیجیے۔

طلبہ سے علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مزید معلومات جمع کرواکر دُرست طریقے سے عمدہ مضامین لکھوائیے۔ چیک کرتے ہوئے ترامیم اور اضافے کروانے کے بعد فائنل ڈرافٹ خوش خط لکھوائیے۔ طلبہ اپنے لکھے ہوئے مضامین جماعت میں پڑھ کر سنائیں۔

سرگرمیاں:

دی گئی ہدایات کے مطابق سرگرمی کروائیے۔

شکوہ، جوابِ شکوہ (صفحہ ۷۰ تا ۷۴)

مقاصد:

طلبہ اس قابل ہوں کہ:

عمومی مقاصد:

- علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا شکوہ جو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی نظم ”شکوہ“ میں کیا، سے آگاہ ہوسکیں۔
- دی گئی شاعری پر غور کر کے نتیجہ یا وجوہات اخذ کرسکیں۔
- جوابِ شکوہ تحریر کرنے کے مقاصد سے آگاہ ہوسکیں۔
- مسلمانوں کی کمزوریوں پر نظر کر کے بہتری کے لیے کوشش کا جذبہ پیدا کرسکیں۔

خصوصی مقاصد:

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- الفاظ کے معانی اور تشریح کرسکیں۔
- سوالوں کے جواب تحریر کرسکیں۔

- قافیہ اور ردیف تحریر کرسکیں۔
- سابقوں اور لاحقوں کے استعمال سے نئے الفاظ بناسکیں۔
- الفاظ متضاد لکھ سکیں۔
- مرکزی خیال تحریر کرسکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

پیریڈز : ۷۔ ۸

طریقۂ کار :

- معلّم /معلّمہ کلام کو دُرست تلفّظ سے بلند خوانی کر کے سنائیں۔
- بعد ازاں طلبہ سے بلند خوانی بھی کروائیے۔ پھر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- الفاظ کے معانی اور مشقی کام کروائیے۔
- قافیہ اور ردیف سمجھا کر مشقی کام کروائیے۔
- سابقے اور لاحقوں کا کام سمجھا کر کروائیے۔
- دیے گئے الفاظ کے متضاد لکھوائیے۔

(حل شدہ مشق):

ا۔سوالات کے جوابات :

(i) 'شکوہ' نظم کی قسم مسدس ہے۔

(ii) دوسرے بند کے آخری دو اشعار کی تشریح :

تشریح سے قبل طلبہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم،مسلمان فاتحین کے کارناموں کے حوالے سے تبادلۂ خیال کیجیے۔

اشارات :

(i) صرف اورصرف اللہ کی رضا کے لیے ہر کام کرنا ، وہ کسی پر شفقت ہو یا کوئی ملک فتح کرنا ہو۔

(ii) سادگی اور اخلاص کی خوبیاں رکھتے ہوئے دنیا بھر کے فقیروں سے لے کر بادشاہوں تک سے معاملات کرنا۔

(iii) عدل و انصاف کی پاسداری کرنا اور کروانا خواہ مسلمانوں سے معاملات ہوں یا غیر مسلموں سے، امیروں سے ہوں یا غریبوں سے۔

امثال :

(i) طارق بن زیاد اورحضرت خالد بن ولید کا صرف اللہ کے دین کی سر بلندی کے لیے جنگ کرنا۔

(ii) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر کے نیچے پتھر رکھ کر درخت کے نیچے سونا، حالانکہ وہ بہت عظیم سلطنت کے مالک تھے۔

(iii) محمد بن قاسم کا قیدیوں کو بحری قزاقوں سے چھڑانے بصرہ سے دیبل آنا اور پھر اپنے حُسنِ سلوک سے سندھ میں اسلام کا بول بالا کرنا۔

(iii) نظم ”جواب شکوہ“ کے پہلے اور دوسرے بند کے ردیف اور قافیے :

☆ پہلے بند کے پہلے چار مصرعے

قافیے	ردیف
افسانہ	ترا
پیمانہ	ترا
مستانہ	ترا
دیوانہ	ترا

☆ پہلے بند کے آخری دو مصرعے

قافیے	ردیف
ادا	سے تُونے
خدا	سے تُونے

☆ دوسرے بند کے پہلے چار مصرعے

قافیے	ردیف
سائل	ہی نہیں
منزل	ہی نہیں
قابل	ہی نہیں
گِل	ہی نہیں

☆ دوسرے بند کے آخری دو مصرعے

قافیے	ردیف
کئی	دیتے ہیں
نئی	دیتے ہیں

(iv) نظم ’جواب شکوہ‘ میں مسلمانوں کی درج ذیل کمزوریوں کا تذکرہ ہے

کمزوریاں	معانی
کوئی سائل ہی نہیں	مسلمان اپنی حالت پر اتنے مطمئن ہیں کہ اس کی بہتری کے لیے سوال/ کوشش تک نہیں کرتے۔
رہرو منزل ہی نہیں	یہ خبر ہی نہیں کہ کون سا راستہ یا منزل ہماری ہے اور ہم اس پر چل سکیں۔
جوہر قابل ہی نہیں	وہ دیکھنے اور پرکھنے والی نگاہ نہیں ہے کہ اپنے لیے بہتری کا طریقہ اپنالیں۔
گراں صبح کی بیداری	صبح سویرے اُٹھنا ، اللہ کی عبادت کرنا، یہ سب کرنا بہت مشکل لگتا ہے۔
قید رمضاں بھاری	صبح سے شام تک بھوکے پیاسے رہ کر نفس کو قابو کرنے کے رمضان کے ایام مشکل سے گزرتے ہیں۔
فرقہ بندی	مختلف ذاتوں اور زبانوں میں تقسیم ہو کر ایمانی حرارت سے دُور ہوگئے ہیں۔

نوٹ : ان کمزوریوں کو دُور کرنے کی تجاویز طلبہ سے لکھوائیے :

۲۔ طلبہ کے ساتھ دونوں نظموں پر تبادلۂ خیال کیجیے پھر کام کروائیے۔

۳۔ نظم ''شکوہ'' کے پہلے بند کے ردیف اور قافیے

پہلے بند کے چار مصرعے	قافیے	ردیف
کیوں زیاں کار بنوں، سُود فراموش رہوں	فراموش	رہوں
فکرِ فردا نہ کروں، محوِ غمِ دوش رہوں	دوش	رہوں
نالے بلبل کے سُنوں اور ہمہ تن گوش رہوں	گوش	رہوں
ہم نوا! میں بھی کوئی گُل ہوں کہ خاموش رہوں	خاموش	رہوں

۴۔ سابقوں اور لاحقوں سے بنائے گئے الفاظ درج ذیل ہیں

سابقے/ لاحقے	الفاظ			
ہم	ہم نوا	ہم زباں	ہم جماعت	ہم کلام
لا	لاثانی	لامکاں	لاجواب	لاحاصل
فراموش	سود فراموش	وعدہ فراموش	ناقابل فراموش	احسان فراموش
گار	گناہ گار	خدمت گار	طلبگار	روزگار
بے	بے چارا	بے کار	بے نام	بے سہارا

۵۔ الفاظ اور ان کے متضاد

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
غم	خوشی	بیداری	خوابیدگی
عام	خاص	قید	آزادی
تعمیر	تخریب	وفاداری	بے وفائی
قابل	ناقابل	فرقہ بندی	قومی اتحاد، یک جہتی

۶۔ (نظم شکوہ کا مرکزی خیال)

نظم 'شکوہ' شاعر علّامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی ایک طویل نظم ہے۔ اس نظم میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کے حضور شکوے کے انداز میں یہ کہنا چاہا ہے کہ اسلام سے قبل دنیا میں ہر طرف گمراہی کا دور تھا تو مسلمانوں نے اس وقت جان کی بازی لگا کر اسلام کا پیغام دور دور تک پھیلایا اور اتنی مشکلات کا سامنا کیا لیکن پھر بھی مسلمان ہر جگہ ظلم وستم کا شکار رہے۔

۷۔ نظم ’’شکوہ‘‘ کے دوسرے بند کے پہلے چار اشعار کی تشریح :

نظم ’’شکوہ ‘‘ اقبال نے اللہ کے حضورشکوے کے انداز میں لکھی ہے۔مسلمانوں کے آباؤ اجداد کے کارنامے بیان کرتے ہوئے اسلام سے پہلے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دنیا میں آمد سے پہلے عرب میں جہالت کا دَور دورہ تھا، لوگ برائیوں میں گھرے ہوئے تھے۔ کوئی پتّھروں کو سجدہ کرتا تو کوئی درختوں کو اپنا خدا کہتا تھا۔ انسان کی نگاہ صرف اس معبود کو نعوذ باللہ خدا ماننے کی عادی ہوچکی تھی جسے وہ اپنے حواس سے محسوس کرسکیں۔ اس جہالت کی تاریکی میں ایک ایسے خدا کا تصور واضح کرنا اور ان کو اس پر یقین دلانا بہت مشکل تھا۔ ایسا رب جو ایک ہو، ہر شے پر قادر ہو، اس کا ایمان یقین پیدا کرنا جان جوکھم کا کام تھا۔ کیونکہ اس سے قبل عالم انسانیت متعدد معبودوں کی پرستش کا عادی تھا۔

۸۔ نظم ’’جوابِ شکوہ‘‘ کا مرکزی خیال :

علّامہ اقبال نے ایک طویل نظم ’’شکوہ‘‘، لکھی جس میں انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حضورشکوے کے انداز میں مسلمانوں کے اسلاف کے کارنامے بیان کیے تھے۔ اس نظم پر شدید اعتراضات کیے گئے۔ علّامہ اقبال نے ’’جوابِ شکوہ ‘‘ کے عنوان سے ۱۹۱۳ء میں ایک طویل نظم لکھی جو ۳۶ بندوں پر مشتمل ہے۔ اس نظم میں خدا کی طرف سے ’’شکوہ‘‘ کا جواب دیا گیا ہے۔

نظم ’’جوابِ شکوہ‘‘ کا مرکزی خیال مسلمانوں کی پستی کی وجوہات بیان کرنا ہے۔ شاعر نے مسلمانوں کو ماضی پر نازاں رہنے اور حال سے شاکی رہنے سے منع کرتے ہوئے ان کی آج کی حالت کی وجوہات بتائی ہیں۔ ان کی کمزوریاں دور کرنے کی جانب دل سوزی سے توجہ دلاتے ہوئے بہتری کی تجاویز بھی دی ہیں۔

۹۔ دوسرے، تیسرے اور چوتھے بند کی تشریح :

دوسرا بند : ہم تو مائل بہ کرم ہیں ، کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے ، رہرو منزل ہی نہیں
تربیت عام تو ہے ، جوہر قابل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی ، یہ وہ گِل ہی نہیں

کوئی قابل ہو تو ہم شانِ کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

حوالہ :پیشِ نظر بند علامہ اقبال کی شہرۂ آفاق نظم ’’جوابِ شکوہ ‘‘ سے لیا گیا ہے اور یہ نظم ان کے اُردو کلام کے مجموعے ’’بانگ درا ‘‘ سے ماخوذ ہے۔ اس نظم میں ڈاکٹر شاعرِ مشرق علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو احساس دلایا ہے کہ وہ اپنی پستی اور ذلت کے خود ذمّے دار ہیں۔

تشریح :اللہ تعالیٰ کی طرف سے علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ’ہم‘ تو اب بھی مسلمانوں پر نوازشات کے لیے تیار ہیں لیکن خوابِ غفلت میں پڑے یہ لوگ ہم سے لُطف و نوازش کا سوال تک نہیں کرتے، راہ تو بھٹکے ہوؤں کو دکھائی جاتی ہے لیکن جو منزل کی طرف رواں دواں ہی نہ ہو وہ بھٹکے گا کیسے اور اسے راہ دکھائی کیسے جائے گی؟ اسی طرح تربیّت کے لیے قرآنی تعلیمات اور پیغام عام ہے لیکن اس سے فائدہ اُٹھانے والے قابل لوگ ناپید ہیں۔ وہ آدم جس کو میں نے زمین پر اپنا خلیفہ اور نائب بنا کر بھیجا تھا اب تمھاری مٹّی میں وہ خُو بُو نہیں کہ ویسا ہی آدم بنایا جاسکے۔ ہاں اب بھی اگر تم میں کوئی قابل ہو تو ہم اسے نوازنے میں کمی نہیں کرتے۔ اسے ہم بڑے سے بڑے بادشاہوں سے بھی زیادہ رتبہ اور شان عطا فرماتے ہیں۔ اصل چیز جستجو ہے، جستجو اور شوق کی بنا پر ہم نئی دنیائیں اب بھی عطا فرمانے کو تیار بھی ہیں اور عطا کر بھی رہے ہیں۔

تیسرا بند :   کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے! ہاں نیند تمھیں پیاری ہے
طبع آزاد پہ قید رمضاں بھاری ہے
تم ہی کہہ دو ، یہی آئین وفاداری ہے؟

قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذبِ باہم جو نہیں، محفل انجم بھی نہیں

حوالہ : بند نمبر ۱ میں ملاحظہ کیجیے۔

تشریح : شاعر اس نظم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے مسلمانو! تمھارا تو یہ حال ہے کہ تم تو ہر روز نماز کی ادائیگی سے غافل رہتے ہو۔ صبح کی نیند تمھیں اپنے رب کی عبادت سے زیادہ پیاری ہے، ماہ رمضان کے روزے تمھارے لیے قید کی مانند ہیں۔ اب تم ہی بتاؤ، دین اسلام کے تقاضوں کے ساتھ تم کتنی وفاداری کرتے ہو؟ قوم کی علامت تو مذہب سے ہے۔ اگر تم اپنے ہی دین اسلام سے روگردانی کرو گے تو تمھاری پہچان ختم ہوجائے گی۔ شاعر ستاروں کی مثال دے کر سمجھا رہے ہیں کہ ستاروں کو دیکھو وہ کیسے آپس میں کشش کی وجہ سے ایک محفل کی مانند نظر آتے ہیں۔مطلب یہ کہ مذہب میں ہی وہ مقناطیسی قوت ہے جو ملت کے تمام اجزا کو آپس میں جوڑ کر رکھتی ہے۔

چوتھا بند :   منفعت ایک ہے اس قوم کی، نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی ﷺ، دین بھی، ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

حوالہ :   (بند نمبر ۱ میں ملاحظہ کیجیے)

تشریح : دنیا کے تمام مسلمان ملّتِ واحد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان سب کا نفع اور نقصان ایک ہے ، ان کا دین ایک ہے، اللہ ایک ہے، رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ایک ہے، کعبۃ اللہ (مرکز) ایک اور قرآن (ضابطۂ حیات) ایک ہے۔ ان حالات میں اگر سارے مسلمان بھی ایک ہو جاتے تو کتنا اچھا ہوتا، اس کے برعکس تمھارا حال یہ ہے کہ تم مختلف فرقوں، ذاتوں اور قبیلوں میں بٹے ہوئے ہو، کیا دنیا میں ترقی کرنے اور سر بلند ہونے کے یہی طریقے ہیں؟

سرگرمی:

دی گئی ہدایات کے مطابق سرگرمی کروائیے۔

حکایاتِ سعدی رحمۃاللہ علیہ و رومی ...... (صفحہ ۷۵ تا ۷۷)

مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

عمومی مقاصد :

- حکاتِ سعدی رحمۃاللہ علیہ و رومی سے واقف ہوسکیں۔
- اخلاقی اسباق سے آ گاہ ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- متن سُن کر زبانی سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- متن پڑھ کر اس کے کرداروں اور اخلاقی نتائج سے متعلق اظہارِ خیال کرسکیں۔

مددگارمواد:

- تختۂ تحریر

پیریڈز : ۱۔۲

طریقۂ کار:

- طلبہ کو خاموش مطالعہ کے لیے (۱۵ منٹ) دیجیے۔ بعد ازاں تبادلۂ خیال کیجیے۔
- تفہیمی سوالات زبانی پوچھیے۔
- دونوں حکایات کے مرکزی خیال پر تبادلۂ خیال کیجیے۔

کھیل اور تفریح ...... (صفحہ ۷۸ تا ۸۱)

عمومی مقاصد:

طلبہ اس قابل ہوں کہ:

- کھیلوں اور تفریح کے فوائد جان کر انھیں اپنے روز مرہ کے معمولات کا حصّہ بناسکیں۔

خصوصی مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

- مضمون کی عبارت پڑھ کر دیے گئے سوالوں کے جواب لکھ سکیں۔

- متلازم/گروہی الفاظ کی پہچان اور استعمال کرسکیں۔
- روداد نویسی کرسکیں۔
- انگریزی میں دی گئی عبارت کا اُردُو ترجمہ لکھ سکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

پیریڈز : ۴۔ ۵

طریقۂ کار :

- طلبہ سے خاموش مطالعہ کروائیے۔ پھر سبق کی پڑھائی کروائیے۔
- مشقی سوالات پر تبادلۂ خیال کیجیے۔ بعدازاں تحریری کام طلبہ کو خود کرنے دیجیے۔
- خاص الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- سبق میں کھیلوں کے بارے میں دی گئی معلومات پر تبادلۂ خیال کیجیے پھر طلبہ کو اپنے ساتھی کے ساتھ یہ معلومات اپنے الفاظ میں بتانے کی ہدایت دیجیے۔
- گروہی الفاظ سمجھا کر مشق کروائیے۔
- الفاظ کے جملے بنوائیے۔
- روداد نویسی کا کام سمجھا کر کروائیے۔
- دی گئی انگریزی زبان کی عبارت کا اُردُو ترجمہ لکھوائیے۔
- سرگرمی کا کام کروائیے۔

ا۔ جوابات :

(i) زندگی میں فرائض اور ذمّے داریوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ تفریح کے لیے وقت نکالنا بہت ضروری ہے۔تفریح سے فرحت حاصل ہوتی ہے جو انسان کو تر و تازہ کر دیتی ہے اور وہ ذہنی اور جسمانی کاموں کے لیے خوش دلی اور بشاشت سے تیار ہوجاتا ہے۔

(ii) کھیل بذاتِ خود ایک تہذیب ہے۔ اس تہذیب کے حامل رنگ ونسل سے بالاتر ، ذات پات کی قید سے آزاد لوگ ہوتے ہیں ، جو صرف اورصرف قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر برابری کے مواقع حاصل کرتے ہیں۔

(iii) کھیلوں کے فوائد درج ذیل ہیں :

☆ کھیلوں سے تفریح کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔
☆ کھیل کود سے انسان صحت مند رہتا ہے۔
☆ کھیلوں سے آگے بڑھنے کا جذبہ بڑھتا ہے۔
☆ یہ ہماری جسمانی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(iv) ہاکی کی تاریخ صدیوں پرانی ہے۔مڑی ہوئی لکڑیوں ، جنھیں جانوروں کے سینگوں سے بھی تشبیہ دی جاتی تھی، اور گیند سے کھیلا جانے والا یہ کھیل کئی تہذیبوں اور ثقافتوں میں شامل رہا ہے۔ چار ہزار سال پہلے مصر میں ، ۱۲۷۲ء قبل مسیح آئرلینڈ میں اور ۶۰۰ قبل مسیح یونانی تہذیب میں اس کھیل کو کھیلے جانے کے شواہد پائے جاتے ہیں۔

(v) پاکستان کی تاریخ میں ہاکی کا سنہرا دور ۱۹۵۲ء سے ۱۹۸۴ء تک تھا۔ اس دور میں کئی نامور کھلاڑی سامنے آئے۔ چند نام یہ ہیں : عاطف بشیر، بریگیڈیئر حمیدی، منیر ڈار، اصلاح الدین، منور الزّماں، منظور جونیئر، رشید جونیئر، سلیم شیروانی، سمیع اللہ، اختر رسول، حسن سردار، حنیف خان اور شہباز احمد۔ کھیل کے اس طرز کو تب ناکامی سے دو چار ہونا پڑا جب کھیل کے کچھ قواعد و ضوابط میں تبدیلی کروائی گئی اور مصنوعی گھاس کے کچھ میدان بنائے گئے جنھیں آسٹرو ٹرف کہا جاتا ہے۔

(vi) ماہرین کی رائے کے مطابق اس میدان میں پھر سے برتری حاصل کرنے کے لیے ہمیں انٹرنیشنل ہاکی فیڈریشن میں ایشیائی طرز کی ہاکی کو ناکام بنانے والے کچھ قواعد و ضوابط کی درستی کے لیے آواز اُٹھانی چاہیے اور اپنا موقف بیان کرنے کے لیے قابل عہدیداران کا تقرر کرنا چاہیے۔

(vii) تفہیم کے آخر میں دیے گئے شعر کی تشریح :

؎ آئینِ نو سے ڈرنا ، طرزِ کہن پہ اَڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

تشریح : مندرجہ بالا شعر علّامہ اقبال کا ہے۔ وہ اس شعر میں اس عظیم نکتے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ جو قومیں نئے طور طریقے اپنانے سے ڈرتی ہیں اور پرانی روش پر چلتی رہتی ہیں وہ نقصان اُٹھاتی ہیں۔ نئے تقاضوں سے خوفزدہ ہونے کی صورتحال اور منزل قوموں کی زندگی میں آتی ضرور ہے ، مشکل بھی ہوتی ہے لیکن جو قومیں اپنے اس ڈر پر قابو پا لیتی ہیں وہی قوموں کی دوڑ میں سبقت لے جاتی ہیں۔

۲۔ بولنا : دی گئی ہدایت کے مطابق کام کروایئے۔

۳۔ گروہی الفاظ

بچت بازار	سستا، خریدار، دکان دار، اشیاء، اسٹال
پھولوں کی نمائش	گلاب، خُوش بو، رنگ، پودے
اولمپکس	کھیل، کھلاڑی، میڈل، جیت، ہار
ہوائی اڈّہ	جہاز، پائلٹ، مسافر، سامان

۴۔ الفاظ کا جملوں میں استعمال

الفاظ	جملے
تفریح	پڑھائی کے ساتھ ساتھ تفریح کے لیے وقت نکالنا بھی بہت ضروری ہے۔
ذات پات	اسلام ذات پات کی تفریق کو ختم کرنے کا سبق دیتا ہے۔
اعلیٰ اخلاق	انسانوں میں سب سے اعلیٰ اخلاق حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ہے۔
مقبول ترین	شاہد آفریدی کرکٹ کے مقبول ترین کھلاڑی ہیں۔
تنبیہ	موٹر سائیکل چلاتے ہوئے گر جانے پر امی نے سعد کو تنبیہ کی کہ آئندہ موٹر سائیکل تیز نہ چلائے۔
سنگین	ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرنا ایک سنگین جرم ہے۔
طلائی	اولمپک گیمز میں چین نے دو طلائی تمغے جیت لیے۔

تخلیقی لکھائی: روداد نویسی

۵۔ تبادلۂ خیال کر کے طلبہ کو خود لکھنے دیجیے۔

٦۔ انگریزی زُبان میں دی گئی عبارت کا اُردُو ترجمہ :

کھیل ایک ایسی سرگرمی ہے جس میں جسمانی مشقّت اور مہارت شامل ہوتی ہے۔ یہ ایک فرد یا ایک سے زیادہ افراد گروہ میں زیادہ تر تفریح کے مقصد سے کھیلتے ہیں۔ کھیلے جانے والے کچھ مشہور کھیل کرکٹ، فٹ بال، باسکٹ بال اور ہاکی ہیں۔ کسی بھی کھیل میں حصّہ لینے کے بہت سے فائدے ہیں۔ یہ نہ صرف جسمانی بلکہ ذہنی صحت کی نشوونما بھی کرتا ہے۔ اس سے خود اعتمادی اور ٹیم اسپرٹ پیدا ہوتی ہے۔ کھیلے جانے والے کسی بھی کھیل کے قوانین کھلاڑیوں کو وقت، نظم و ضبط اور فیصلہ سازی کی اہمیت سکھاتے ہیں۔

سرگرمی:

دی گئی سرگرمی کا کام کروایئے۔

اعادہ

مقاصد:

طلبہ اس قابل ہوسکیں کہ:

- اپنے کاموں کا جائزہ لے سکیں۔
- تجزیے اور مشاہدے کی صلاحیت پیدا کرسکیں۔

مدد گار مواد:

- تمام جماعت اور گھر کے کام کا جائزہ لینے کے لیے کتاب اور طلبہ کی کاپیاں ۔

پیریڈز: ۲

طریقۂ کار :

- طلبہ کو ان کی کاپیاں اور کتب دیکھنے کا موقع فراہم کیجیے۔ دیے گئے سوالوں کے زبانی جوابات پوچھیے۔طلبہ کو گروہ میں تبادلۂ خیال کرنے کا موقع دیجیے۔ بعد ازاں درجِ ذیل سوالوں کے جوابات کاپی میں لکھوائیے۔
  - پڑھائے گئے اسباق سے آپ نے کیا سیکھا؟ خاص خاص نکات لکھیے۔
  - کون سا کام بہت اچّھا لگا اور کیوں؟
  - کون سے کام/ کاموں میں آپ کو ابھی محنت کی ضرورت ہے؟

مقابلہ خوش خطی :

- مقصد : طلبہ خوش خط لکھنے کی مہارت پیدا کرسکیں گے۔
- پیریڈز : ۲
- مددگار مواد : کتاب ’کنول‘، کاپی
- طریقۂ کار :
- خوش خط لکھائی کا مقابلہ کروائیے۔
- طلبہ کو کتاب سے کوئی پانچ سے چھے سطور کی عبارت نقل کرنے کے لیے دیجیے۔
- عمدہ لکھائی کے بارے میں کچھ نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔
- صفائی کا خیال رکھیے۔ دُرست شوشے اور لائن سے اُوپر نیچے لکھنے پر توجہ دیجیے۔
- نقطے دُرست جگہ پر لگائیے۔ طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے طلبہ کو تین، دو یا ایک ستارے والا تمغہ/ بیج دیجیے۔ پہلا دوسرا اور تیسرا درجہ بھی دیا جاسکتا ہے۔

دوسرا جائزہ

۱۔ دیے گئے الفاظ کے معانی لکھیے اور اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

سرکش، پیرایہ، ہراس، اِجارہ، محدود، بغاوت، محو، لوچ

۲۔ دُرست جواب کے دائرے کو پنسل سے بھریے:

(i) اسرائیل، حضرت یعقوب علیہ السّلام کا :

○ خطاب تھا ○ تخلّص تھا ○ لقب تھا ○ اعزاز تھا

(ii) احمد مرزا کی خصلت میں یہ داخل ہے کہ ان سے دو منٹ نہیں بیٹھا جاتا :

○ تمیز سے ○ فارغ ○ نِچلا ○ چین سے

(iii) حیاتیات، کیمیا اور علم طبیعات نام ہیں :

○ ممالک کے ○ علوم کے ○ تجربات کے ○ سائنس دانوں کے

(iv) کفر ہے:

○ چوری ○ ناراضی ○ مایوسی ○ خوشی

(v) ریاست علی کو ایک پوٹلی پڑی ہوئی ملی:

○ سڑک پر ○ بس اسٹاپ پر ○ گھر پر ○ میز پر

۳۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے:

(i) کوہِ طُور پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کیا منظر دیکھا؟

(ii) قلمی نسخے سے کیا مراد ہے؟

(iii) سبق 'انسان زندہ ہے' میں مصنّف نے کس روزنامے کے مدیر کی حیثیت سے کام کیا؟

(iv) علّامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ سب سے پہلے اپنی کس نظم کی وجہ سے مشہور ہوئے؟

(v) ہاکی کے کھیل کی مختصر تاریخ بیان کیجیے۔

۴۔ فعل کی تعاریف اور اس کی اقسام کے بارے میں لکھیے۔ اپنے جواب میں مثالیں بھی شامل کیجیے۔

۵۔ درج ذیل الفاظ کی مدد سے مرکّب جملے بنائیے۔

بل کہ، اگر، جوں ہی، تاہم، ورنہ

۶۔ دیے گئے علامات وقف کے نام تحریر کرتے ہوئے ان کے استعمال پر مبنی ایک ایک جملہ تحریر کیجیے۔

(! ؟ ” “ ( ) :۔)

۷۔ ذیل میں دیے گئے الفاظ کے گروہی الفاظ لکھیے۔

اسکول، بازار، عید

۸۔ درج ذیل کی تشریح حوالے کے ساتھ لکھیے۔

(i) اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب — تو کیا دوگے کل امتحاں میں جواب
نہ پڑھنے سے بہتر ہے پڑھنا جناب — کہ ہوجاؤ گے ایک دن کامیاب
کیے جاؤ کوشش میرے دوستو

(ii) آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز — قبلہ رُو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز
ایک ہی صفت میں کھڑے ہوگئے محمود وایاز — نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج وغنی ایک ہوئے — تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

۹۔ سبق 'مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ'' کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔

۱۰۔ سبق 'انسان زندہ ہے' میں گم شدہ زیورات کی کہانی کا خلاصہ لکھیے۔

۱۱۔ دیے گئے عنوانات میں سے کسی ایک عنوان پر کم از کم ۳۰۰ الفاظ پر مبنی کہانی لکھیے۔

- وقت کی پابندی
- جیسی کرنی ویسی بھری

ذرائع ابلاغ ...... (صفحہ ۸۲ تا ۸۸)

عمومی مقاصد:

طلبہ اس قابل ہوں کہ:

- ذرائع ابلاغ اور ابلاغ کے استعمال کے طریقے جان کر انھیں مثبت استعمال کرسکیں۔

خصوصی مقاصد:

- سبق پڑھ کر تفہیمی سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- اسم مصدر اور حاصل مصدر کی پہچان اور استعمال کرسکیں۔
- دی گئی تفہیم پڑھ کر سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- مضمون تحریر کرسکیں۔

مددگار مواد:

- تختۂ تحریر

پیریڈز : ۷۔ ۸

طریقۂ کار:

- طلبہ کو سبق پڑھ کر سنائیے۔
- گروہ میں طلبہ سے پڑھائی کروائیے اور زبانی سوالات پر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- خاص الفاظ کے معانی کاپی میں لکھوائیے۔
- تفہیمی سوالات کے جوابات لکھوائیے۔
- اسم مصدر سمجھا کر کام کروائیے۔
- نادیدہ متن کی تفہیم کا کام کروائیے۔
- دیے گئے خاکے کی مدد سے طلبہ کو خود مضمون تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔
- خطوط نویسی کا طریقہ سکھا کر طلبہ سے خط لکھوائیے۔
- سرگرمی کا کام کروائیے۔

حل شدہ مشق :

۱۔ سوالات :

(i) ابلاغ کے لفظی معنی ہیں : پہنچانا، بھیجنا، لغوی معنوں میں ہر پیغام جو ہم کسی بھی طریقے سے لوگوں تک پہنچائیں، 'ابلاغ' کہلاتا ہے۔

(ii) ابلاغ کی اقسام:

- تحریر • تقریر • زبان حال

(iii) • انٹرنیٹ • اخبارات و رسائل • ٹیلی ویژن • ریڈیو

(iv) قدیم زمانے میں لوگ بذات خود یا قاصدوں کے ذریعے پیغامات اور معلومات وغیرہ کی ترسیل کیا کرتے تھے۔

(v) اس کا جواب طلبہ کو خود لکھنے دیں۔

۲۔ بولنا: دی گئی ہدایت کے مطابق کام کروائیے۔

۳۔ اسم مصدر چُن کر لکھیے۔

کہنا، بگاڑنا، چلنا، چمکنا، گنگنانا، تڑپنا، سجانا، لگنا، بولنا، کھانسنا

۴۔ حاصل مصدر لکھ کر خالی جگہ پُر کیجیے۔

(i) پھسلن (ii) دوڑ

(iii) بچنے (iv) سجاوٹ

(v) گھبرانے (vi) ہنسی

(vii) پٹائی (viii) اڑان

(ix) رگڑا

نادیدہ متن کی تفہیم : کتاب کا عالمی دن

۵۔ سوالات کے جوابات:

(i) کتاب کا عالمی دن ۲۳ اپریل کو منایا جاتا ہے۔ کتاب کا عالمی دن منانے کا مقصد ایک طرف عالمی سطح پر کتاب کی اہمیت اُجاگر کرنا ہے، تو دوسری طرف مصنّفین کی تحریروں کی حفاظت کرتے ہوئے پائریسی کے عمل کو روکنا ہے۔

(ii) پائریسی کا عمل صرف کتابوں تک محدود نہیں ہے بلکہ آڈیو، ویڈیو اور سوفٹ ویئر کی بھی پائریسی کی جارہی ہے

(iii) اس برائی کا سب سے بڑا شکار امریکہ ہے۔

(iv) طلبہ کو خود جواب لکھنے دیجیے۔

۶۔ دیے گئے خاکے اور معلومات کی مدد سے طلبہ کو خود مضمون تحریر کرنے دیجیے۔

۷۔ دی گئی ہدایات کے مطابق طلبہ سے خط لکھوائیے۔

سرگرمی :

دی گئی سرگرمی کروائیے۔

نظم : پرانا کوٹ ...... (صفحہ ۸۹ تا ۹۱)

مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

عمومی مقاصد :

- پُرانی چیزوں کی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد :

- طنزیہ اور مزاحیہ نظم نگاری کی صنف سے آگاہ ہو کر محظوظ ہوسکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- نظم خوش الحانی سے پڑھ سکیں۔
- مرکزی خیال اور تشریحات کرسکیں۔
- تشبیہات سے آگاہ ہوسکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

پیریڈز : ۴

طریقۂ کار :

- نظم کی بلند خوانی خوش الحانی سے کیجیے۔
- بعد ازاں طلبہ سے پڑھوایئے اور ہر شعر سمجھایئے۔
- الفاظ کے معانی اخذ کروا کر طلبہ سے مشقی کام کروایئے۔
- تشبیہات کی مثالیں دے کر سمجھایئے اور مشق حل کروایئے۔

مشقی کام (حل شدہ) :

حوالہ : یہ نظم مشہور مزاحیہ نظم نگار سیّد محمد جعفری کی تحریر کردہ ہے۔

۱۔ الفاظ کی ترتیب دُرست کر کے مصرعے دوبارہ تحریر کیجیے۔

(i) بنا ہے کوٹ یہ نیلام کی دکاں کے لیے

(ii) یہ کوٹ، کوٹوں کا لیڈر ہے اس کی 'جَے' بولو

(iii) بڑا بزرگ ہے یہ، آزمودہ کار ہے یہ

(iv) نشان ہیں کسی ٹیچر کی بادشاہی کے

(v) یہ کوٹ، کوٹوں کی دنیا کا باوا آدم ہے

(vi) پہن چکا ہے کبھی اس کو کوئی حلوائی

۲۔ دی گئی ہدایت کے مطابق نظم سنایئے۔

۳۔ نظم میں استعمال ہونے والے تشبیہات:

(i) دہانِ زخم کی طرح ہونا

(ii) مار کو پولو کی طرح پِھرنا

۴۔ الفاظ کی مزید تشبیہات:

سورج کی مانند روشن	فولاد کی مثل مضبوط	حاتم طائی کی طرح سخی
کریلے کی طرح کڑوا	رُوئی کی مانند نرم	شیر کی مانند بہادر
چھری کی مانند نوکدار	کوّے کے مثل سیاہ	پری کی مانند حسین

۵۔ مرکزی خیال:

شاعر اس نظم میں پرانی چیزوں کی اہمیت طنزیہ اور مزاحیہ پیرائے میں بیان کر رہے ہیں۔ غربت میں خریدا جانے والا استعمال شدہ کوٹ، سفید پوشی کے بھرم رکھنے کے لیے ضروری تو ہے لیکن اس کے عیوب چھپائے نہیں چھپتے۔ اس نظم میں شاعر نے ان عیوب کو طنزیہ اور مزاحیہ انداز میں بہت خوبی سے بیان کیا ہے۔

۶۔ اشعار کی تشریح:

(i) ؎ خریدا جاڑوں میں نیلام سے پُرانا کوٹ
جو پھٹ کے چل نہ سکے یہ نہیں ہے ایسا نوٹ

حوالہ: یہ شعر سید محمد جعفری کی مشہور نظم 'پرانا کوٹ' سے لیا ہے۔ اس نظم میں شاعر نے استعمال شدہ کپڑوں کے بازار سے خریدے گئے ایک پرانے اور استعمال شدہ کوٹ کا طنزیہ اور مزاحیہ انداز میں تذکرہ کیا ہے۔

تشریح: شاعر اس شعر میں کہتے ہیں کہ سردیوں میں نیلام سے پرانا کوٹ خریدا جاسکتا ہے جو کہ شاعر نے خریدا۔ شاعر اس کے بارے میں طنزیہ انداز میں بیان کر رہے ہیں کہ یہ کوٹ پھٹنے کے بعد بھی بک رہا ہے اور خریدا بھی گیا ہے۔ وہ اس کی وضاحت کے لیے پرانے نوٹ کی مثال دے رہے ہیں کہ نوٹ پھٹ جائے تو چلتا نہیں ہے یعنی بے کار ہوجاتا ہے اور اس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا جاسکتا جبکہ یہ کوٹ پھٹنے کے باوجود بھی کرنسی نوٹ سے زیادہ کارآمد اور فائدہ مند ہے۔

(ii) ؎ جگہ جگہ یہ پِھرا مثلِ مارکو پولو
یہ کوٹ کوٹوں کا لیڈر ہے اس کی 'جے' بولو

حوالہ: دیکھیے شعر نمبر (i)۔

تشریح: شاعر مزاحیہ انداز میں اپنے خریدے گئے پرانے کوٹ کی طویل تاریخی حیثیت کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ یہ کوٹ مختلف ملکوں سے ہوتا ہوا ان کے پاس پہنچا ہے۔ گویا اس کے مختلف ملکوں کی سیاحت کرنے کی بنا پر اسے مارکو پولو (مشہور سیّاح) کی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ کوٹ اپنی بزرگی اور جہاں دیدہ ہونے کی بنا پر کوٹوں کا لیڈر کہلانے کا مستحق ہے۔ وہ پرلُطف انداز میں کہتے ہیں کہ چونکہ یہ اب لیڈر کے مرتبے پر پہنچ چکا ہے تو اب اس کی "جے" یعنی زندہ باد کا نعرہ لگا دیا جائے۔

(iii) ؎ گزشتہ صدیوں کی تاریخ کا ورق ہے یہ کوٹ
خرید و اس کو کہ عبرت کا اِک سبق ہے یہ کوٹ

حوالہ : دیکھیے شعر نمبر (i)۔

تشریح: اس شعر میں شاعر کوٹ کے بہت ہی قدیم ہونے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کوٹ کو صرف پرانا کوٹ نہ سمجھو بلکہ یہ سوچو کہ چونکہ پچھلی کئی صدیوں کے تجربات سے گزر چکا ہے تو خود تاریخ کا ایک ورق ہے جس پر پچھلے تمام زمانوں کے تجربات کا عکس نظر آ رہا ہے۔ وہ اس کو خریدنے کی جانب رغبت دلاتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اسے ضرور خریدنا چاہیے کیونکہ اس طرح ہم عبرت حاصل کرسکتے ہیں۔ تاریخ کے اسباق سے عبرت حاصل کرنی چاہیے سو اس کے لیے اس کوٹ سے اچھا اور بہتر عبرت کا سبب کوئی نہیں ہوسکتا۔

ایک ناقابلِ فراموش سفر ...... (صفحہ ۹۲ تا ۱۰۰)

مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

عمومی مقاصد :

- مشاہدات اور تاثرات سے آگاہ ہوسکیں۔
- ان میں غور و فکر کا رجحان پیدا ہوسکے۔
- حقائق جاننے کا شوق پیدا ہوسکے۔
- حکیم محمد سعید کے علمی کارناموں سے آگاہ ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد :

- نئے ذخیرۂ الفاظ سے آگاہ ہوسکیں۔
- سفر نامے کی صنف سے مانوس اور لطف اندوز ہونے کے ساتھ دیا گیا مشقی کام کرسکیں۔
- نئے الفاظ کو صحیح بناوٹ سے لکھ سکیں اور معانی اخذ کرسکیں۔ خالی جگہوں میں درست جواب تحریر کرسکیں۔
- سوالوں کے جواب اخذ کرسکیں۔ اسمِ صفت اور موصوف جان سکیں۔
- محاوروں میں درست معانی کا انتخاب کرسکیں۔
- جملہ سازی کرسکیں۔ الفاظ کے اضداد بنا کر اپنے جملوں میں استعمال کرسکیں۔
- مترادف الفاظ کا استعمال پیراگراف میں کرسکیں۔
- نادیدہ تفہیم پڑھ کر تفہیمی سوالات حل کرسکیں۔
- مضمون تحریر کرسکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

پیریڈز : ۸

طریقۂ کار :

- بلند خوانی کروایئے اور مشقی سوالات پر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- الفاظ معانی کے لیے لُغت کا استعمال کروایئے۔
- مشقی کام نوٹ بک پر کروایئے۔
- تفہیم کا خاموش مطالعہ کروایئے۔ مشقی کام خود کرنے دیجیے۔
- بعد ازاں تبادلۂ خیال کرتے ہوئے طلبہ کے کام کی اصلاح کروایئے۔
- مضمون کے لیے دیے گئے اشاروں پر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- خاکہ سمجھایئے۔
- تحریری کام طلبہ کو خود کرنے دیجیے۔

مشقی کام (حل شدہ مشق):

۱۔ کثیرالانتخابی جوابات :

(i) حکیم محمد سعید (ii) ہوٹل ہلٹن میں (iii) خربوزوں کے (iv) دریائے مرمرہ (v) لٹّو کی طرح

۲۔ مختصر جوابات :

(i) یہ واقعہ انقرہ سے استنبول کے سفر کا ہے۔

(ii) سفر کے آغاز میں مصنّف کی طبیعت کچھ سُست تھی اور آدھے سر کا درد ہونے کی وجہ سے انھوں نے موٹر نہیں چلائی۔

(iii) مصنّف نے اسٹیئرنگ چھوڑ کر برابر والی سیٹ سنبھال لی تو تازہ ہوا کے جھونکوں سے ان کے سر کا درد ختم ہوگیا۔

(iv) کھیت والوں نے پیسے لینے سے انکار اس لیے کردیا کیونکہ انھوں نے کہا کہ آپ لوگ مہمان ہیں اور مہمان سے کبھی کھانے کی قیمت نہیں لی جاتی۔

(v) ترکی میں گاڑی دائیں ہاتھ کی طرف چلانے کا قاعدہ مصنّف کے ذہن سے نکل گیا۔

۳۔ تفصیلی جوابات:

(i) حکیم محمد سعید نے سفر کے آغاز میں دلکش نظارے، سبزہ، نہریں، کھیت، جھونپڑیاں، کھیلتے بچّے، بھیڑ بکریوں کے ریوڑ اور آزاد پرندوں کی پرواز کے مناظر دیکھے۔

(ii) حکیم محمد سعید نے اپنی ماضی کی یادوں کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا کہ انھیں کئی سال پہلے دلّی کا زمانہ یاد آگیا جب وہ دوستوں کے ساتھ مِل کر دریائے جمنا کے کنارے خربوزوں کے کھیتوں میں جاتے اور ساری رات اور سارا دن وہیں گزار کر واپس آتے۔

۴۔ دی گئی ہدایت کے مطابق کام کروایئے۔

۵۔ محاوروں کے درست معانی :

محاورے	درست معانی
(i) گھوڑے بیچ کر سونا	حاجی صاحب بری طرح تھکنے کے بعد گھوڑے بیچ کر سو گئے۔
(ii) بس میں ہونا	آج ہم سب بھائی جان کے بس میں تھے، وہ جہاں چاہتے لے جاتے۔
(iii) پانی سر سے گزرنا	جب اسے اپنی اولاد کے بگڑنے کا احساس ہوا تو پانی سر سے گزر چکا تھا۔
(iv) دانت کھٹّے کرنا	لڑائی میں مسلمانوں نے ہمیشہ دشمنوں کے دانت کھٹّے کیے ہیں۔

٦۔ خط کشید کردہ تاثرات و کیفیات ظاہر کرنے والے الفاظ اور ان کا جملوں میں استعمال :

(i) برکات صاحب کے بچّے ہمارے جانے سے غمگین نظر آرہے تھے۔

(ii) ہمیں بھی بچّوں سے جدائی کا رنج تھا۔

(iii) دل کش نظارے آنکھوں کو تراوٹ پہنچا رہے تھے۔

(iv) خربوزوں کے ڈھیر کو دیکھ کر طبیعت مچل گئی۔

(v) آدھے راستے بعد تازہ دَم ہونے کا سوچا۔

(vi) میری طبیعت بحال ہوگئی تھی۔

(vii) مجھ میں کار سے باہر نکلنے کی سکت نہ تھی۔

(viii) بھائی جان گھبرا گئے۔

☆ خط کشیدہ الفاظ اور ان کا جملوں میں استعمال

خط کشیدہ الفاظ	جملے
غمگین	سانحۂ پشاور سب کی آنکھوں کو نم اور دل کو غمگین کر گیا۔
رنج	امتحان میں ناکامی کے رنج کے باوجود اس نے ہمّت نہ ہاری۔
دل کش نظارے	وادیٔ کاغان کے دلکش نظارے بہت یاد آتے ہیں۔
مچل	شاخوں پر لدے فالسے دیکھ کر حرا کی طبیعت مچل گئی۔
تازہ دم	صبح کی سیر انسان کو تازہ دَم رکھتی ہے۔
بحال	ٹریفک پولیس نے دو گھنٹے کے بعد سڑک پر آمدورفت بحال کروا دی۔
سکت	ابّا جان میں چھ گھنٹے مستقل گاڑی چلانے کے بعد مزید سفر کی سکت نہیں تھی۔
گھبرا	زلزلے کے جھٹکے محسوس کرنے کے بعد علاقے کے لوگ گھبرا گئے۔

۷۔ کسی چار الفاظ کی ضد اور ان کا جملوں میں استعمال :

الفاظ	ضد	الفاظ	ضد
کنجوس	فضول خرچ	دلیر	بزدل
بہار	خزاں	عارضی	دائمی
خلوت	جلوت	خرید	فروخت
توانائی	ناتواں	ضعیف	قوی

نوٹ : جملہ سازی طلبہ سے کروائیے۔

۸۔ خط کشیدہ الفاظ کے مترادف استعمال کرکے دوبارہ تحریر کی گئی عبارت :

دوپہر بھی ہوگئی تھی اور آدھا راستہ بھی طے ہوگیا تھا اس لیے تر و تازہ ہونے کا سوچا۔ ناشتے دان بھی کھل گیا مگر صحیح بات یہ ہے کہ ہم اتنے خربوزے کھا چکے تھے کہ اب مزے دار سے مزے دار کباب میں بھی کوئی لطف نہ تھا۔

۹۔ طلبہ کو ایک بار دوبارہ سبق پڑھنے کی ہدایت دیجیے۔ بعد ازاں سبق کے اہم نکات پر تبادلۂ خیال کیجیے۔ طلبہ کو سبق کا خلاصہ خود لکھنے دیجیے۔

نادیدہ متن کی تفہیم :سفرِ امریکا

سوالات کے جوابات:

(i) کتاب ''تادمِ تحریر'' سے یہ اقتباس لیا گیا ہے۔
''سفرِ امریکا''سے اقتباس میں امریکا کے شہر نیویورک ایک علاقے مین ہٹن کا ذکر ہے۔

(ii) اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں کے لوگوں کا طرزِ رہائش بہت مصنوعی اور غیر فطری ہے۔

(iii) درج ذیل جملے کا اپنے الفاظ میں لکھا گیا مفہوم اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی :

خط کشیدہ الفاظ	معانی
منی پلانٹ	پودوں کی ایک قسم جو گھروں کے اندر سجاوٹ کے لیے استعمال کی جاتی ہے اور سورج کی دھوپ کے بغیر بھی اس کے پتّے ہرے رہتے ہیں۔
محروم	حرام کیا گیا۔ حاصل نہ ہونا

- مفہوم : دیے گئے جملے صدیق سالک کی کتاب ''تادمِ تحریر'' کے اقتباس سفرِ امریکا سے لیے گئے ہیں۔مصنّف ان جملوں میں نیویورک کے ایک مہنگے علاقے کی اونچی بلڈنگ میں رہائش پذیر بچّوں کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ وہ بچّوں کو اِن ڈور، کمرے میں رہنے والے پودے منی پلانٹ سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ منی پلانٹ کی طرح اندر ہی رہتے تھے۔ ان کے چہروں سے وہ بشاشت اور چمک غائب تھی جو سورج کی دھوپ ، چاند کی چاندنی اور دادی ، نانی کی محبّت کے لمس سے پیدا ہوتی ہے۔فطرت اور انسانوں سے قریب رہنے ہی میں زندگی کا اصل لُطف اور مزہ ہے۔

(iv) طلبہ سے ان کے مشاہدے پر مبنی موازنہ کروائیے۔ چند اشارات یہ ہیں :

گاؤں کی زندگی	فلیٹ کی زندگی
گاؤں کی زندگی میں کھُلی آب و ہوا میسّر ہوتی ہے۔ گاؤں کی زندگی میں تازہ اور اصلی خوراک میسر ہوتی ہے۔ گاؤں کی زندگی میں صفائی کا فقدان ہوتا ہے۔ دریا کے کنارے ہونے پر تازہ پانی میسر ہوتا ہے۔	فلیٹ بند ہونے کی وجہ سے ان میں تازہ ہوا کا گزر نہیں ہوتا۔ فلیٹ میں لوگ بار بار بازار نہیں آجا سکتے لہٰذا وہ چیزیں (کھانے پینے) ذخیرہ کر لیتے ہیں۔ فلیٹ چونکہ شہروں میں ہوتے ہیں لہٰذا یہاں کے لوگ پڑھے لکھے ہونے کی وجہ سے صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔

(v) سوال نمبر ۵ طلبہ کو خود کرنے دیجیے۔

سفر نامہ

۱۰۔ دیے گئے خاکے کی مدد سے طلبہ سے مضمون تحریر کروائیے۔

سرگرمی:

دی گئی سرگرمی کا کام کروائیے۔

جمہوری رویّے ...... (صفحہ ۱۰۱تا ۱۰۴)

مقاصد:

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

عمومی مقاصد :

- جمہوری رویّے اپنا سکیں۔
- جمہوریت کے معانی جان سکیں۔

خصوصی مقاصد:

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کر سکیں۔
- اپنی جماعت کے میعار کے مطابق کسی بھی موضوع پر پر اعتماد تقریر کر سکیں۔
- سبق پڑھ کر تفہیمی سوالات حل کر سکیں۔
- حروف فجائیہ کی پہچان اور استعمال سیکھ سکیں۔
- جملہ سازی کر سکیں اور سبق کا مرکزی خیال لکھ سکیں۔

پیریڈز: ۵

مدد گار مواد :

- تختۂ تحریر
- کتاب کے آخر میں دی گئی خاص الفاظ کے معانی کی فرہنگ

طریقۂ کار:

- جماعت میں گروہ بنا کر باری باری سبق کی بلند خوانی کروائیے ۔ بعد ازاں تبادلۂ خیال کیجیے۔
- کتاب میں دی گئی فرہنگ کے ذریعے الفاظ معانی اخذ کروائیے۔
- تفہیمی سوالات کروائیے۔
- جماعت کو گروہوں میں تقسیم کر کے 'جمہوری رویّوں' پر مختصر تقریر تیار کروائیے۔
- حروفِ فجائیہ سمجھا کر اس کا دُرست استعمال سکھائیے۔
- سبق کا مرکزی خیال تحریر کروائیے۔

حل شدہ مشق:

۱۔ معروضی سوالات :

(i) اقلیّت کی رائے کا

(ii) جمہوریت کی

(iii) دلیل سے

(iv) حامی

۲۔ مختصر جوابات :

(i) کچھ بچّے سمندر کے ساحل پر پکنک کرنے جانا چاہتے تھے، کچھ فارم ہاوس جانا چاہتے تھے۔ اور کچھ واٹر پارک جانا چاہتے تھے۔

(ii) اختلاف رائے کو دور کرنے کے لیے جمہوریت کا طریقہ اپنایا جاتا ہے ۔

(iii) جمہوریت میں جہاں اکثریت ہو اس کی بات تسلیم کی جاتی ہے۔

(iv) جی نہیں ! جمہوریت کی روح ہے کہ اکثریت اقلیّت کی رائے کا احترام کیا جائے۔

(v) جمہوریت کا متضاد نظام جنگ کہلاتا ہے ۔

۳۔ تفصیلی جوابات :

(i) کلاس کے بچّوں میں اتفاق اس لیے نہیں ہو رہا تھا کیونکہ وہ اس بات پر اتفاق نہیں کر پا رہے تھے کہ پکنک کے لیے کہاں جائیں کچھ بچّے سمندر کے ساحل پر جانا چاہتے تھے، کچھ فارم ہاؤس اور کچھ واٹر پارک جانا چاہتے تھے ۔ اس لیے تمام بچّے کلاس میں یہ بحث کر رہے تھے کہ پکنک کرنے کہاں جائیں۔

(ii) یہ سوال طلبہ کو خود حل کرنے دیجیے

۴۔ دی گئی ہدایت کے مطابق کام کروائیے۔

۵۔ دیے گئے حروفِ فجائیہ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

الفاظ	جملے
شاباش!	شاباش ! تم نے بہت اچھّا مضمون تحریر کیا ہے ۔
سبحان اللہ !	سبحان اللہ ! کیا منظر ہے۔
واہ وا!	واہ وا ! کیا بات ہے آج کے کھانے کی ۔
آہ	آہ! کیا خوب جھوٹی سچّی کہاں بیان کی ہے۔
افسوس!	افسوس ! تم ہماری دوستی پر شک کرتے ہو ۔
کاش!	کاش ! ایک دن میں بھی خانہ کعبہ کو چھوسکوں ۔
اُف !	اُف! آمنہ یہ تم نے کیا کر دیا ؟ ساری دال جل گئی۔
آہا !	آہا ہا ہا! آخر میں نے تمھیں پکڑ لیا۔
بہت خوب !	بہت خوب ! کیا کام کیا ہے آپ نے۔
بہت اچھّا !	بہت اچھّا ! بہترین کام کیا ہے تم نے تو۔
آفرین !	وطن کی حفاظت کرنے والوں، آفرین ہے تم پر!

٦۔ دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	جملے
پکنک	کل میں اپنے پورے خاندان کے ساتھ پکنک کے لیے فارم ہاؤس جا رہی ہوں ۔
اتفاق رائے	اجتماعی طور پر کئے جانے والے کاموں میں اتّفاقِ رائے ہونا ضروری ہے۔
اکثریت	عمر اکثریت کے ساتھ اسکول میں ہونے والے انتخابات میں جیت گیا۔
فریق	انصاف کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ ہر فریق کی بات سُنی جائے۔
مسائل	مسائل کا حل مخلصانہ کوششوں سے ہی نکالا جا سکتا ہے۔

۷۔ مرکزی خیال:

اس سبق کا مرکزی خیال جمہوری رویّے ہے۔ اس سبق میں شاعر اس بات پر غور کرتے ہیں کہ ہر مسئلہ بغیر بحث اور لڑائی کے جمہوریت سے حل کیا جا سکتا ہے۔ اس بات کا مطلب یہ ہے کہ جہاں اتفاق نہ ہو وہاں دلیل پیش کر کے لوگوں کو قائل کیا جا سکتا ہے اور پھر جمہوریت سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

سرگرمی:

دی گئی سرگرمی کا کام دلچسپی سے کروائیے ۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان ...... (صفحہ ۱۰۵ تا ۱۱۲)

مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

عمومی مقاصد :

- عبدالقدیر خان کے کارناموں اور جذبۂ حب الوطنی سے آگاہ ہوسکیں۔
- پاکستان کی سائنسی اور جوہری اہمیت سے آگاہ ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد :

- انٹرویو کی صنف کے ذریعے نفسِ مضمون سے آگاہ ہوسکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- مرکّب کی اقسام کو پہچان کر استعمال کرسکیں۔
- کسی بھی شخصیت کے بارے میں مضمون تحریر کرسکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

پیریڈز : ۶۔ ۷

طریقۂ کار :

- طلبہ سے باری باری بلندخوانی کروایئے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- خاص الفاظ کے معانی اخذ کروایئے۔
- خالی جگہیں اور مشقی کام کروایئے۔
- مرکّب کی اقسام کی پہچان کرواکر مشق حل کروایئے۔
- دی گئی معلومات اور خاکے پر تبادلۂ خیال کرکے طلبہ سے مضمون لکھوایئے۔

مشقی کام (حل شدہ):

۱۔ کثیر الانتخابی جوابات (خالی جگہیں) :

(i) دفاعی اعتبار سے (ii) یورپ (iii) طبعی فلزات میں (iv) یومِ تکبیر (v) اُردو ادب سے

۲۔ مختصر جوابات :

(i) ڈاکٹر عبدالقدیر خان ۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء کو دارالاقبال بھوپال کے ایک متوسط مگر مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔

(ii) ڈاکٹر عبدالقدیر خان ۱۵ اگست ۱۹۵۲ء کو کھوکھرا پار کے راستے پاکستان میں داخل ہوئے اور وہاں سے بذریعہ ریل کراچی پہنچے۔

(iii) ڈگری حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ہالینڈ کی ایک یونیورسٹی میں ریسرچ اسسٹنٹ کی حیثیت سے کام شروع کیا۔

(iv) ڈاکٹر آف انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد انھیں امریکا، ترکی، جرمنی اور برطانیہ سے پروفیسر شپ کی کئی پیشکشیں ہوئیں۔

(v) فزیکل ڈائنا میکل ریسرچ لیبارٹری۔ ایف ایس سی : فیکلٹی/فیلو آف سائنس بی ایس سی : بیچلر آف سائنس

ایم ایس سی : ماسٹرز آف سائنس

۳۔ تفصیلی جوابات :

(i) ہمارے نیوکلیئر اور میزائل پروگراموں سے پاکستان پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ دوسری جنگِ عظیم کو ۵۰ سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن دونوں سپر طاقتوں امریکا اور روس کے درمیان تناؤ کے باوجود تیسری جنگِ عظیم نہیں ہوئی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک دوسرے کی جوہری صلاحیت نے ان دونوں کو جنگ سے باز رکھا۔ یہی صورتحال اس خطّے میں بھی ہے کہ آزادی کے حصول کے بعد تین پاک بھارت جنگیں ہوئیں۔ لیکن جب سے دونوں ممالک جوہری صلاحیت کے حامل ہوئے ہیں تب سے کسی جنگ کی نوبت نہیں آئی۔

(ii) ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی زندگی کے دو ناقابل فراموش واقعات :

پہلا ناقابل فراموش واقعہ پاکستان ہجرت کا واقعہ ہے۔ جب انھوں نے رختِ سفر باندھا تو ان کی دل کی جو کیفیت تھی وہ بیان سے باہر ہے۔ ایک صندوق میں چند کتابیں اور کپڑے رکھ کر وہ بذریعہ ریل موناباؤ کے لیے روانہ ہوئے۔ اس سفر میں ہندو پولیس اور ریلوے کے ملازمین نے لُٹے پٹے مسلمان مسافروں کے ساتھ جو زیادتیاں کیں اور جو ذلّت آمیز سلوک روا رکھا اسے وہ کبھی نہیں بھلا سکتے۔ اس دن ان کے اندر صحیح معنوں میں پاکستان سے محبّت کا جذبہ بیدار ہوا اور انھوں نے عہد کیا کہ وہ اپنی آخری سانس تک اپنے وطن کی خدمت کریں گے۔

دوسرا ناقابل فراموش واقعہ ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کا تاریخ ساز دن ہے جب انھیں اپنے خوابوں کی تعبیر ملی اور ان کی زندگی کا مقصد پورا ہوا۔

۴۔ دی گئی ہدایت کے مطابق کروائیے۔

۵۔ مرکّب کی اقسام:

(i) مرکّب ناقص (iv) مرکّب ناقص

(ii) مرکّب تام (v) مرکّب تام

(iii) مرکّب تام (vi) مرکّب ناقص

۶۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

الفاظ	جملے
ناقابل تسخیر	ہماری افواج کی محنت اور پیشہ ورانہ مہارت کی وجہ سے پاکستان ناقابل تسخیر ہے۔
معمار	نوجوان نسل مستقبل کی معمار ہوتی ہے۔
سرخ رُو	ہماری دعا یہ ہونی چاہیے کہ اللہ ہمیں دنیا اور آخرت میں سرخ رُو فرمائے۔
مثبت	مثبت سوچ ہونا کامیابی کے حصول کے لیے ضروری ہے۔
تعطل	ہڑتال کی وجہ سے کاروباری سرگرمیاں تعطل کا شکار ہوگئیں۔

تخلیقی لکھائی: مضمون نویسی

۷۔ دی گئی ہدایت کے مطابق مضمون تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

سرگرمی:

دی گئی سرگرمی کروائیے۔

نظم : شام ...... (صفحہ ۱۱۳ تا ۱۱۶)

مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

عمومی مقاصد :

- فطرت کے نظاروں اور رنگا رنگی سے لطف اندوز ہونا سیکھ سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کی صناعی کی تعریف اور قدر کرسکیں۔

خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- خاص الفاظ کے معانی اخذ کرسکیں۔
- تشبیہات کا استعمال کرسکیں۔
- سوالوں کے جوابات اور تشریحات کرسکیں۔
- قافیہ اور ردیف کی پہچان کرسکیں۔
- منظر کشی کرسکیں۔
- مرکزی خیال اور خلاصہ تحریر کرسکیں۔
- نادیدہ متن کی تفہیم سن کر سوالات کے جوابات تحریر کرسکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لُغت

پیریڈز : ۶

طریقۂ کار :

- طلبہ سے خوش الحانی کے ساتھ بلند خوانی کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- کتاب کے آخر میں دی گئی فرنگ سے خاص الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔

- تشبیہات سمجھ کر تحریری کام کروائیے۔
- سوالوں کے جواب اور تشریحات تبادلۂ خیال کر کے طلبہ کو خود کرنے دیجیے۔
- قافیہ اور ردیف سمجھا کر طلبہ کو تحریری کام خود کرنے دیجیے۔
- دی گئی نادیدہ تفہیم طلبہ کو پڑھ کر سنائیے۔ پھر کتاب پلٹ کر رکھوا دیجیے اور دیے گئے سوالات کے جواب خود تحریر کرنے دیجیے۔

مشقی کام (حل شدہ):

۱۔ سوالات کے جوابات:

(i) نظم 'شام' میں پہاڑوں کے درمیان ڈوبتے سورج کی منظر کشی کی گئی ہے۔

(ii) اشعار میں موجود ردیف/قافیے درج ذیل ہیں:

ب۔ شام آئی خاموشی کا جال پھیلائے ہوئے
ساحرہ بیٹھی ہے کالے بال بکھرائے ہوئے
ردیف: ہوئے — قافیے: پھیلائے، بکھرائے

ب۔ یا گھٹائیں ہیں کہ اُٹھیں سرد ہو کر جم گئیں
اور یا پھر آندھیاں ہیں چلتے چلتے تھم گئیں
ردیف: گئیں — قافیے: جم، تھم

۲۔ دی گئی ہدایت کے مطابق کام کروائیے۔

۳۔ نظم میں استعمال کردہ تشبیہات:

(i)	شام	کالے بال بکھرائے بیٹھی ساحرہ
(ii)	اندھیرا	کوہِ ظلمات کی پریوں نے پر پھیلا دیے ہوں
(iii)	اُونچے پہاڑوں میں گھری وادیاں	دیوؤں کے گھر میں قید ہوں شہزادیاں
(iv)	منظرِ کہسار	اونٹ ہیں بیٹھے ہوئے، اترا ہوا ہے کارواں

نظم 'شام' میں ایک ایسی وادی کی شام کا منظر کھینچا گیا ہے جس کے چاروں طرف پہاڑ ہیں۔

۴۔ مرکزی خیال:

طلبہ سے نظم کے تعارف میں دیا گیا شاعر کا حوالہ مختصراً لکھوائیے۔ اس نظم میں شاعر حفیظ جالندھری نے شام کے وقت کسی وادی میں بدلتے مناظر کی تشبیہات اور ذخیرۂ الفاظ کو عمدہ انداز میں استعمال کرتے ہوئے منظر نگاری کی ہے۔ اس نظم کو پڑھتے ہوئے وہ تمام مناظر، جن کا تذکرہ شاعر نے کیا ہے، پڑھنے والوں کی تصور کی آنکھ کے سامنے آجاتے ہیں۔ نظم کا مرکزی خیال وادی کی شام کے مناظر فطرت کی عکاسی ہے۔

۵۔ اشعار کی تشریح:

(i) ب۔ شام آئی خاموشی کا جال پھیلائے ہوئے
ساحرہ بیٹھی ہے کالے بال بکھرائے ہوئے

حوالہ: یہ شعر حفیظ جالندھری کی نظم 'شام' سے لیا گیا ہے۔ حفیظ جالندھری کا شمار اُردو کے معروف شعرا میں ہوتا ہے۔ ''شاہنامۂ اسلام'' آپ کی گراں قدر تصنیف ہے۔

تشریح : پیشِ نظر شعر میں شاعر حفیظ جالندھری شام کے منظر کو بیان کرتے ہوئے شام کے خاموش اندھیرے کو جادوگرنی سے تشبیہ دے رہے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں شام بہت خاموشی سے دبے پاؤں آتی ہے اور پھر ہر طرف اندھیرا ہوجاتا ہے اور اس اندھیرے سنّاٹے میں ایسا لگتا ہے کہ جیسے کوئی جادوگرنی بال کھولے بیٹھی ہے۔

(ii) ؎ بے زباں خاموشیاں جاگیں ، صدائیں سوگئیں
شورشیں چپ ہوگئیں ، خاموشیوں میں کھوگئیں

حوالہ : دیکھیے شعر نمبر (i)۔

تشریح : پیشِ نظر شعر میں شاعر فرما رہے ہیں کہ ہر طرف سنّاٹے کا عالم ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ دن بھر کا شور وغل اور آوازیں فساد مچا کر اب تھک ہار کر خاموش ہوگئی یا پھر سوگئی ہیں۔ دن کا شور، پرندوں کی چہچہاہٹ، جانوروں کی آوازیں، مختلف طرح کی آوازیں سب رات کی خاموشی میں گم ہوگئی ہیں اور ہر طرف ہُو کا عالم ہے۔

(iii) ؎ اس طرح اونچے پہاڑوں میں گھری ہیں وادیاں
جس طرح دیوؤں کے گھر میں قید ہوں شہزادیاں

حوالہ : دیکھیے شعر نمبر (i)۔

تشریح : پیشِ نظر شعر میں شاعر تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وادیاں چاروں طرف سے اونچے اور بلند وبالا پہاڑوں میں گھری ایسی لگ رہی ہیں جیسے بڑے بڑے دیوؤں کے گھر میں خوبصورت شہزادیاں قید ہوں۔ گویا شاعر نے پہاڑوں کو دیو اور وادیوں کو شہزادیوں سے تشبیہ دی ہے۔

نادیدہ متن کی تفہیم : شعر فہمی

خصوصی مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

- شاعری کے فن کے اصول جان سکیں۔
- اشعار کی فہم حاصل کرسکیں۔

طریقۂ کار :

- تختۂ تحریر پر اس صفحے پر موجود شعر لکھیے۔
- طلبہ کو نئے الفاظ، مثلاً: سفینہ، ستم وجور، ناخدا کے معانی بتائیے۔

الفاظ	معانی
سفینہ	پانی کا جہاز
ستم و جور	ظلم وستم
ناخدا	کشتی / پانی کا جہاز چلانے والے

- طلبہ کو اس شعر کے معانی یعنی تشریح سوچ کر بتانے کی ہدایت دیجیے۔ کچھ طلبہ کی تشریحات سننے کے بعد صفحہ ۱۱۵،۱۱۶ پڑھیے۔ طلبہ سے تبادلۂ خیال کے ذریعے ہی وضاحت و تشریح کیجیے۔
- طلبہ کو کتاب پلٹ کر سوالات کے جوابات لکھنے کی ہدایت دیجیے۔

تحریری کام کی تجویز :

- دیے گئے تفہیمی سوالات طلبہ کو خود حل کرنے دیجیے۔

سرگرمی:

دی گئی سرگرمی کا کام سمجھا کر کروائیے۔

ڈراما: گاؤں اچھّے یا شہر ...... (صفحہ ۱۱۷ تا ۱۲۲)

مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

عمومی مقاصد :

- وہ شہر اور گاؤں کی زندگی کا موازنہ کرسکیں۔

خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- ڈرامے کی صنف سے متعارف ہوسکیں۔
- مشقی سوالات کے جواب تحریر کرسکیں۔
- جمع الجمع کی پہچان کرسکیں اور استعمال کرسکیں۔
- ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل مکالمہ نویسی کرسکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لُغت

پیریڈز : ۶ ۔ ۷

طریقۂ کار :

- ڈرامے میں دیے گئے کرداروں کے مطابق طلبہ کا انتخاب کیجیے پھر بلند خوانی کروائیے۔
- بعد ازاں تبادلۂ خیال کیجیے اور طلبہ سے تحریری کام کروائیے۔
- جمع الجمع سمجھا کر طلبہ سے مشق میں دُرست استعمال کروائیے۔
- مکالمہ نویسی کے لیے طلبہ کے ساتھ تبادلۂ خیال کیجیے اور تختۂ تحریر پر نکات لکھیے۔ پھر طلبہ کو مکالمہ نویسی خود کرنے دیجیے۔

مشقی کام (حل شدہ):

۱۔ دیے گئے خانوں میں لکھنے کے لیے درکار مواد درج ذیل ہے:

کردار	کردار کا تعارف	اس کردار کا کوئی مکالمہ جو آپ کو پسند آیا ہو
		(طلبہ کو اپنی پسند کے مکالمے لکھنے کی ہدایت کیجیے۔) مثلاً:
راشد صاحب	فاطمہ کا شوہر اور فرقان کا باپ	ہمیں زراعت کو ترقّی دینے کے لیے سنجیدہ ہونا چاہیے۔
سہیل صاحب	راشد کا دوست	فطرت سے قریب ہونا انسانی صحت کے لیے ضروری ہے۔
عاصم	سہیل کا بیٹا	کوئی کھیل سامنے دیکھنے کا مزہ ہی الگ ہوتا ہے۔
فرقان	راشد کا بیٹا	جی انکل! لیکن مجھے تو شہر بہت ہی اچھّا لگتا ہے۔
فاطمہ	راشد کی بیوی	مرغی تو کاٹ کر دیتے جایئے۔

۲۔ مختصر جوابات:

(i) یہ ڈراما گاؤں میں ہو رہا تھا۔

(ii) اس ڈرامے کے کل پانچ مناظر ہیں۔

(iii) اس ڈرامے کے کل پانچ کردار ہیں۔

(iv) فرقان: ”جی انکل! لیکن مجھے تو شہر بہت ہی اچھّا لگتا ہے۔“

(v) یہ سوال طلبہ کو خود کرنے دیجیے۔

۳۔ پوری دنیا زراعت کو اہمیت دیتی ہے کیونکہ:

(i) غذا کا حصول انسانوں کی بنیادی ضرورت ہے۔ فیکٹریوں اور صنعتوں میں بننے والی کسی بھی چیز کے بغیر انسانوں کا گزارہ ممکن ہے مگر غذا کے بغیر نہیں۔

(ii) یہ سوال طلبہ کو خود کرنے دیجیے۔

۴۔ دی گئی ہدایت کے مطابق کام کروایئے۔

۵۔ دی گئی ہدایت کے مطابق واحد جمع اور جمع الجمع کو دُرست خانوں میں لکھوایئے۔

واحد	جمع	جمع الجمع
عجوبہ	عجائب	عجائبات
لقب	القاب	القابات
رقم	رقوم	رقومات
رُکن	ارکان	اراکین
خبر	اخبار	اخبارات

۶۔ جملے طلبہ کو خود بنانے دیجیے۔

۷۔ اقبال کا شعر :

ب۔ مرا طریق امیری نہیں فقیری ہے
خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

علامہ اقبال اس شعر کے ذریعے مسلمانوں کو خودی کی تعلیم دے رہے ہیں۔ خودی دراصل عزّتِ نفس کا دوسرا نام ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ غریبی یا فقر کوئی شرم کرنے کی چیز نہیں۔ یہ تو ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت بھی ہے کہ وہ اپنی مرضی سے سادہ ترین زندگی گزارتے تھے ورنہ اگر وہ چاہتے تو اللہ تعالیٰ اُحد پہاڑ کو سونے کا بنا دیتا۔ لٰہذا یہ تو ہمارا طریقۂ زندگی ہے کہ ہم غریب رہتے ہوئے عظیم کارنامے کریں۔ ظاہری عیش و عشرت کے لیے اپنی عزتِ نفس کو غلامی کی زنجیروں میں نہ جکڑیں۔

تخلیقی لکھائی: مکالمہ نویسی

مکالمہ نگاری کی ہدایات

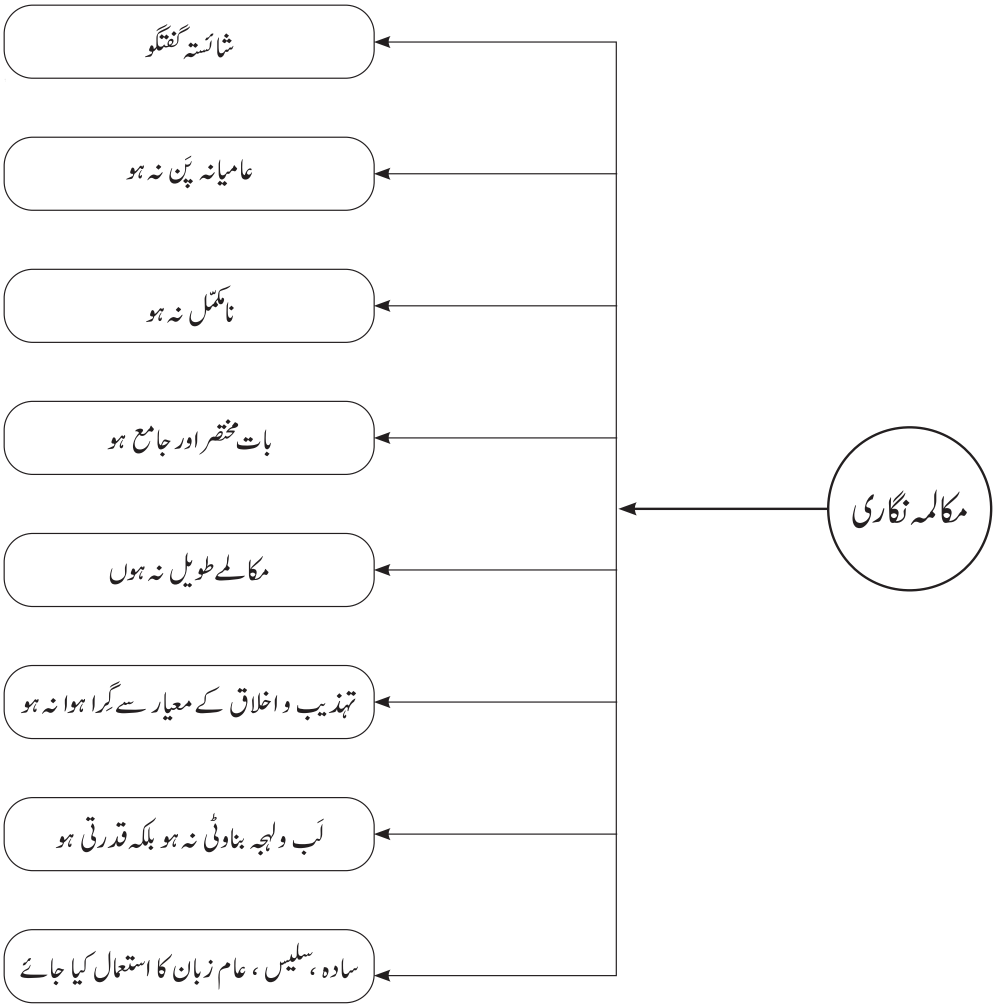

۸۔ طلبہ کے ساتھ تبادلۂ خیال کیجیے اور پھر مکالمہ نویسی طلبہ کو خود کرنے دیجیے۔

۹۔ عبارت کا اُردُو ترجمہ :

تقریباً ۲۶ کلومیٹر کے گھیرے میں، سندھ کا قلعہ رنی کوٹ دنیا کا سب سے بڑا قلعہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ کراچی سے ۲۶۲ کلومیٹر اور کیرتھر سلسلے کے پہاڑوں سے ۳۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ رنی کوٹ قلعہ کس نے بنایا اور کیوں بنایا۔ تاہم، قلعہ ان لوگوں کی عظیم طاقت اور بہادری کی ایک مثال ہے جنھوں نے اسے بنایا۔ اس تاریخی قلعے کو سندھ کی 'گریٹ وال' بھی کہا جاتا ہے اور اس کی دفاعی دیواروں کا موازنہ چین کی عظیم دیوار (The Great Wall of China) سے کیا جاتا ہے۔

سرگرمی:

دی گئی سرگرمی کا کام سمجھا کر کروائیے۔

بائیسکل کی تعلیم ...... (صفحہ ۱۲۳ تا ۱۲۴)

مقاصد:

طلبہ اس قابل ہوں کہ:

عمومی مقاصد:

- مصنّف ''شوکت تھانوی'' کے طرزِ تحریر سے متعارف ہو کر محظوظ ہو سکیں۔
- اپنی بچپن کی طفلانہ حرکتوں کو یاد کرسکیں۔

خصوصی مقاصد:

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- تاثرات اور دُرست ادائیگی کے ساتھ پڑھ سکیں۔
- عبارت پڑھ/ سن کر سوالات کے زبانی جوابات دے سکیں۔

مددگار مواد:

- تختۂ تحریر

پیریڈز: ۱۔ ۲

طریقۂ کار:

- ہدایت برائے اساتذہ پڑھ کر اس کی مدد سے طلبہ کو سبق پڑھائیے۔
- طلبہ سے بلند خوانی کروائیے۔ بعد ازاں تبادلۂ خیال کیجیے۔
- دیے گئے سوالات کے زبانی جوابات سنیے۔

غزل : مرزا اسد اللہ خان غالب ...... (صفحہ ۱۲۵ تا ۱۲۸)

مقاصد :

طلبہ اس قابل ہوں کہ :

عمومی مقاصد :

- نظم کی صنف غزل کی چاشنی سے لطف اندوز ہوسکیں۔
- مرزا غالبؔ اور خواجہ دردؔ کی شاعرانہ خوبی سے آگاہ ہوسکیں۔

خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- غزل کے قواعد میں مقطع، تخلّص، قافیہ، ردیف اور مطلع کی اصطلاحوں سے واقف ہوسکیں۔
- مشقی کام کرسکیں۔
- اشعار کی تشریح کرسکیں۔
- متشابہ الفاظ کو پہچان کر استعمال کرسکیں۔
- کم از کم ۲۰۰ الفاظ پر مشتمل تبصرہ نویسی کرسکیں۔

مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

پیریڈز : ۶۔ ۷

طریقۂ کار :

- مثالی بلند خوانی کیجیے۔ نئے الفاظ تختۂ تحریر پر درج کرکے طلبہ سے پڑھوائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے ، غزل کی اہمیت سے آگاہ کیجیے۔
- خاص الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- اشعار کی تشریح اور مشقی کام طلبہ کو کرنے دیجیے۔
- ردیف اور قافیے کی بہت اچّھی طرح پہچان کروائیے۔
- متشابہ الفاظ کی پہچان کروائیے۔ پھر طلبہ کو اچّھی طرح سمجھا کر ان کا استعمال کرنا سکھائیے۔
- تبصرہ نویسی کا کام تختۂ تحریر پر سمجھا کر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- طلبہ کو بعد ازاں خود تحریری کام کرنے کی ہدایت دیجیے۔

مشقی کام (حل شدہ):

ا۔ سوالات کے جوابات:

(i) اس غزل کے شاعر کا نام خواجہ میر دردؔ ہے۔

(ii) غزل کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں۔عموماً اس کے دونوں مصرعوں میں قافیہ ہوتا ہے۔
میر دردؔ کی غزل کا مطلع :

ے تہمت چند اپنے ذمّے دھر چلے
کس لیے آئے تھے ہم ، کیا کر چلے

(iii) تخلص سے مراد شاعر کا وہ مختصر نام ہے جو اشعار میں مستعمل ہو جیسے ، غالبؔ ، دردؔ، حالؔی وغیرہ

(iv) غزل کا آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔عموماً اس میں شاعر اپنا تخلّص استعمال کرتے ہیں۔
میر دردؔ کی غزل کا مقطع :

ے دردؔ کچھ معلوم ہے یہ لوگ سب
کس طرف سے آئے تھے کیدھر چلے

(v) میر دردؔ کی غزل کا قافیہ اور ردیف درج ذیل ہیں :
ردیف : چلے
قافیے: دھر، کر، مر، اُودھر، گھر، تر، کیدھر

۲۔ بولنا: دی گئی ہدایت کے مطابق طلبہ سے کام کروایئے۔ اس مشق سے ایک پیریڈ پہلے طلبہ کو ان کی پسند کی کوئی نظم/غزل کے چند اشعار یاد کرکے یا لکھ کر لانے کی ہدایت دیجیے۔

۳۔ متشابہ الفاظ

(i)	اِمارت	عمارت
(ii)	عصر	اثر
(iii)	ہل	حل
(iv)	باز	بعض

۴۔ اشعار کی تشریح :

(i) ؎ زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

حوالہ :پیشِ نظر شعر خواجہ میر دردؔ کی غزل سے لیا گیا ہے۔خواجہ صاحب درویش صفت انسان تھے۔ ان کی شاعری میں اخلاق ، توکّل، صبر اور معرفت کے مضامین کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

تشریح : پیشِ نظر شعر میں خواجہ صاحب زندگی کو طوفان سے تشبیہ دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ زندگی اس قدر پریشانیوں میں گھری ہوئی ہے کہ ہمیں تو یہ ایک طوفان کی طرح محسوس ہوتی ہے۔ یہ دنیا غموں ، مصائب اور پریشانیوں کی آماجگاہ ہے جن سے انسانوں کو زندگی بھر نجات نہیں مل سکتی۔ وہ محاورتاً کہہ رہے ہیں کہ اس زندگی کے ہاتھوں مر ہی چلے ہیں۔

دراصل یہ اس دَور کی شاعری ہے جب دہلی پر نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی حکمران تھے اور مرہٹوں سے سخت مقابلہ تھا۔ یہ دَور خواجہ صاحب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ زندگی خون کی ہولی کھیل رہی تھی ، ہر طرف بے بس لوگوں کا خون بہہ رہا تھا اور قتل و غارت گری کا بازار گرم تھا۔ ان ہی مشکلات اور دشواریوں کو خواجہ صاحب نے دلکش انداز سے غزل میں بیان کر دیا۔

(ii) ؎ شمع کی مانند ہم اس بزم میں
چشم نم آئے تھے ، دامن تر چلے

حوالہ : شعر نمبر (i) میں ملاحظہ کیجیے۔

تشریح : خواجہ میر دردؔ اس شعر میں زندگی کی ناپائیداری کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دنیا کی اس محفل میں ہماری مثال ایک روشن شمع جیسی ہے جو رات بھر جلتی ہے تو اس کا موم پگھل کر اس کے دامن میں آجاتا ہے اور یوں یہ ختم ہوجاتی ہے۔ بالکل اسی طرح انسان کی زندگی ہے جو مخصوص وقت گزار کر ختم ہوجاتی ہے۔ انسان دنیا میں روتا ہوا آتا ہے مگر جب یہاں سے رخصت ہوتا ہے تو اس کا دامن گناہوں سے بھیگ جاتا ہے۔ یہاں شاعر کا مطلب واضح ہے کہ انسان کی زندگی اور موت کے درمیان صرف چند ساعت کا فاصلہ ہے۔ یہ فاصلہ کسی بھی وقت، کسی بھی گھڑی ختم ہوجاتا ہے۔

تخلیقی لکھائی: تبصرہ نویسی

۵۔ دی گئی وضاحت اور ہدایت کے ذریعے طلبہ سے تبصرہ نویسی کروائیے۔

اعادہ

مقاصد:

طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- اپنے کاموں کا جائزہ لے سکیں۔
- تجزیے اور مشاہدے کی صلاحیت پیدا کرسکیں۔

مدد گار مواد:

- تمام جماعت اور گھر کے کام کا جائزہ لینے کے لیے کتاب اور طلبہ کی کاپیاں ۔

پیریڈز: ۲

طریقۂ کار:

- طلبہ کو ان کی کاپیاں اور کتب دیکھنے کا موقع فراہم کیجیے۔ دیے گئے سوالوں کے زبانی جوابات پوچھیے۔ طلبہ کو گروہ میں تبادلۂ خیال کرنے کا موقع دیجیے۔ بعد ازاں درج ذیل سوالوں کے جوابات کاپی میں لکھوائیے۔
  - پڑھائے گئے اسباق سے آپ نے کیا سیکھا؟ خاص خاص نکات لکھیے۔
  - کون سا کام بہت اچّھا لگا اور کیوں؟
  - کون سے کام/ کاموں میں آپ کو ابھی محنت کی ضرورت ہے؟

کتب میلہ:

- مقصد: طلبہ کتب پڑھنے کا ذوق و شوق پیدا کرسکیں۔
- مددگار مواد: طلبہ کی معلّم/معلّمہ کی لائی ہوئی کتب۔
- پیریڈز :۲
- طریقۂ کار : جماعت میں نشستوں اور میزوں کی ترتیب بدل کر کتب میلہ کمرۂ جماعت میں منعقد کروائیے جس میں طلبہ اپنی اپنی کہانیوں کی کتابیں لاکر رکھیں۔ اس طرح تمام بچّوں کو ایک دوسرے کی کتابیں بھی دیکھنے اور پڑھنے کا موقع ملے گا اور اضافی کتابیں جمع کرنے اور پڑھنے کا شوق بھی پیدا ہوگا۔

تیسرا جائزہ

۱۔ دیے گئے خاص الفاظ اور محاورات کے معانی لکھیے اور اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

ابلاغ، ضرب کاری، بس میں ہونا، اختلاف رائے، سرفراز، ردائیں، ہلّا گلّا، چشمِ نم

۲۔ دُرست جواب کے دائرے کو پنسل سے بھریے۔

(i) سبق 'ایک ناقابلِ فراموش سفر' کے مصنّف ہیں:

○ مولانا شبلی نعمانی ○ سجاد حیدر یلدرم ○ حکیم محمد سعید ○ پطرس بخاری

(ii) ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنا بھی روح ہے:

○ دشمنی کی ○ اقلیت کی ○ حمایت کی ○ جمہوریت کی

(iii) ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے۔ اس دن کو کہا جاتا ہے:

○ یومِ دفاع ○ یومِ تکبیر ○ یومِ آزادی ○ یومِ فضائیہ

(iv) ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو لگاؤ تھا:

○ اُردو ادب سے ○ انگریزی ادب سے ○ فرانسیسی ادب سے ○ جاپانی ادب سے

(v) سبق 'ایک ناقابل فراموش سفر' میں موٹر سڑک پر چکّر کھا رہی تھی:

○ پنکھے کی طرح ○ لٹّو کی طرح ○ پھرکی کی طرح ○ گیند کی طرح

۳۔ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے:

(i) ذرائع ابلاغ میں آج کل کیا کیا شامل ہے؟

(ii) جمہوریت میں کس کی رائے تسلیم کی جاتی ہے؟

(iii) ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ایم ایس سی کی ڈگری لینے کے بعد پہلی ملازمت کہاں اور کس عہدے پر کی؟

(iv) ڈراما 'گاؤں اچّھے یا شہر' کے کتنے کردار اور مناظر ہیں؟

(v) نظم کی اصطلاح میں مطلع کسے کہتے ہیں؟ میر درد کی غزل کا مطلع تحریر کیجیے۔

۴۔ اسمِ مصدر کسے کہتے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بتائیے۔

۵۔ دیے گئے الفاظ کے متضاد لکھیے:

کنجوس، عارضی، خرید، قوی، خزاں

۶۔ ذیل میں دیے گئے حُروفِ فجائیہ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

شاباش!، افسوس!، واہ!، اُف، کاش!

۷۔ مرکّب اور اس کی اقسام کے بارے میں لکھیے۔ اپنے جواب میں مثالیں بھی شامل کیجیے۔

۸۔ دیے گئے محاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

گھوڑے بیچ کر سونا، پانی سر سے گزرنا، دانت کھٹّے کرنا

۹۔ درج ذیل اشعار کی تشریح حوالے کے ساتھ لکھیے۔

(i) بے زباں خاموشیاں جاگیں، صدائیں سوگئیں
شورشیں چپ ہوگئیں، خاموشیوں میں کھوگئیں

(ii) شمع کی مانند، ہم اس بزم میں
چشمِ نم آئے تھے، دامن تر چلے

۱۰۔ نظم 'پرانا کوٹ' کا مرکزی خیال لکھیے:

۱۱۔ سبق 'ایک ناقابل فراموش سفر' کا خلاصہ تحریر کیجیے۔

۱۲۔ اپنے دوست کو کم از کم ۲۰۰ الفاظ پر مشتمل خط لکھیے۔ جس میں اس کو بتائیے کہ آپ اپنے تعلیمی مستقبل کے بارے میں کیا ارادے رکھتے ہیں اور اس سلسلے میں کیا تیاریاں کریں گے؟